نذرِ عقیدت
بحضور
سلطان الاولیاء سیدنا عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بارگاہِ غوثیہ
مؤلفہ
ابوالفضل سید محمود بی اے ایل ایل بی (عثمانیہ)
۱۳۵۶ھ

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَةً وَّاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

نذرِ عقیدت

یعنی

فرد الاحباب قطب الاقطاب حضور غوث اعظم محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضہ

کی شان میں

عربی فارسی اور اردو کلام کا نایاب مجموعہ

مرتبہ

ابو الفضل سید محمود بی اے ایل ایل بی (عثمانیہ)

مطبوعہ شمس الاسلام پریس چھتہ بازار حیدرآباد

قطعۂ تاریخ

استاذ السلاطین جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل

مرحبا گلشن اخلاص کا یہ گلدستہ — تشنہ کاموں کیلئے چشمۂ رحمت نکلا

غوث اعظم رضؓ کے مناقب سے مزین ہو کر — مایۂ نازش و پرشوکت و عظمت نکلا

ایک اک نظم دل افروز و بصیرت افزا — ایک اک شعر در بحر کرامت نکلا

حسن و خوبی میں ہمسر کوئی اس کا نہ جواب — دھوم ہے یوسف کنعان سعادت نکلا

سعی سے حضرت محمود صفا پرور کے — خوب یہ آئینہ روئے حقیقت نکلا

عارفوں کیلئے اک شمع ہدایت یہ کلام — سالکوں کیلئے اک خضر طریقت نکلا

فکر تاریخ جو کی آئی ندا مجھ کو جلیل

خوب یہ ہدیہ جاوید عقیدت نکلا

۱۳۵۶ھ

قطعۂ تاریخ ترتیب مجموعہ

از حضرت مولانا وحید بادشاہ صاحب قادری الموسوی عارفؔ

غوث الاعظم شاہِ شاہاں جانِ جہان و جانِ جاناں
گفت ثنایش فرد و غوث و قطب و ولی اعلیٰ و ذیشاں
مولوی محمود ست عزیزم کرد زجمع مدحش احساں
آنکہ بُدند چوں در منشور داد چہا تنظیم فراواں
فارسی، اردو ہم از عربی یکجا ساخت کلامِ پاکاں
دیدہ و دل را حاصل گشتہ نور و سرور از دیدنِ ایشاں

مصرعِ سالش عارفؔ گفتہ
نذرِ عقیدۂ محسن آوراں
۱۳۵۵ھ

قطعۂ تاریخ طبع مجموعہ

طبع چو شد ایں نسخہ نادر مدحِ سبطِ حسینؓ و حسنؓ
سالِ مسیحی گفتہ عارفؔ نذرِ عقیدت شاہِ زمن
۱۹۳۷ء

تقریظ حضرت مولانا محمد عبد القدیر صاحب صدیقی

سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ

اَلَا بِذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَتَنَزَّلُ الْبَرَکَۃُ۔ پھر جو سلطان الاولیا ہو۔ سرتاج اصفیا ہو غوثِ اعظم ہو قطبِ مکرم ہو۔ اس کے ذکر کا کیا کہنا۔ اے دیوانگانِ دربارِ غوثیہ یہ اشعار گوہر بار پڑھو اور اپنا سر دھنو۔ گانے والو گاؤ۔ خود لطف اٹھاؤ۔ اور سننے والوں کو لطف پہنچاؤ۔ کتاب کیا ہے مئے خانۂ محبت ہے۔ اشعار کیا ہیں مینا ہائے مودت ہیں۔ ان میں سے اس شرابِ طہور کو آنکھوں سے پیو۔ کانوں سے پیو۔ پیو خوب پیو۔ یہی ہمارا مقصود ہے اور ناشر صاحب کا مطلب ہے

غوث کے چاہنے والے کو خدا ملتا ہے ○ کوئے جاناں کا اسی در سے پتا ملتا ہے

تقریظ جناب مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی پروفیسر جامعہ عثمانیہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ

"مقامِ محمود" والے کی حمد اگر زمین والوں نے کی' اور اس کی ستائش کا گیت آسمان پر گایا گیا، گایا جا رہا ہے اور ابد تک گایا جائیگا۔ کہ وہ "محمد" تھا (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اس پر کیوں تعجب کیا جائے اگر اسی کے کسی "وارث" کے سراہنے میں ایشیا والے بھی مصروف ہوئے اور افریقہ والے بھی ہاں ہند میں بھی اس کی تعریف کی بانسری بج رہی ہے' اور چین والے بھی اس کی مدح کا ترانہ گا رہے ہیں' وہ عرب کا بھی ممدوح ہے اور عجم کا بھی محبوب ہے "مورث" کے "مقامِ محمود" سے

"وارث" کو بھی اگر "اسی مقام" کا حصہ ملا، تو اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا، وکذالک نجزی المحسنین۔ بلا شبہ جس کو "رفعِ ذکر" کی نعمت سے سرفراز کیا گیا، اس کے ان وارثوں میں ایسے بھی ہیں جن کا ذکر کسی شہر میں بلند ہوا، اور ایسے بھی جن کے حمد کا لوا کسی خاص ملک میں لہرا رہا ہے لیکن جس کی عزت واحترام، محبت ونیاز نے اس پورے علاقے کو گھیرا جہاں جہاں اس کے مورث کے لسانِ صدق کا دائرہ محیط ہے تاریخ شاہد ہے کہ اس فخرِ اختصاصی کا طرۂ امتیاز صرف اسی ولایتِ کبریٰ کے تاجِ شرف پر لہرا رہا ہے، جو "نبوتِ کبریٰ" کا جسماً وروحاً سچا جانشین تھا، وہی جو گیلان سے طلوع ہوا، اور بغداد کے اُفق پر چمکا، اور اس طرح چمکا کہ دنیائے اسلام کا ذرہ ذرہ اس کی ضیاءِ سرمدی سے جگمگا رہا ہے اور ابد تک جگمگاتا رہے گا" امامتِ کبریٰ والے نے جس وقت "وَمِنْ ذُرِّيَّتِي" کا والہانہ اضافہ کیا تھا، کون شک کر سکتا ہے کہ اس میں نمایاں حیثیت سے وہ شریک نہ تھا۔

اسی دعوے کا ایک "ثبوت" ہے، جسے ہمارے عزیز دوست مولنا ابو الفضل سید محمود بی۔اے (عثمانیہ) اپنے "دستۂ گل" کی شکل میں پیش کر رہے ہیں جس میں عرب وعجم یاد دنیائے اسلام کی تین اہم زبانوں عربی، فارسی اور اردو کے پھولوں کا وہ مجموعہ ہے جو ممدوح العجم والعرب سید الاولیاء الغوث الاعظم الشیخ سیدنا عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختلف شیئون وکمالات کی نکہتوں کا ایک طوفان اُبل رہا ہے۔ سچ ہے کہ اس مجموعہ کے پڑھنے سے نہ صرف ایمانوں میں بشاشت اور یقینوں میں حلاوت پیدا ہوگی، بلکہ دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں کہ سب سے بڑے "مورث" (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سب سے بڑے "وارث" نے اپنے "مورث" کے قدم پر کیسا سچا قدم رکھا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا نے تحسین ونعت کا جو خراج "مورث" کے لئے ادا کیا تھا دیکھو کتنی بے ساختگی کے ساتھ وہی دنیا "وارث" پر

بھی وہ سب نچھاور کر رہی ہے جو کر سکتی ہے وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ کی یہی چیزیں زندہ تفسیریں ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ برادرِ عزیز نے صرف مختلف اشعار کا ایک مجموعہ نہیں مرتب کیا ہے بلکہ ایک عظیم دعوی کی روشن شہادت مہیا کی ہے۔

فجزاہ اللہ عنا وعن المسلمین خیر الجزاء
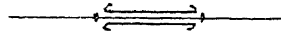
تقریظ جناب ابو الاعظم مولوی احمد حسین صاحب امجد

وہ شاہوں کا شہ عزّ وجل آئے گا ۔۔۔ اب وقت نہیں ہے برمحل آئے گا

ضائع ہوگی نہ بت پرستی میری ۔۔۔ اس سنگ سے لعل بھی نکل آئے گا

اس نئی روشنی کے زمانے میں ہمارے محترم دوست مولوی سید محمود بی اے کی یہ تالیف و ترتیب گمراہوں کے لئے چراغِ ہدایت ہے، اور رہروؤں کے لئے رہبرِ طریقت۔ خدائے کریم مؤلف کو جزائے خیر دے اور پڑھنے اور سننے والوں کو اس تالیف سے "کو نوا مع الصّادقین" کا لطف نصیب ہو کر ان کے ایمان و ایقان میں ہر دم ترقی ہوتی رہے اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ؕ

الحمدللہ کہ ایک زمانہ کی آرزو برآئی۔ مدت سے خیال تھا کہ سلطان الاولیاء قطب الاقطاب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں عربی، فارسی اور اردو کا منتخب کلام ایک مجموعہ کی صورت میں شائع کیا جائے لیکن مصداق کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِوَقْتِہٖ یہ خیال خواب بے تعبیر کے مانند رہا اور مختلف اسباب کی بناء پر عملی جامہ نہ پہن سکا۔ علاوہ ازیں یہ کام طلب صبر تھا دواوین اور کتب سیر کے مطالعہ کی ضرورت تھی۔ تاہم جب کبھی مہلت ملی۔ اس جانب توجہ کی گئی۔ بالآخر رفتہ رفتہ چیدہ چیدہ فراہم کردہ مواد نے اس مجموعہ کی شکل اختیار کرلی۔

اخبار رہبر دکن و صحیفہ روزآنہ میں اعلان دیا گیا کہ شعراء اپنا منتخب کلام روانہ کریں بعض شعراء کے نام رقعے بھی لکھے گئے اور بعض کی خدمت میں خود حاضر ہونا پڑا۔ اس طور پر موجودہ شعراء کا کلام بھی دستیاب ہوگیا۔ چنانچہ اب ناظرین کے آگے عصرِ جدید و قدیم دونوں دور کا کلام **"نذرِ عقیدت"** کی صورت میں پیش ہے۔

حصہ اول عربی کلام کے لئے مخصوص کردیا گیا ہے۔ جس میں سیدی عبدالرحیم برعی، سرحلقۂ طریقہ رفاعیہ حضرت سید احمد کبیر رفاعیؒ، شیخ ابن الجندی حمصی، حضرت شیخ صدقۃ اللہ قاہریؒ، سید عبدالغفار موصلیؒ، شیخ عبدالغنی نابلسیؒ، حضرت سید علی افندی گیلانیؒ، حضرت شیخ عمر بزازؒ، حضرت ابوالمحاسن شاذلیؒ، جیسے شعراء اور قابل احترام ہستیوں کا

کلام درج ہے جن کے اسمائے گرامی کلام کے بلند پایہ اور بلیغ ہونے کی کافی ضمانت ہیں۔

حصہ دوم فارسی کلام پر مشتمل ہے۔ بلند پایہ شعراء کے علاوہ بعض اکابرِ دین اور صوفیائے کرام کے اشعار بھی اس حصہ میں آگئے ہیں جو ایک جانب اُن مقدس ہستیوں کی بارگاہِ غوثیہ میں ارادت ظاہر کرتے ہیں بمصداق "الاناء یترشح بما فیہ" ان کی محبت و عقیدت کا پتہ دیتے ہیں تو دوسری جانب حضور غوثِ اعظمؓ کی اعلیٰ و ارفع قدر و منزلت کو اظہر من الشمس کرتے ہیں، دلوں پر آپ کی عظمت کا سکہ بٹھاتے ہیں ادبی نقطۂ نظر سے بھی یہ کلام معیاری اور بلند پایہ ہے۔ یوں بھی یہ کلام قابلِ قدر ہے۔ سر اور آنکھوں سے لگانے کے قابل ہے۔ ان بزرگوں میں زبدۃ العارفین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، سرحلقۂ طریقۂ نقشبندیہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ، سرحلقۂ طریقۂ صابریہ حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیریؒ، حضرت شاہ ابو المعالی قطبِ لاہورؒ، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ، حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامیؒ، حضرت شیخ نور اللہ سورتیؒ، حضرت مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ، حضرت شاہ نظام نارنولیؒ کے اسماء خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ یہ وہ گراں قدر ہستیاں ہیں جن کے حالات میں علیحدہ علیحدہ مستقل کتابیں شائع کی جا سکتی ہیں۔

شعراء میں اعلیٰ حضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر تاجدارِ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ جو فارسی اور اردو زبان کے ایک گراں قدر اور پرگو شاعر ہیں اور جن کا کلام "کلام الملوک ملوک الکلام" کی حیثیت رکھتا ہے نیز نواب تقی جاہ بہادر، امام الکلام پہلوانِ سخن ثاقب بدایونی، حضرت سید شاہ محمد صدیق صاحب قادری خلق، حضرت شاہ نیاز احمد صاحب قادری نیاز، مولوی عبد القادر صاحب بدایونی، مولانا عبد القدیر صاحب صدیقی حسرت، مولانا سید شاہ وحید بادشاہ صاحب قادری الموسوی عارف، ملک الشعراء شیخ غلام قادر بنجابی، مختار الملک عظیم الدولہ نواب غلام محمد غوث خان والیٔ کرناٹک حضرت مرزا آغا داؤد صاحب صحو، امیر الشعراء نواب معز الدولہ بہادر معز وغیرہم جو شاعری میں خاصہ ملکہ

اور دستگاہ رکھتے ہیں قابلِ ذکر ہیں۔

حصّہ سوم اُردو کلام پر حاوی ہے۔ یہ کلام بھی کیا باعتبارِ فنِ شاعری اور کیا بلحاظ عام مقبولیت نہایت ہی دلکش و جاذبِ نظر ہے۔ اعلیٰحضرت غفران مکان نواب میر محبوب علیخاں آصف آصف جاہِ سادس نوراللہ مرقدہٗ، نواب کاظم جاہ بہادر، نواب حشمت جاہ بہادر، یمین السلطنت مہاراجہ سرکشن پرشاد، فصیح الملک مرزا خاں داغ دہلوی، امیر الشعرا، منشی امیر احمدؐ صاحب مینائی، جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل، ابوالاعظم احمد حسین صاحب امجد، رضی الدین صاحب کیفی، قبلہ گاہی حضرت مولانا سیّد عبدالرشید صاحب قادری اختر مدظلہ، مولانا عبدالقدیر صاحب صدیقی حسرت استادِ سخن ڈاکٹر احمد حسین صاحب مائل، امیر الشعرا، نواب محمدؐ منور خان صاحب گوہر، عینی شاہ صاحب نظامی عینی، امام الکلام ثاقب بدایونی، حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رضا بریلوی، مولانا فضل الحسن صاحب حسرت موہانی، مولانا سیّد شاہ عثمان میاں صاحب قادری فایق، مولانا سید شاہ محمدؐ عمر صاحب قادری خلیق، مولوی سید شاہ یحییٰ بادشاہ صاحب قادری حاذق، مولوی محمدؐ حسام الدین صاحب قادری فاضل، مفتی مولوی میر اعظم علی صاحب شایق کے نام اس حصّہ کے قابلِ قدر ہونے کی شہادت دے رہے ہیں۔

حصّہ اوّل کا جہاں تک تعلق ہے اکثر کلام سیر کی کتابوں سے لیا گیا ہے بقیہ کلام حضرت نقیب الاشراف سید محمد مرتضیٰ جیلانی کی عنایت کا نتیجہ ہے۔ حضرت ممدوح کی اس موقع پر حماہ سے تشریف فرمائی اس لحاظ سے بہت مغتنم ثابت ہوئی۔ شعرائے حلب اور عراق کا کلام جو اس حصہ میں نظر آرہا ہے وہ حضرت ہی کا عطا کردہ ہے ورنہ اس کلام سے سرزمین ہند کو رُوشناس ہونے کا موقع نہ ملتا کیونکہ یہ کلام اب تک غیر مطبوعہ حالت میں ہے۔

حصّہ دُوم و سُوم کا کلام بھی زیادہ تر دواوین اور سیر کی کتابوں سے ماخوذ ہے

علاوہ ازیں ان حصّوں میں اُن شعراء کا کلام بھی موجود ہے جو ہنوز بقیدِ حیات ہیں اور جنھوں نے اپنا کلام روانہ کیا ہے۔

انتخاب کا طریقہ کلام کی نوعیت سے ظاہر ہے۔ اہتمام یہ کیا گیا ہے کہ کلام دلکش و دلچسپ ہو، ترنم آمیز و وجد انگیز ہو، بھاری بھاری ثقیل الفاظ کی بھرمار نہ ہو، لفظی رعایتوں اور بے جا تشبیہوں کی طومار سے آزاد ہو، حتی الوسع عام فہم ہو، سیدھا سادہ ہو، لیکن جاندار ہو، دل سے نکلا ہوا ہو اور دل میں گھسنے والا ہو، تنہائی میں جس کے گنگنانے سے دل بہلے، محفلوں میں جس کے پڑھنے سے سننے والوں کے دلوں میں پر چوٹ لگے، آنکھ محبت کے آنسو بہانے لگے، مجلس کا رنگ بدل جائے اور وجدانی کیفیت طاری ہو۔ اس لئے ممکن ہے کہ بعض جگہ رسمی قواعد جذبات کا تحمّل نہ کر سکے ہوں یا پیچھے رہ گئے ہوں لیکن یہ اشعار اس بنا پر منتخب کر لئے گئے ہیں کہ ان میں جذبات کا ایک طوفان برپا ہو، احساسات کا ایک سمندر موجزن ہو، زبان میں شگفتگی، خیال میں پختگی اور طرزِ بیان میں بے ساختگی ہو، [illegible] لطیف و پاکیزہ ہوں محض قافیہ بندی اور ظاہری آرائش نہ ہو بلکہ بقول بلبلِ شیراز؎

حدیثِ عشق ز حافظ شنو نہ از واعظ
اگرچہ صنعتِ بسیار در عبارت کرد

کسی صاحب دل کا کلام ہو جو رُوح کو جِلا اور قلب کو گرما دے۔ غرض یہ کہ حتی الوسع تاثیر مقدم رکھی گئی ہے اور رسمی پابندیوں کو ثانوی اہمیت دی گئی ہے۔ ایسے اشعار جو عروض و قافیہ کے لحاظ سے موزوں اور مناسب لیکن جو تاثیر سے خالی قالبِ بے جان کے مشابہ تھے نظر انداز کر دیئے گئے اور ایسے اشعار جن میں شاعرانہ سحر کاریاں اپنا جلوہ دکھا رہی تھیں منتخب کر لئے گئے کیونکہ یہی اشعار مُردہ تنوں میں آثارِ حیات پیدا کرتے ہیں، قوموں میں نئی رُوح پھونکتے ہیں، پژمردہ طبیعتوں کو شگفتہ اور افسردہ دلوں میں نئی جان ڈال دیتے ہیں اگرچہ وہ ادبی نقطۂ نظر سے کمزور خیال کئے جائیں۔ بقول رومیؒ

من نہ دانم فاعلاتن فاعلات
شعر می گویم بہ از آبِ حیات

بایں ہمہ ایسے اشعار جو ادبی نقطۂ نظر سے شاید کمزور سمجھے جائیں اس مجموعہ میں معدودے چند ہیں جو نہ ہونے کے برابر ہیں باقی کلام صاف ستھرا ہے دونوں خوبیوں سے آراستہ ہے اصلی حسن کے ساتھ ساتھ ان کا ظاہری لباس بھی پاکیزہ ہے چنانچہ اُن حضرات کے لئے جو شاعری کے ظاہری حسن اور معنوی خوبیوں سے دلچسپی رکھتے ہیں اس مجموعہ میں اُن شعرا کا کافی کلام موجود ہے جن کے لطیف پیرایۂ بیان اور شیریں مقالی پر خود ان کا کلام شاہد ہے۔

جن حضرات نے ازراہِ نوازش اپنی اپنی نظمیں بھیجی ہیں اور وہ جنھوں نے میرے ساتھ فراہمی مواد اور طباعت کے کام میں تعاون عمل کر کے مدد دی ہے ان دونوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں خصوصاً حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب صدیقی کا خاص طور پر ممنونِ احسان ہوں کہ حضرت موصوف نے باوجود اپنی علمی سرگرمیوں اور دیگر اہم مشاغل کے عربی کلام کی تصحیح فرمائی نیز ماموں صاحب مکرم حضرت مولوی سیدہ وحید پادشاہ صاحب قادری کا بدل شکر گزار ہوں کہ آپ نے بھی عربی حصہ کی تصحیح اور اعراب کی درستی میں نمایاں حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ خیر الجزاء۔

ابو الفضل سید محمود

فتح دروازہ
دیوڑھی مولوی سید محمود صاحب مغفور

درگاہ حضرت سید سیف الدین یحیی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ
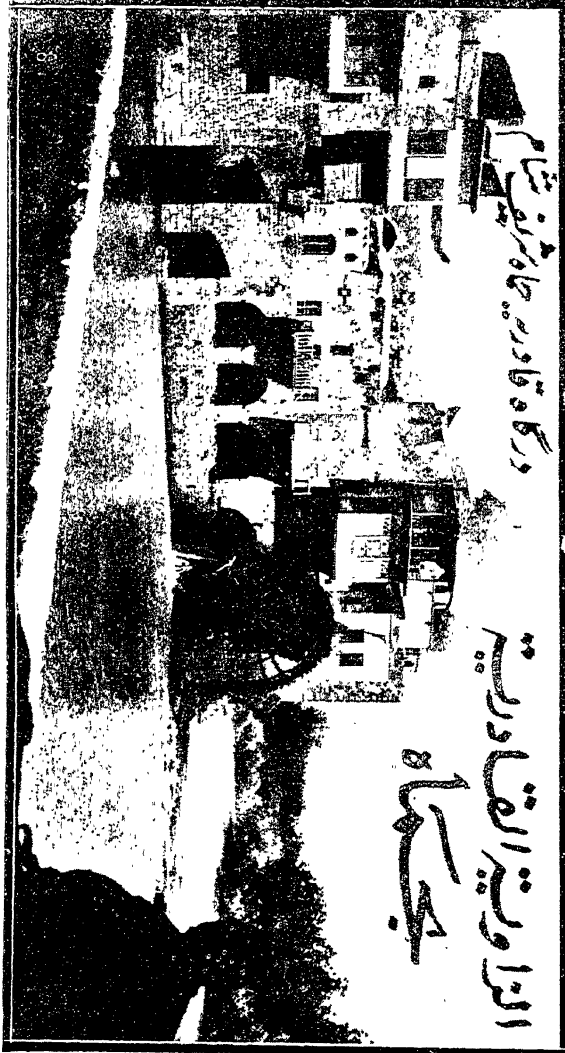
حضرت سید سیف الدین یحیی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے سیدنا عبد الرزاق رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کی مزار حماۃ شریف میں زیارت گاہ خاص و عام ہے اور یہیں آپ کی اولاد قیام پذیر ہے۔

Chandrakanth Press, Gowliguda, Hyderabad-Dn.

حصہ اول

یا غوث الاعظم یا ذا الکمال والکرم

عربی کلام

کفی بعظمتک یا اللہ قولک القدمی

حَسْبِی[1] مِنَ الْخَیْرَاتِ مَا اَعْدَدْتُہٗ

یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ رِضَی الرَّحْمٰنِ

دِیْنَ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی

ثُمَّ اعْتِقَادِیْ مَذْھَبَ النُّعْمَانِ

وَاِرَادَتِیْ[2] وَمَحَبَّتِیْ وَعَقِیْدَتِیْ

لِلشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ

---

[1] لصاحب در المختار

[2] للفاضل البریلی۔

بسم الله الرحمن الرحیم

لله انت لقد رفعت جنابا | وشرفت اصلاً طاهراً ونصابا
وعظمت قدراً شامخاً حتیٰ غدا | قوس الغمام لاخمصیک رکابا
وبنیت بیتاً فی المعالی اصبحت | زهر الکواکب حوله اطنابا
یا ملبس الدنیا برونق مجده | بعد المشیب نضارة وشبابا
طلبتک ابکار العلیٰ نجم الهدیٰ | وهی التی قد اعیت الطلابا
لما اتتک حسانها کفواً لها | خطبت الیک وردّت الخطابا
واتتک مسمحة القیاد مناقب | کانت علیٰ من امّهن صعابا
رجل یروقک منظراً وجلالة | ومکارماً وخلائقاً وخطابا
وتریٰ علیه من المحاسن ملبساً | ومن المهابة والعلیٰ جلبابا

(محی الدین ابی عبداللہ مفتی العراق المتوفی فی سنہ ۶۳۶ھ — بہجۃ الاسرار)

الی الجیلی قد حزنا انتسابا | فلن نخشی الاسود ولن نهابا
وعادۃ ثم عادۃ ثم عادۃ | یخیبنا وکم راجی اجابا
الی علیاک یا باز الرجال | فهبنا فان نجی فیض النوال

فَاَتْحِفْ عَادَۃَ الْحُسْنٰی وَوَالِ عَطَایَاکَ الَّتِیْ تَھْمِیْ انْسِکَابَا
حَبَاکَ اللّٰہُ قَدْرًا لَا یُضَاھَا وَشَانًا فِیْ سَمَا الْعَلْیَا تَنَاھَا
لَکَ الْاَیْدِیْ الَّتِیْ یُغْنِیْ نَدَاھَا لَکَ الْاَقْدَامُ الَّتِیْ عَلَتِ الرِّقَابَا
لَعَمْرِیْ اِذْ دَجٰی لَیْلُ الْخُطُوْبِ وَشَمْسُ الْبِشْرِ اَمْسَتْ فِیْ غُرُوْبِ
فَبَازُ اللّٰہِ غَوْثِیْ مِنْ کُرُوْبِ بِہٖ اَنْجُوْ وَلَا اَخْشٰی مُھَابَا
صَلَاۃُ اللّٰہِ رَبِّیْ ذِی الْجَلَالِ عَلَی الْمُخْتَارِ مَعْ صَحْبٍ وَّاٰلِ
خُصُوْصًا شَیْخِنَا بَازِ الرِّجَالِ بِہٖ عَیْشُ الصَّفَا وَاللّٰہِ طَابَا

(السید عبد القادر ابن السید بہاء الدین الجیلانی مجموعۃ الدر الباہر فی المواعظ والزواجر)

قُطْبُ الْکَمَالِ الْفَاخِرِ اَلطَّاھِرُ ابْنُ الطَّاھِرِ
اَلْبَازُ عَبْدُ الْقَادِرِ سُلْطَانُ کُلِّ الْاَوْلِیَا
قَدْ نَالَ غَایَاتِ الْعُلٰی فَضْلًا عَلٰی اَھْلِ الْوِلَا
اَلْغَوْثُ اَقْدَامًا عَلَا اَجْیَادِ کُلِّ الْاَصْفِیَا
شَیْخُ الشُّیُوْخِ الْمُرْشِدُ لِکُلِّ مَنْ یَسْتَرْشِدُ
وَھُوَ الْاِمَامُ الْاَرْشَدُ شَمْسُ ھُدَاۃِ الْاَتْقِیَا
فَادْخُلْ حِمَاہُ وَادَّتِمْ وَالْجَاءِ اِلَیْہِ تَحْتَمِیْ
فَمَنْ اِلَیْہِ یَنْتَمِیْ یَغْدُوْ سَعِیْدًا نَاجِیًا
صَلّٰی عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ وَاٰلِ اَرْبَابِ الذِّمَامِ
مَا الْحِبُّ عَبْدُ اللّٰہِ ھَامَ فِیْ مَدْحِ نُخَبِ الْاَوْلِیَا

(مجموعۃ الدر الباہر فی المواعظ والزواجر)

۴

كَفَى ابْنُ بِنْتِ الْمُصْطَفَى بَازُ الرِّجَالِ شَرَفَا
بِأَنْ عَلَتْ أَقْدَامُهُ عَلَى رِقَابِ الشُّرَفَا
اَلشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ مُلْجِا الْفَقِيرِ أُحَايِرِ
إِمَامُ أَهْلِ الظَّاهِرِ مَنْ فِيهِ قَلْبِي شُغِفَا
قُطْبُ الْوُجُودِ الْفَاخِرِ بَحْرُ الْعُلُومِ الزَّاخِرِ
بَدْرُ الْكَمَالِ الْبَاهِرِ وَشَمْسُ أَرْبَابِ الصَّفَا
شَيْخُ شُيُوخِ الْأَتْقِيَا تَاجُ سَرَاةِ الْأَصْفِيَا
سُلْطَانُ كُلِّ الْأَوْلِيَا وَمُقْتَدَى أَهْلِ الْوَفَا
غَوْثٌ عَلَا قَدْرًا عَلَى أَعْلَى مَقَامَاتِ الْعُلَا
وَسَادَ سَادَاتِ الْمَلَا مَنْ لِلتُّقَى قَدْ أَلِفَا
أَشْكُو لَهُ دَهْرًا هَوَى لِرَفْعِ أَتْبَاعِ الْهَوَى
وَخَفْضِ مَنْ عَنْهُ لَوَى عَسَى الْبَلَا أَنْ يُكْشَفَا
أَزْكَى صَلَاةِ ذِي الْجَلَالِ لِلْمُصْطَفَى مَعْ خَيْرِ آلٍ
مَا نَجْلُهُ الْجِيلِيُّ قَالَ "كَفَى ابْنُ بِنْتِ الْمُصْطَفَى"

(للمحقق الشہیر السید عبد القادر بہاء الدین الکیلانی ؒ مجموعۃ الدر الباہر)

۵

طَابَتْ لَيَالِينَا مُذْ حَلَّ نَادِينَا
شَيْخِي أَبَا صَالِحٍ حَامِيَ الْمُرِيدِينَا
حَامِي حِمَى بَغْدَادَ يَا نُخْبَةَ الْأَمْجَادِ

اَرْجُوْكَ يَا اُسْتَاذْ		لِلْحَقِّ تَهْدِيْنَا
اَنَا الْوَلِي الْجِيْلِي		صِحْتُ اَقَاوِيْلِيْ
بِالْخَطْبِ نَادِيْنِيْ		وَاقْصِدْ نَوَاحِيْنَا
طَابَتْ اَوْقَاتِيْ		فِيْ قُرْبِ سَادَاتِيْ
اَهْلِ الْعِنَايَاتِ		غَوْثُ الْمَسَاكِيْنَا
يَا بَازْ يَا سُلْطَانْ		يَا مَنْبَعَ الْعِرْفَانْ
يَا صَاحِبَ الْبُرْهَانْ		مَوْلٰى مَوَالِيْنَا
وَصَلِّ يَا غَفَّارْ		عَلَى الْهَاشِمِيِّ الْمُخْتَارْ
مَنْ خُصَّ بِالْاَنْوَارْ		مِنْ فَيْضِ بَادِيْنَا

(لصاحب الفضیلۃ السید علی الافندی الگیلانی رح ۔ مجموعۃ الدر الباہر)
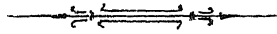
جِيْلَانِيْنَا جِيْلَانِيْنَا		نَرْجُوْكَ نَظْرَةً تُحْيِيْنَا
حَيِّ بِنَا صَاحِ نَشْرَبْ		مِنْ خَمْرَةِ الْبَازِ الْاَشْهَبْ
وَمَنْ لَهُ الْمَوْلٰى اَوْهَبْ		عَسَاهُ يَعْطِفْ عَلَيْنَا
يَا بَازْ يَا عَبْدَ الْقَادِرْ		يَا اَيُّهَا الْبَحْرُ الزَّاخِرْ
اَدْرِكْ لِمَنْ اَمْسٰى حَائِرْ		يَا كَعْبَةَ الْقَاصِدِيْنَا
يَا بَازْ يَا سَاكِنْ بَغْدَادْ		يَا نُخْبَةَ الْقَوْمِ الْاَسْيَادْ
اِنْ لَمْ تَكُنْ لِيْ يَا اُسْتَاذْ		مَنْ ذَا يُجِيْرُ الْمِسْكِيْنَا

(لاحد علماء الحلب ۔ مجموعۃ الدر الباہر)

۵

کفی ابن بنت المصطفی　　بان الرجال لتشرفا
وان علت اقلامہ　　فوق رقاب لتشرفا
فھو امام الاولیا　　وابن امام الانبیا
فاللہ عنہ قد رضی　　فخذہ شیخا وکفی
وھو الصحیح النسب　　مسلسل عن النبی
فلذ بہ بادب　　ولا تکن مستنکفا
فبابہ باب الرسول　　فقف بہ تلقی القبول
ونادیا فرع البتول　　یا جیلی یا بحر الوفا
ادرک لقوم سالکین　　لنبیک الحق المبین
من حاسد ومبغضین　　ادرک عبیدا اضعفا
(مجموعۃ الدر الباہر فی المواعظ والزواجر)

۸

ان سرت یا اھل الوفا من بین ھاتیک الربی
بلغ تحیات الرضی منی الی غوث الوری
قل حرقتنی زفرتی وجرت بنجری عبرتی
من بعد تلک الحضرۃ یا ابن النبی المصطفی
متتابعات احزانہ متتابعا سلوانہ
متھدم ارکانہ متناقص منہ القوی
وکانما جسم الغضا بین الاضالع والحشا
شوقا الی ذاک الحمی یا شیخ جمع الاولیا

عَبْدٌ تَنَکَّدَ بَالُہٗ وَتَغَیَّرَتْ اَحْوَالُہٗ
وَتَعَسَّرَتْ اٰمَالُہٗ وَتَوَقَّدَتْ نَارُ الْھَوٰی
وَتَکَاثَرَتْ اٰلَامُہٗ وَتَوَاتَرَتْ اَسْقَامُہٗ
عِنْدَ اللُّھَاۃِ حِمَامُہٗ اَدْرِکْ حُشَاشَۃَ مُبْتَلٰی

(للفاضل الاجل مولانا محمد عبد القدیر الصدیقی　　زفرات الاشواق)

۹
یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ	یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ	صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

یَا جُنُوْدَ الذَّاکِرِیْن	یَا شُھُوْدَ الْحَاضِرِیْن
اَکْثِرُوْا ذِکْرًا مُّبِیْنًا	لِلدَّلِیْلِ الطَّالِبِیْنَا
اَنْ تَقُوْلُوْا یَا مَعَاذُ	وَاسِعَ الْفَضْلِ الْمَلَاذُ
مِنْکُمْ لَنَا نَفَاذُ	کُنْ لَنَا عَوْنًا مُّعِیْنًا
اَنْتَ حَقًّا مُحْیِیْ دِیْن	اَنْتَ قُطْبٌ بِالْیَقِیْن
کُنْتَ غَوْثًا کُلَّ حِیْن	فَادْفَعْ عَنَّا مَا جَنَیْنَا
اَنْتَ غَوْثُ الثَّقَلَیْن	اَنْتَ زَیْنُ الْحَرَمَیْن
وَمُنِیْرُ الْمَلَوَیْن	اِجْعَلْنَا مُقْبِلِیْنَا
اَنْتَ اَتْقَی الْاَتْقِیَاءِ	اَنْتَ اَصْفَی الْاَصْفِیَاءِ
صِرْتَ تَاجَ الْاَوْلِیَاءِ	اِتِنَا فَتْحًا مُّبِیْنًا
اَنْتَ مُبْدِعُ النَّوَادِرْ	مُظْھِرٌ مَا فِی الضَّمَائِرْ

مُخْبِرٌ مَا فِی السَّرَآئِرْ　　رَحْمَةٌ دُنْیَا وَدِیْنَا
یَا حَفِیْدَ الْحَسَنَیْنِ　　یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ
یَا نَجِیْبَ الْاَبَوَیْنِ　　کُنْ لَنَا حِرْزًا اَکْنِیْنَا
کُنْ لَنَا کَهْفًا مَنِیْعًا　　عَنْ بَلِیَّاتٍ شَفِیْعًا
فِی خَطِیَّاتٍ وَسِیْعًا　　مِنْ عَطِیَّاتٍ تَفِیْنَا
اَنْزَلَ اللّٰهُ سَلَامًا　　مَعَ صَلٰوَاتِهٖ دَوَامًا
لِلَّذِی غَدَا اخْتِتَامًا　　لِجَمِیْعِ الْمُرْسَلِیْنَا
اَحْمَدَ اَوَّلِ اَسْرَا　　وَالْاُوْلٰی احْتَشَوْهُ نَصْرًا
مَعَ مَنِ اقْتَفَوْا لِاَثْرَا　　وَالْفَرِیْقِ التَّآئِبِیْنَا
وَعَفَا عَنْ سَامِعِیْنَا　　مَادِحِکُمْ وَالصَّانِعِیْنَ
طُعْمُهُمْ وَالْحَاضِرِیْنَ　　هٰهُنَا وَالذَّاکِرِیْنَا

(شیخ محمود القاهری ـ المجموعة الفریدة)

۱۰

اَسِیْرُ وَقَدْ جَازَتْ بِنَا غَایَةُ السُّرٰی　　وَلَاحَتْ خِیَامٌ لِلْحِمٰی وَقِبَابُ
سَوَابِحُ فِی بَحْرِ السَّرَابِ کَاَنَّهَا　　بِغَارِبِ اَمْوَاجِ السَّرَابِ حَبَابُ
تَحِنُّ اِلٰی اَیَّامِ سَلْعٍ وَرَامَةٍ　　وَمَا دُوْنَهَا فِی السَّالِفَاتِ قِرَابُ
اِذَا خُوْطِبَتْ فِی ذِکْرِ اَیَّامِهَا الْاُوْلٰی　　ثَنَاهَا اِلَی الْوَجْدِ التَّلِیْدِ خِطَابُ
کَاَنَّ حَشَاهَا مِنْ وَرَآءِ ضُلُوْعِهَا　　تَقَاطَرُ مِنْ اَجْفَانِهَا وَتُذَابُ
وَعَاتَبْتِ الْاَیَّامَ فِیْمَا قَضَتْ بِهٖ　　وَهَلْ نَافِعٌ مِنْکَ الْفُؤَادَ عِتَابُ
اِلَی الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْعِیْسُ یَمَّمَتْ　　فَتَمَّ لَهَا اَجْرٌ وَحَقَّ ثَوَابُ

وما السوى آل النبي محمد ... تحث المطايا أو يناخ ركاب

كأن شعاع النور من حضراتهم ... تشق حشى الظلماء فهي حراب

يراها بعيني رأسه كل ناظر ... وما دونها للناظرين حجاب

فلله قبر ضم أشرف راقد ... لديه كما ضم الحسام قراب

جناب مريع عظم الله شأنه ... فجل له قدر وعز جناب

تصاغر كبار الملوك جميعا ... بحضرة باز الله فهي ذباب

ويستحق الجبار إذ ذاك نفسه ... فيرجوا إذا ما راعه ويهاب

قصدناك والعافون أنت ملاذهم ... وما قصدوا والوا ما علاك وخابوا

تلين الرزايا في حماك وإن قست ... وكم لان منها في حماك صلاب

بك اليوم أشياخ كبار تضرعوا ... إلى الله فيما نابهم وأنابوا

على فطرة الإسلام شبت شيبة ... مفارقهم سود الخطوب فشابوا

فلا استعبرت أجفانهم منك هيبة ... وقالت لهم عند الضريح رقاب

يمدون أيدي المستميح من الندى ... وما غير إعطاء المرام جواب

تنال بك الآمال وهي بعيدة ... وتقضى بك الآمال وهي صعاب

وأنى لنا يا أيها الشيخ جيئة ... إلى بابك العالي وليس ذهاب

إلى أن ترينا الخطب منفصم العرا ... ولا من من بعد النزوح إياب

وحتى نرى فيما نرى قد تقشعت ... غيوم غموم واضمحل ضباب

أيا صالح قد أفسد الدهر أمرنا ... وضاقت علينا في الخطوب رحاب

وتالله ما انفك نستجلب الرضا ... علينا من الأيام وهي غضاب

فوا عجبا مما نراه بجيله — وأكثر أحوال الزمان عجاب
يذاد عن الماء النمير ابن حرة — وللنذل فيها مورد وشراب
وتعلو على أعلى الرجال أراذل — وتسطو على ليث العرين كلاب
فلا خير في هذي الحيوة فإنها — عقاب وما لا تشتهيه عقاب
فيا آل بيت الوحي دعوة ضارع — إلى الله يدعو ربه ويجاب
صلاح ولاة الأمر إن صلاحهم — يعود علينا والفساد خراب
فلا دونكم للقاصدين مقاصد — ولا بعدكم للطالبين طلاب
مفاتيح للجدوى مصابيح للهدى — فأيديكمو في العالمين رغاب
بكم يرزق الله العباد وفيكمو — تنزل من رب السماء كتاب
وأنتم لنا في هذه الدار رحمة — إذا مسنا فيها أذى وعذاب
ومن بعد هذا أنتمو شفعاؤنا — إذا كانت الأخرى وكان حساب
لأعتابكم تزجي المطي ضوامرا — وتطوى فلاة قفرة وتجاب
إذا كنتمو باب الرجاء لطالب — فما سد من دون المطالب باب

(للنابغة الأعصار السيد عبد الغفار الموصلي غفر الله له — محل الجواهر فتح المبين)

١١

يا مريد القرب لذ بالقادر — قطب أقطاب الوجود الفاخر
شبل خير الرسل تاج الأوليا — أعني باز الله عبد القادر
علم الشرق الرفيع الرتبة — شيخ أشياخ الورى ذو الهيبة
معدن الإرشاد باب الحضرة — فخر جيلان الإمام الطاهر
حسني الخلق ذو القدر العلي — منبع الإمداد والفضل الجلي

مُقْتَدَى أَهْلِ الطَّرِيقِ الْكُمَّلِ　　ذُو الْمَقَامِ الْمُسْتَنِيرِ الْبَاهِرِ

سَيِّدُ السَّادَاتِ عَالِي الْقَدَمِ　　عَيْنُ أَعْيَانِ الْوَرَى ذِي الْهِمَمِ

مُحْيِ دِينِ الْحَقِّ غَوْثُ الْأُمَمِ　　نَاصِرُ السُّنَّةِ مُرْدِي الْفَاجِرِ

يَا ضِيَاءَ الْكَوْنِ يَا شَمْسَ الْهُدَى　　يَا حِمَى الْمَلْهُوفِ يَا بَحْرَ النَّدَى

كُنْ نَصِيرِي قَدْ أَلَمَّتْ بِي الْعِدَى　　وَاجْبُرَنْ كَسْرَ الْفَقِيرِ الْحَاسِرِ

وَصَلَوٰةٌ وَسَلَامٌ سَرْمَدًا　　لِلنَّبِيِّ وَآلِ أَهْلِ الْاِقْتِدَا

مَا عُبَيْدُ الْقَادِرِ الْجِيلِي شَدَا　　يَا مُرِيدَ الْقُرْبِ لُذْ بِالْقَادِرِ

(السید عبد القادر افندی ابن السید بہاء الدین الجیلانی — مجموعة الدر الباهر)

۱۲

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبُّنَا　　فَهُوَ جَلِيسُ الذَّاكِرِ

سُلْطَانُ كُلِّ الْأَوْلِيَا　　اَلْبَازُ عَبْدُ الْقَادِرِ

يَا أَيُّهَا الْقُطْبُ الْكَبِيرِ　　اَلصَّمَدَانِيُّ الشَّهِيرِ

إِنِّي وَقَفْتُ مُسْتَجِيرِ　　فِي عَرْضِ عَبْدِ الْقَادِرِ

يَا سَيِّدِي أَيْنَ الْهِمَمْ　　وَأَيْنَ عَادَاتُ الْكَرَمْ

يَا طَالَ مَا زَادَتْ نِعَمْ　　أَيَادِي عَبْدِ الْقَادِرِ

عَادَاتُهُ الْغُرُّ الْحِسَانْ　　أَسْرَارُهُ لِلْعَيْنِ بَانْ

وَكَمْ رَأَيْنَا بِالْعِيَانْ　　أَسْرَارَ عَبْدِ الْقَادِرِ

بُشْرَاكَ يَا أَهْلَ الْمُرِيدْ　　بِالْخَيْرِ وَالْفَضْلِ الْمَزِيدْ

إِيَّاكَ إِحْذَرْ أَنْ تَحِيدْ　　عَنْ بَابِ عَبْدِ الْقَادِرِ

صَلَاةُ رَبِّي بِالسَّلَامْ　　تُهْدِي إِلَى خَيْرِ الْأَنَامْ

وَالآلِ وَالصَّحْبِ الکِرَامِ وَالغَوْثِ عَبْدِ القَادِرِ
(مجموعۃ الدر الباہر فی المواعظ والزواجر)

۱۳
بَادِرْ لِلْحَضْرَةِ بَادِرْ نَادِ لِعَبْدِ الْقَادِرْ
مَنْ بِيَدِهِ سَقَانَا وَهُوَ عَلَيْنَا نَاظِرْ
عِنْدَ الشَّدَائِدِ نَادِ مِنْ سَطْوَةِ الْأَعَادِي
يَأْتِيكَ مِنْ بَغْدَادِ وَمَنْ عَادَاهُ خَاسِرْ
يَا طَالِبَ الْبُرْهَانِ مِنْ شَيْخِنَا الْجِيلَانِي
أُحْضُرْ مَعَ الْإِخْوَانِ تَرَى الْجَمَالَ الْبَاهِرْ
صَلَّى الْعَزِيزُ الْخَالِقْ عَلَى الْبَشِيرِ الصَّادِقْ
اَلْبَازُ يُوسُفُ عَاشِقْ وَمَنْ جَفَاهُ حَايِرْ
(الشیخ یوسف الحلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

اِبْنُ النَّبِيِّ الطَّاهِرْ بَحْرُ النَّوَالِ الْوَافِرْ
بَدْرُ الْجَمَالِ الظَّاهِرْ سُلْطَانُ عَبْدِ الْقَادِرْ
هُوَ مَنْبَعُ الْأَسْرَارْ هُوَ مَطْلَعُ الْأَنْوَارْ
هُوَ نُخْبَةُ الْأَخْيَارْ سُلْطَانُ عَبْدِ الْقَادِرْ
هُوَ سَيِّدُ الْأَشْرَافْ هُوَ مَعْدِنُ الْأَلْطَافْ
هُوَ كَامِلُ الْأَوْصَافْ سُلْطَانُ عَبْدِ الْقَادِرْ
نَجْمُ الْعُلُومِ الْفَاخِرَةْ بَدْرُ الْمَعَالِي الْبَاهِرَةْ
شَمْسُ الشُّمُوسِ الظَّاهِرَةْ سُلْطَانُ عَبْدِ الْقَادِرْ

مَنْ لِلْفَقِیْرِ الْحَائِرِ　عَبْدِ الْقَدِیْرِ الْقَادِرِیْ
غَیْرُ الْاِمَامِ الطَّاهِرِ　سُلْطَانُ عَبْدُ الْقَادِرِ

(العلامۃ محمد عبد القدیر الصدیقی متقاعد صدر شعبۃ الدینیات)

۱۴
شَهِدَتْ بِرُتْبَتِهٖ جَمِیْعُ مَشَایِخٍ　فِیْ عَصْرِهٖ کَانُوْا بِغَیْرِ تَنَاکُرِ
اَمَّا الَّذِیْنَ تَقَدَّمُوْهُ فَبَشَّرُوْا　بِقُدُوْمِهِ الْمَیْمُوْنِ اَکْرَمَ طَائِرِ
کَالْعَالِمِ الْبَصْرِیِّ الْحَسَنِ الَّذِیْ　عَمَرَ طَرِیْقَ السَّالِکِیْنَ لِسَائِرِ
مِنْ عَصْرِهِ السَّامِیْ اِلٰی عَصْرِ الشَّرِیْفِ　الْقُطْبِ مُحْیِی الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ
مَا مِنْ رَئِیْسٍ کَانَ صَدْرَ زَمَانِهٖ　اِلَّا وَبَشَّرَ هُمْ بِاَکْرَمِ طَائِرِ
بِالشَّیْخِ مُحْیِی الدِّیْنِ صَدْرِ زَمَانِهٖ　اَلْجَامِعُ الْفَرْدُ الْفَرِیْدُ الْاٰمِرِ
وَلِکُلِّ کَانُوْا قَبْلَهٗ حُجَّابُهٗ　فَتَقَدَّمُوْهُ وَکَانُوْا کُلَّ عَسَاکِرِ
وَاَتٰی کَسُلْطَانٍ تَقَدَّمَ جَیْشُهٗ　شَمْسًا تَغَیَّبُ کُلُّ نَجْمٍ زَاهِرِ
هُوَ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِیْ خَضَعَتْ رِقَابُ الْاَوْلِیَاءِ لَهٗ بِغَیْرِ تَشَاجُرِ
اِذْ قَالَ مَاْمُوْرًا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ　قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَاتِ کُلِّ اَکَابِرِ
فَحَنَتْ جَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ رُءُوْسَهُمْ　لِجَلَالِهٖ بَادِیْهِمْ وَالْحَاضِرِ
لَمْ یَمْتَنِعْ اَحَدٌ سِوٰی رَجُلٍ سَهَا　عَنْ حَالِهٖ مِنْ اَصْفَهَانَ مُکَابِرِ
قَدْ کَانَ بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ مُعَظَّمًا　بِالْعِلْمِ وَالْحَالِ الشَّرِیْفِ الْفَاخِرِ
لٰکِنَّهٗ غَلَبَتْ عَلَیْهِ شَقَاوَةٌ　سَبَقَتْ کَاِبْلِیْسَ اللَّعِیْنِ الْکَافِرِ

(للامام محمد بن سعید بن احمد بن سعید بن دریع الزنجانی رح)　(روضۃ الناظر تفریح الخاطر)

عَبْدُ الْاِلٰهِ فَوْقَ الْمَعَالِیْ رُتْبَةً　وَلَهُ الْمَاجِدُ وَالْفَخَارُ الْاَفْخَرُ

وله الحقائق والطرائق في الهدى   وله المعارف كالكواكب تزهر

وله الفضائل والمكارم والندى   وله المناقب في المحافل تنشر

وله التقدم والتعالي في العلا   وله المراتب في النهاية تكثر

غوث الورى غيث الندى نور الهدى   بدر الدجى شمس الضحى بل أنور

قطع العلوم مع العقول فأصبحت   أطوارها من دونه تتحير

ما في علاه مقالة لمخالف   فمسائل الإجماع فيه تسطر

(الشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعیؒ ۔ فتح المبین ۔ بہجۃ الاسرار ۔ قلائد الجواہر)

۱۶

ذكر الإله حياة قلب الذاكر   قامت به كبد الغرور الغادر

واذكره واشكره على إلهامه   ذكر الحبيب بالذكور الذاكر

وأعد حديثك عن ليال قد مضت   بالأبرقين وبالعذيب وحاجر

سقيا لأيام العقيق وأهله   ولكل من ورد الحمى من زائر

أحلى من الأمن أشنان لخائب   والوصل بعد تقاطع وتهاجر

أيام لا أقمارها محجوبة   عنا ولا غزلانها بنوافر

وتعود أعيادي بعود رضاكم   عني وتملي بالسرور سرائري

ولقد وقفت على الطلول مائلا   عن أهل ذاك الحي وقفة حائر

فأجابني رسم الديار مجاوبا   فيه دموعي كالسحاب الماطر

ذهبوا جميعا فاحتسبهم واصطبر   فعساك أن تحظى بأجر الصابر

وتزود التقوى فأنت مسافر   وبغير زاد كيف حال مسافر

فالوقت أقصر مدة من أن ترى   فيه فسارع بالجميل وبادر

واجعل مدیحك ان اردت تقربا ۔۔۔ من ذی الجلال بباطن وبظاهر
للمصطفى وآله واصحبه ۔۔۔ والشیخ محی الدین بن عبد القادر
بحر العلوم الحبر والقطب الذی ۔۔۔ ورث الولایة كابرا عن كابر
شیخ الشیوخ وصدرهم وامامهم ۔۔۔ ربّ بلا فخر كثیر مآثر
غوث الانام وغیثهم ومجیرهم ۔۔۔ بدعائه من كل خطب حائر
تاج الحقیقة فخرها نجم الهدى ۔۔۔ به بحرها نور الظلام العاكر
روح الولایة انسها بدر الشرا ۔۔۔ فله شمسها لب اللباب الفاخر
صدر الشریعة قلبها فرد الطریـــقة قطبها نجل النبی الطاهر
ودلیله الوقت المخاطب قلبه ۔۔۔ بسرائر وبواطن وظواهر
وهو المقرب والمكاشف جهرة ۔۔۔ بغیوب اسرار وسر ضمائر
وهو المنطق والمؤید قوله ۔۔۔ واله فتوح الغیب آیة قادر
واله التجرید والتفرید والرضا ۔۔۔ من ربه بمعارف كجواهر
سلك الطریق فاشرقت من نوره ۔۔۔ وعلومه كضیاء بدر ظاهر
وعلاه اعلى فی المعالی رتبة ۔۔۔ وفخاره ما مثله لمفاخر
خلع الاله علیه ثوب ولایة ۔۔۔ وامده من جنده بعساكر
فله الفخار على الفخار بفضله ۔۔۔ وافى وبالنسب الشریف الوافر
وله المناقب جمعت وتفرقت ۔۔۔ من كل ناد داسر او عامر
فابن الرفاعی وابن عبد بعده ۔۔۔ وابو الوفا وعدی وابن مسافر
وكذا ابن قیس مع علی مع بقا ۔۔۔ معهم ضیاء الدین عبد القاهر

شهدوا بأجمعهم مشاهد بعده — ما بين بادي فضلهم والحاضر

وأقر كل الأولياء بأنه — فرد شريف ذو مقام ظاهر

وبأنهم لم يدركوا من قربه — مع سبقهم علما غبار الغابر

كلا ولا شربوا إذا من بحره — مع ريهم إلا كنقرة طائر

أصحابه نعم الصحاب وفضلهم — باد لكل مناظل ومناظر

وهم رؤوس الأولياء ومنهم — أقطاب بين ميامن ومياسر

يا من تخصص بالكرامات التي — صحت بإجماع ونص تواتر

وتناقل الركبان من أخبارها — سيرا أحلت لسامر ومسافر

لما خطوت وقلت ذا قدمي على — كل الرقاب بجد عزم باتر

مدت لهيبتك الرقاب وأذعنت — من كل قطب غائب أو حاضر

وعنت لك الأملاك من كل الورى — ما بين مأمور لهم أو آمر

وظهرت فضلا واحتجبت جلالة — وعلوت مجدا فوق كل معاصر

وعظمت قدرا فارتقيت مكانة — حتى دنوت من الكريم الغافر

ورقيت غايات العلا مستبشرا — من ربك الأعلى بخير بشائر

مدحي الطويل مقصر بما لديه — عن وصف بحرك بالعطاء الوافر

أعددت حبك بعد حب المصطفى — والآل والأصحاب خير ذخائر

وجعلت فيك المدح خير وسيلة — لله لا لإجازة كالشاعر

ورجوت من نفحات قربك نفحة — يحيا بها في العمر ميت خاطري

ثم الصلاة على النبي المصطفى — خير الورى من أول أو آخر

فَلَكُ الرِّسَالَةِ شَمْسُهَا وَدَوْحُ النُّبُوَّةِ قُدْسُهَا لِلْحَقِّ أَشْرَفُ نَاصِرِ

فِي حُبِّهِ قُلْ مَا تَشَاءُ فَقَدْرُهُ ۔ فَوْقَ النِّظَامِ وَفَوْقَ نَثْرِ النَّاثِرِ

وَالْعَجْزُ عَنْ إِدْرَاكِهِ إِدْرَاكُهُ ۔ وَكَذَا الْهُدَى فِيهِ فُنُونُ الْحَائِرِ

اَللّٰهُ أَنْزَلَ مَدْحَهُ فِي ذِكْرِهِ ۔ يُتْلَى فَمَاذَا قَوْلُ شِعْرِ الشَّاعِرِ

مَا فِي الْوُجُودِ مُقَرَّبٌ إِلَّا بِهِ ۔ مِنْ مُرْسَلٍ أَوْ مِنْ وَلِيٍّ شَاكِرِ

كُلُّ الْخَلَائِقِ وَالْمَلَائِكُ دُونَهُ ۔ مَا فَوْقَهُ غَيْرُ الْمَلِيكِ الْقَادِرِ

صَلَّى عَلَيْهِ اللّٰهُ مَا ابْتَسَمَ الدُّجَى ۔ عَنْ جَوْهَرِ الصُّبْحِ الْمُنِيرِ السَّافِرِ

للقاضی الاجل ابوبکر بن القاضی موفق الدین اسحٰق بن ابراہیم المعروف بابن عبد الفتاح ۔ (فتح المبین صہ ۱۲۳)

أَبْهَى وَأَبْهَجُ مِنْ رِيَاضِ أَزَاهِرِ ۔ وَأَلَذُّ مِنْ نَغَمٍ وَرَنِّ مَزَاهِرِ

مَدْحُ الْإِمَامِ الْقُطْبِ عَبْدِ الْقَادِرِ ۔ شَيْخِ الْوُجُودِ بِبَاطِنٍ وَبِظَاهِرِ

قُطْبٌ رَحَاةُ الْأَوْلِيَاءِ أَدَارَتْ بِهِ ۔ فَتَطَلَّسَمُوا مِنْ سِرِّهِ بِدَوَائِرِ

فَتَمَسَّكُوا بِطَرِيقِهِ وَتَمَسَّكُوا ۔ بِعَتِيقِهِ بِمَوَارِدٍ وَمَصَادِرِ

خَضَعَتْ لِسَطْوَتِهِ بِأَسْرِهِ الْأَقْطَابُ إِذْ ۔ وَضَعُوا الرِّقَابَ لِوَضْعِ رِجْلِ الْآمِرِ

هُوَ مُحْيِي دِينِ اللّٰهِ كَمْ أَحْيَى بِهِ ۔ مَوْتَى قُلُوبٍ مِنْ شَقِيٍّ كَافِرِ

لَانَتْ لَهُ صُمُّ الْقُلُوبِ مُطِيعَةً ۔ لِجَلَالِهِ وَجَمَالِهِ الْمُتَبَاهِرِ

وَرَوَى الْوُجُودُ حَدِيثَ فَضْلِ كَمَالِهِ ۔ عَنْ سَيْحِ فَيْضِ نَوَالِهِ الْمُتَوَاتِرِ

فَاسْتَبْشَرُوا بِوُجُودِهِ وَاسْتَعْمَرُوا ۔ مِنْ جُودِهِ مِنْ بَادِئٍ أَوْ حَاضِرِ

لِلّٰهِ دَرُّكَ مِنْ هُمَامٍ مَاجِدٍ ۔ لَمْ يَأْتِ مِثْلُكَ فِي الزَّمَانِ الْغَابِرِ

فَرْدُ الزَّمَانِ غَدَوْتَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفَى ۔ فَعَلَوْتَ فَوْقَ رُءُوسِ كُلِّ أَكَابِرِ

سُلطَانُ اَهلِ اللّٰهِ اَنتَ اِمَامُهُم — فَکَسَرتَ شَوکَةَ کُلِّ مَلکٍ کَاسِرِ

اَصبَحتَ مَغنَاطِیسَ اَلبَابِ الوَرٰی — فَجَذَبتَهُم لِلّٰهِ جَذبَةَ قَاهِرِ

وَفَخَرتَ بِالقُربِ الاِلٰهِیِّ الَّذِی — لَم یُبقِ فَضلًا کَامِلًا لِمُفَاخِرِ

لَكَ هِمَّةٌ عُلوِیَّةٌ عَلَوِیَّةٌ — قَد اَثَّرَت بِاَکَابِرٍ وَاَصَاغِرِ

فِی کُلِّ قُطرٍ مِن طَرِیقِكَ مُرشِدٌ — یَدعُو الاَنَامَ اِلَی الاِلٰهِ الغَافِرِ

لَولَاكَ اَضحَی الدِّینُ مَیتًا دَارِسًا — اَحیَیتَهُ وَلَکَانَ تَحتَ مَقَابِرِ

وَاللّٰهِ لَو نَظَّمتُ کُلَّ فَضَائِلٍ — لَكَ یَا مُنٰی رُوحِی وَسِرَّ سَرَائِرِی

لَعَجَزتُ عَن مِعشَارِ عُشرِ عَشِیرِهَا — وَلَوِ استَعَنتُ بِاُسرَتِی وَعَشَائِرِی

مَاذَا یَنَالُ الشِّعرُ غَایَةَ وَصفِکُم — لَو عِشتُ کُلَّ الدَّهرِ وَهُوَ شَعَائِرِی

اِن قُلتُ بَدرٌ اَنتَ اَعلٰی رُتبَةً — اَو قُلتُ شَمسٌ اَنتَ اَعظَمُ نَائِرِی

اَو قُلتُ لَیثٌ اَنتَ اَرفَعُ هِمَّةً — اَو قُلتُ بَحرٌ اَنتَ اَوسَعُ زَاخِرِ

حَسبِی قُصُورِی عَن قُصَارٰی فَضلِکُم — فَهُوَ الحَرِیُّ بِمَدحِکُم لِلقَاصِرِ

یَا ابنَ النَّبِیِّ وَاَنتَ قُرَّةُ عَینِهِ — یَا عَبدَ مَولَانَا العَزِیزِ القَادِرِ

جِئنَا حِمَاكَ نَفُوزُ مِنكَ بِدَعوَةٍ — عِندَ الاِلٰهِ فَاَنتَ اَوجَهُ نَاصِرِ

فَاسئَل لَنَا اللّٰهَ الکَرِیمَ یُنِیلُنَا — مِن فَضلِهِ لِمِدرَارِ اَغدَاقِ مَاطِرِ

وَبِاَنَّهُ یَمحُو شَقَاوَةَ حَظِّنَا — وَذُنُوبَ عُمرٍ سَوَّدَت لِدَفَاتِرِ

وَبِاَن یُقَرِّبَنَا اِلٰی حَضَرَاتِهِ — اَبَدًا وَیُحسِنَ خَتمَنَا فِی الآخِرِ

وَیُذِیقَنَا مِنهُ حَلَاوَةَ وَصلِهِ — وَیُنِیرَ بِالاِخلَاصِ سِرَّ ضَمَائِرِی

یَا رَبَّنَا اَنجِح بِهِ مَا نَرتَجِی — وَاقبَل بِفَضلِكَ یَا اِلٰهُ مَعَاذِرِی

وَامنَح خُوَيدِمَ تُربِ نَعلَيهِ الَّذِي | يَرجُو جَوَائِزَ جُودِكَ المُتَوَافِرِ
وَاسأَل لِدَاعٍ فِيهِ وَاثبُت وُدَّهُ | وَامنُن عَلَيهِ بِالجَمِيلِ السَّاتِرِ
وَافِض رِضَاكَ عَلَى ضَرِيحٍ قَد حَوَى | جَسَداً أَتَعَطَّرُ مِن ثَنَاكَ بِعَاطِرِ

(السید داؤد افندی القادری النقشبندیؒ — فتح المبین ص ۱۳۶)

شَيءٌ لِلّٰهِ يَا عَبدَ القَادِر | مُحيِي الدِّينِ فِي القَلبِ حَاضِر
حِيلَتِي بِاللّٰهِ بَادِر | المَدَد يَا عَبدَ القَادِر
سَيِّدِي يَا ابنَ الرَّسُول | أَنتَ لِي ذُخرِي وَسُؤلِي
أَرجُو مِن فَضلِكَ قَبُولِي | وَاعتِقَادِي فِيكَ ظَاهِر
أَنتَ يَا بَدرٌ تَجَلَّى | فَإِنَّ فِيكُم مَن تَمَلَّى
وَعَنِ العَالَمِ تَخَلَّى | أَحمَدُ لِلفَضلِ شَاكِر
فَتَرَى قَلبَ العِبَاد | هَائِماً فِي كُلِّ وَاد
وَحِمَاكُم هُوَ مُرَادِي | لَم يَزَل أَوَّل وَآخِر
يَا حَبِيبَ القَلبِ قُل لِي | بِالَّذِي تَتلُو وَتُملِي
وَأَنَا قَد تَاهَ عَقلِي | فِي هَوَى كَنزِ المَفَاخِر
اسقِنِيهَا يَا نَدِيمِي | فَهَوَاهُ سَالِفٌ قَدِيمِي
تُشرِكُ الصَّاحِ عَدِيمِي | طَرفُهَا سَاهٍ وَسَاهِر
فَهوَ تاً فَاحَ شَذَاهَا | وَبَدَا أَبرَقُ سَنَاهَا
قَد تَحَظَّى مَن حَسَاهَا | فِي مَحَبَّةِ عَبدِ القَادِر
يَا عَذُولِي قُم بِهَذَا | لَا تَجِد شَيئاً سِوَاهَا

فَقَلْبِي مِنْ جَفَاهَا　　　لَيْسَ مَا يَخْطُرُ بِخَاطِرْ
لَا تَلُمْنِي يَا عَذُولِي　　　وَافْتِهِمْ بِكُلِّ قَوْلِي
فَأَنَا يَا ذَا الْفُضُولِي　　　مُغْرَمٌ بَاعِدْ وَحَاضِرْ
أَنْتَ يَا عَبْدَ الرَّحِيمِ　　　أَمْدَحْ لِهٰذَا الْوَلِيِّ
صَوْتُكَ الْعَذْبُ الشَّجِيِّ　　　مَا تَرَنَّمَ فِيهِ طَائِرْ

(للعبد الرحیم افندیؒ)

۱۹

كَفَى الْبَازُ فَخْرًا　　　عَلَى مَنْ يُفَاخِرْ
لَهُ قَدْ تَمَدَّتْ　　　رِقَابُ الْأَكَابِرْ
فَذَاكَ الْإِمَامُ　　　الْكَرِيمُ الْجُدُودِ
مَلَاذُ الْبَرَايَا　　　غِيَاثُ الْمُرِيدِ
وَغَيْثُ الْعُفَاةِ　　　وَغَوْثُ الْوُجُودِ
وَكَنْزُ الْعَطَايَا　　　جَلِيلُ الْمَآثِرْ
وَشِبْلُ الرَّسُولِ　　　الرَّفِيعُ الْمَقَامِ
وَسُلْطَانُ كُلِّ　　　الرِّجَالِ الْكِرَامِ
وَمَلْجَا الْفَقِيرِ　　　وَذُخْرُ الْأَنَامِ
وَمَنْ حَازَ قِدْمًا　　　جَمِيعَ الْمَفَاخِرْ
مُحَطُّ الرِّحَالِ　　　وَبَدْرُ الْكَمَالِ
وَشَمْسُ الْمَعَالِي　　　وَبَحْرُ النَّوَالِ
وَمَاحِي دِيَاجِ　　　الْخُطُوبِ الثِّقَالِ

وَمَنْ فِيهِ يُجْلَى — حِجَابُ الْبَصَائِرْ
بِبَابِ عُلَاهُ — أَنَخْتُ الْمَطَايَا
عَسَى مِنْهُ أَحْظَى — بِأَعْلَى الْعَطَايَا
فَمَا لِي سِوَاهُ — لِدَفْعِ الْبَلَايَا
مُغِيثٌ وَخَيْرُ — مُعِينٍ وَنَاصِرْ
وَأَزْكَى صَلَاةِ — الْإِلٰهِ الْكَرِيمِ
بِأَسْنَى السَّلَامِ — الْعَظِيمِ الصَّمِيمِ
عَلَى خَيْرِ خَلْقٍ — الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ
وَآلٍ وَصَحْبٍ — نُجُومٍ زَوَاهِرْ

(للصاحب الفضیلۃ السید محمد بن المرحوم احمد افندی الجیلانی - مجموعہ الدر الباہر)

٢ الْحَمْدُ لِلّٰهِ إِنِّي فِي جِوَارِ فَتًى — حَامِي الْحَقِيقَةِ نَفَّاعٍ وَضَرَّارِ
لَا يَرْفَعُ الطَّرْفَ إِلَّا عِنْدَ مَكْرُمَةٍ — مِنَ الْحَيَاءِ وَلَا يُغْضِي عَلَى عَارِ

(للشیخ ابو القاسم عمر البزاز قدس سرہ - فتح المبین - قلائد الجواہر)

٢١ قُطْبُ أَقْطَابِ الْوُجُودِ — سَيِّدِي بَازُ الشُّهُودِ
مَنْ بِهِ بَغْدَادُ نَالَتْ — سَرْمَدًا أَوْفَى سُرُورِ
لَكَ يَا حَامِي الذِّمَارِ — قَدْ قَصَدْنَا بِانْكِسَارِ
حَيْثُ مِنْكَ السِّرُّ سَارِي — فِي تَصَارِيفِ الْأُمُورِ
أَنْ تَرُمْ نَيْلَ الْأَمَانِي — مِنْ صَفَا خَمْرِ التَّدَانِي
فَانْحُ فِي كُلِّ أَوَانِي — قُطْبَ جِيلَانِي الْوُفُورِ

ذاك غوث الثقلين — فرع جد الحسنين
من سناه النيرين — فاق إشراقا ونور
وعلى شمس الجمال — صلى ربي ذو الجلال
وارض عن صحب وآل — سيدي حتى النشور

(لصاحب الفضیلۃ السید محمد بن المرحوم احمد افندی الجیلانی - مجموعہ الدر الباہر)

۲۲

أبيات شعري حكت آيات تنزيل — تتلى بحضرة ممدوحي بترتيل
وعت من الملإ الأعلى لها أذن — فشنفتها بتكبير وتهليل
قد انطوى عالم الأسماء بأحرفها — فعطر النشر منها طيب تأويل
عن حسنها قاصرات الطرف قد قصرت — أحبب بكاعبة النجدين عطبول
ماست دلالا وتعاطيني الرضاب طلا — فهمت ما بين عسال ومعسول
تاهت على اللؤلؤ المنثور إذ نظمت — في مدح مولاي عبد القادر الجيلي
قطب عليه مدار العالمين له — دور تسلسل لا في قيد تعطيل
غوث وغيث لراجيه وخائفه — يحيي ويهمي بأفضال وتفضيل
بمجمل لتجلي ذاته ظهرت — لعينه عينه من غير تمثيل
جلاء نقطة عين العين تربته — كم فزت منها بتعفير وتكحيل
طوفان علم به نوح النبوة في — فلك الفتوة ينجي كل محمول
مصباح فضل بنبراس الجمال زهت — مشكاته فيه لا في ضوء قنديل
نور بسيط على وجه البسيطة بل — بحر محيط بمعقول ومنقول
مفتاح غيب بلا ريب ببرزخه — باب الشهود لديه غير مقفول

توارثت اولیاء الله بغیته — منذ الست ومن جیل الی جیل

فی النشأتین له حال تصرفه — تالله فی کل معقود ومحلول

باب الرجاء وقطب الاولیاء وفخر الاتقیاء ومأوی کل مدلول

عین الکمال وسلطان الرجال وممدوح الفعال وحامی کل مخذول

ملجأ المریدین منجا اللائذین به — کنز المقلین مذخوری ومأمولی

ذخری وفیه غنا فقری ومدحته — فخری انال بحشری منه تنویلی

الی مواهبه اللاتی حوت مددا — مددت باعا به علقت کشکولی

تفصیل اجمال جزء من خوارقه — عن حصرها کل اجمالی وتفصیلی

نلت البقا بفنائی فی محبته — فشاغلی فیه اضحی عین مشغول

اتی من العلم فی مثل الذی اتیا — موسی وعیسی بتوراة وانجیل

بداك اذا عم خطب او دجی حزن — جلاه فی سیف حزم غیر مفلول

تهدیك بهجته الغرا وغنیته — تغنیك عن کل مقصود ومأمول

فناده عند نادیه لفادحة — واسأله ما شئت تلقی خیر مسئول

فسدرة المنتهی لا شك حضرته — لقد تناهی الیها علم جبریل

تری المحبین صرعی تحت قبته — وقلبهم عن هواه غیر مشغول

اما تراهم وفی اطمارهم ربضوا — ببابه کاسود الغیل بالغیل

الیه من موصل قد جئت منقطعا — فیا لقطع بحبل الله موصول

کم ظن قوم قبولا منه ثم لهم — وحققوا الظن انی غیر مقبول

فدع رجالا علی جهل تعنفنی — فهل سمعت بصب غیر معذول

وَابْغِ رِضَى اللهِ فِي مَدْحٍ تُقَدِّمُهُ ۔۔۔ لِفَارِقٍ بَيْنَ مِفْضَالٍ وَمَفْضُولِ

عَلَيْهِ أَزْكَى سَلَامِ اللهِ تَتْبَعُهُ ۔۔۔ تَحِيَّةُ الْمَلَإِ الْأَعْلَى بِتَبْجِيلِ

مَا دَوَّخَتْ دِيمَةُ الرِّضْوَانِ مَرْقَدَهُ ۔۔۔ وَجَلَّلَتْهُ وَغَشَّتْهُ بِمَنْدِيلِ

(للفاضل الشیخ عبد الباقی العمری الموصلی فی دیوانہ التریاق الفاروقی ۔ محل الجواہر ۔ حجۃ البیضا)

۲۳

مَوْلَى الْمَوَالِي ۔۔۔ بَازُ الرِّجَالِ

مِنْهُ عَهِدْنَا ۔۔۔ فَيْضَ النَّوَالِ

سَامِي الْمَقَامِ ۔۔۔ غَوْثُ الْأَنَامِ

صَدْرُ الْكِرَامِ ۔۔۔ قُطْبُ الْمَعَالِي

عَبْدٌ لَدَيْكُمْ ۔۔۔ وَاقِفْ عَلَيْكُمْ

نَادٍ إِلَيْكُمْ ۔۔۔ ضِيقَ الْمَجَالِ

أَرْجُو الْيَسَارِي ۔۔۔ مِنْ ذَا الْعُسَارِي

فَأَنْتَ جَارِي ۔۔۔ فِي كُلِّ حَالِ

أَزْكَى الصَّلَاةِ ۔۔۔ لِذِي الْهِبَاتِ

سَامِي الصِّفَاتِ ۔۔۔ مَاحِي الضَّلَالِ

(مجموعۃ الدر الباہر فی المواعظ والزواجر)

۲۴

وَفِي الْمَنْهَجِ الْأَشْيَاخُ أَلْبَاسُ خِرْقَةٍ ۔۔۔ لَهُمْ سَنَدٌ أَصْلٌ رَوَى ذَاكَ عَنْ أَصْلِ

وَلُبْسُ لِيمَانَيْنِ يَرْجِعُ غَالِبًا ۔۔۔ إِلَى سَيِّدٍ سَامِي فَخَارًا عَلَى الْكُلِّ

إِمَامُ الْوَرَى قُطْبُ الْمَلَا فَالْأَعْلَى ۔۔۔ رِقَابُ جَمِيعِ الْأَوْلِيَا قَدَمِي عَلَى

فَطَأْطَأَ لَهُ كُلٌّ بِشَرْقٍ وَمَغْرِبٍ ۔۔۔ رِقَابًا سِوَى فَرْدٍ فَعُوقِبَ بِالْعَزْلِ

مليك له التصريف في الكون نافذ ‌ ‌ ‌ بشرق وغرب الأرض في الوعر والسهل

سراج الهدى شمس على فلك العلى ‌ ‌ ‌ بجيلان مبدأها طلوعا بلا أفل

طراز جمال مذهب فوق حلة ‌ ‌ ‌ غدا الكون فيها الدهر يختال ذا رفل

يتيمة در زان عقد ولاية ‌ ‌ ‌ بهيج على جيد الوجود به محلى

لجدواك يا بحر الندى عبد قادر ‌ ‌ ‌ أنا يا فتى ذو افتقار وذو محل

قفا ههنا في رأس نهر عبورهم ‌ ‌ ‌ ملاذها ومن بحر النبوة نستملي

وسبحانك اللهم ربا مقدسا ‌ ‌ ‌ وأوسع فضل للورى فضله مولى

(فتح المبين)

۲۵

طوبى لطلاب الجناب الأكرم ‌ ‌ ‌ أعني جناب القطب غوث أعظم

السيد الحسني باز أشهب ‌ ‌ ‌ منقول طه وحيدر لتكلم

وهو الذي من كان نادى باسمه ‌ ‌ ‌ في شدة ينجو بغير تجشم

ومن توسل في لبانته به ‌ ‌ ‌ قضيت ولو كانت ببحر القلزم

بل إنه لم قط يفعل فعله ‌ ‌ ‌ إلا بإذن إلهه المتكلم

عهدا له أن لا يموت مريده ‌ ‌ ‌ إلا على ما تاب من مستأثم

كم من رجال الغيب صفوا خلفه ‌ ‌ ‌ مستكملين لفيضه المستقسم

صلى الإله على النبي المصطفى ‌ ‌ ‌ والآل والأصحاب كل المسلم

وعفا عن المداح عبد القادر ‌ ‌ ‌ سلطان كل الأولياء المعظم

(للشیخ محمود القاهری من تلامیذ الشیخ صدقة الله القاهری) (المجموعة الفریدة)

۲۶

ظهرت شموس طوالع العرفان ‌ ‌ ‌ بالشيخ عبد القادر الكيلاني

قطب الوجود و بحر كل حقيقة — محفوظة بقواطع البرهان

هو بلبل الأفراح طبق كلامه — يشدو برونق بهجة الإحسان

دانت له عن إذن خالقه العلى — فبدا بعز تحكم السلطان

و له المعارف و العلوم بربه — عن كشف حق عنده و بيان

و الأولياء جميعهم في عصره — خضعوا لمظهر فضله الإنساني

و طريقه يهدي إلى أوج التقى — من سنة المختار و القرآن

ما بين إخلاص و توحيد كما — شهدت بذلك أئمة العرفان

يا جوهر الشرف المزيل بنوره — ظلمات أهل الغي و الطغيان

أنت الذي قد أسست لك نسبة — في آل بيت المصطفى العدناني

و لقد سموت بها و بالفضل الذي — قد نلته من ربك الرحمن

و آتاك الدنيا إلهك و ارتقت — بك دارك الأخرى إلى رضوان

فجمعت في الدارين كل فضيلة — كملت فليس لتلك من نقصان

و إليك من كل الجوانب أملت — همم الرجال تروم رفعة شان

فتصرفت فيهم يمينك بالذي — شاءته عن إذن من الديان

و الأمر أمر الله فيما قلته — و الخلق في ذل به و هوان

و يد الخلافة لا تفاوتها يد — في كل عصر ينقضي و أوان

و الله يفعل ما يشاء بكل من — يغويه أو يهديه للإيمان

لا فاعل أبدا سواه و إنما — هو واضع الأسباب كالميزان

من شاء أنقصه بها عدلا و من — قد شاء فضلا كان في رجحان

جلّ المهیمن ربّنا الحقّ الّذی — هو لا یزال وکلّ شیءٍ فانٍ

وقد اصطفی من خلقه بشرًا ومن — بشرٍ جمیع الانبیاء دوانٍ

بالفضل فازوا ثمّ فاز الاولیا — من بعدهم بمراتب الایقان

والاوّلون تفاوتت درجاتهم — فسقوا من التحقیق خمرة حانٍ

حتّی اتی فی کلّ عصرٍ واحدٌ — منهم ولیس له هنالك ثانٍ

یعنو له اهل الزّمان خلافةً — نبویّةً فی جملة الاعیان

والیه تنقاد القلوب وتنزوی — عن شدّةٍ منهم له ولیانٍ

والله یحکم لا مردّ لحکمه — بالمحو والاثبات فی الاکوان

هذا وعبد القادر القطب امرءٌ — قد کان فی هذا المقام الدّانی

فردٌ من الافراد صرّح بالّذی — هو فیه لا وانٍ ولا متوانٍ

اذ قال ما ذونًا له قدمی علی — رقبات کلّ الاولیاء یعانی

وله تطأطأت الرّؤس سوی ولی — من اصفهان فزاغ کالشّیطان

هو عبد ربٍّ قادرٍ جمع التّقی — والصّدق فی الدّنیا ونیل امانٍ

لا زال رضوان الاله یخصّه — ویعمّه بالجود والاحسان

ما راق من عبد الغنیّ مدایحه — لمحبّه وتعاقب الملوان

(للامام العارف بالله الشیخ عبد الغنی النابلسی قدس سرہ) — فتح المبین حجۃ البیضا

۲۷

عبد القادر الجیلانی — ذو التّصریف فی الاکوان

یا مولای فارض عنه — رضوانًا علی رضوان

القطب الولیّ الانجب — اللّهمّ الطراز المذهب

فَادْخُلْ لِحِمَاهُ وَاشْرَبْ مِنْ خَمْرَةٍ صَفَاءِ الْحَانِيْ
قَدْ شِمْنَا وَمِيْضَ الْبَرْقِ يَبْدُوْ مِنْ مَعَالِي الْأُفُقِ
بَادِرْنَا لِنَحْوِ الشَّرْقِ نَبْغِيْ عَادَةَ الْإِحْسَانِ
لَبَّيْنَاهُ مُذْ نَادَانَا شَاهَدْنَا لَهُ بُرْهَانَا
وَازْدَدْنَا بِهٖ اِيْقَانَا جَلَّ اللّٰهُ ذُوْ الْإِحْسَانِ

(للشیخ ابن الجندی الحمصی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

۲۸

مَوْلَايَ عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ
يَا شَمْسَ حَقٍّ فِيْ سَمَا الْإِيْقَانِ

اَيْنَ عَطَايَاكَ الَّتِيْ لَا تُنْكَرُ فِيْ كُلِّ عَصْرٍ لِلْبَرَايَا تُذْكَرُ
لِلْعَطْفِ وَالْإِحْسَانِ اَنْتَ الْمَظْهَرُ فِيْ سَائِرِ الْأَمْصَارِ وَالْأَزْمَانِ
عَادَاتُكَ الْإِنْفَاقُ وَالْهِبَاتُ لِقَاصِدٍ ضَاقَتْ بِهِ الْأَوْقَاتُ
هَلْ لِذُنُوْبِيْ تُخْرَقُ الْعَادَاتُ حَاشَا وَاَنْتَ الْغَوْثُ لِلَّهْفَانِ
مَقَامُكَ الْأَسْنَى الْبَهِيُّ الْبَاذِخُ وَكَعْبُكَ الْأَسْمَى الرَّفِيْعُ الرَّاسِخُ
وَكَفُّكَ الْغَيْثُ الْهَتُوْنُ النَّاسِخُ لِسَائِرِ الْأَحْبَابِ وَالْإِخْوَانِ
اَنْتَ الَّذِيْ قَدْ قُلْتَ هٰذَا قَدَمِيْ عَلَا عَلٰى رِقَابِ اَهْلِ الْهِمَمِ
كَيْفَ اَرٰى ضَيْمًا وَفِيْكَ اَحْتَمِيْ وَاَنْتَ غَوْثُ اِنْسِهَا وَالْجَانِ
يَا بَازُ يَا مَوْلَايَ اَيْنَ الْهِمَمُ اَيْنَ السَّجَايَا وَالْوَفَا وَالْكَرَمُ
حَاشَا لِفَرْطِ حُبِّنِيْ اُحْتَرَمُ عَوَائِدَ الْإِفْضَالِ وَالْإِحْسَانِ
عَلَيْكَ رِضْوَانُ الْإِلٰهِ سَرْمَدًا مَا لَاحَ نَجْمٌ فِي الْعُلَا طُوْلَ الْمَدٰى

۲۹

اُوْ مَا یَکَ الْعَاصِیّ قَامَ مُنْشِدًا — بِالْمَدَائِحِ یَرْجُوْا رَحْمَةَ الرَّحْمٰنْ

(مجموعۃ الدر الباہر فی المواعظ والزواجر)

یَا قُطْبَ اَقْطَابِ الْاَکْوَانْ — غَوْثَ الزَّمَانْ
بِفَضْلِکَ اَعْتَرَفَ الثَّقَلَانْ — اِنْسٌ وَجَانْ
یَا بَازُ یَا عَبْدَ الْقَادِرْ — شَمْسَ الدُّنْیَا
کُنْتَ کَبِیْرًا عَنْ کَابِرْ — فِی الْاَوْلِیَا
حُزْتَ جَمِیْعَ الْمَفَاخِرْ — مُسْتَعْلِیًا۔
عَلٰی مَقَامَاتِ الْعِرْفَانْ — قَاصٍ وَدَانْ
عُرِفْتَ بِالْبَازِ الْاَشْهَبْ — بِالْخَافِقَیْنْ
مُحَمَّدٍ بِالْمَشْرَبْ — وَالرُّتْبَتَیْنْ
وَالْخِضْرِ الْحَیِّ الْاَنْجَبْ — ذُو الْمَظْهَرَیْنْ
یُعْطِیْکَ فِیْ بَعْضِ الْاَحْیَانْ — نَصْبَ الْعِیَانْ
قَدْ قُلْتَ قَامُوْا اَقْدَامِیْ — تَعْلُو الرِّقَابْ
وَذَا اللِّوَاءِ مَعْ عَلَمِیْ — مِثْلَ الْعُقَابْ
وَلَا تَشُکُّ فِیْ هِمَمِیْ — سَلْنِیْ تُجَابْ
وَکُلُّ صَعْبٍ مَهْمَا کَانْ — لَا شَکَّ هَانْ
وَاِنْ یَکُنْ هٰذَا شَانُکْ — یَا سَیِّدِیْ
لَا تَنْسِیْ فَضْلًا اِخْوَانُکْ — بِالْمَعْهَدِ۔
اُدْنُ مُرِیْدًا مَا خَانَکْ — فِیْ مُدَّتِکْ

وارسم علیہا بالنبان　رسم البیان

(للشیخ حسن الکیالی الحلبی رح)

۳۰

قطب اقطاب الاکابر　شیخ شیوخ الاکوان
غوث الوریٰ عبد القادر　باز الرجال الجیلانی
انسان عین الوجود　بحر العلوم مری الجود
مصباح اہل الشہود　شمس سماء العرفان
سلطان کل الرجال　امام اہل الکمال
شبل الرسول المفضال　الہاشمی العدنانی
سید سادات العلا　من قال اقدامی علی
رقاب اشیاخ الملا　بفضل ربی الدیان
من بہ دار السلام　حازت کمال السلام
من الکریم السلام　رب البرایا منان
ازکی صلوٰۃ الکریم　مقرونۃ بالتسلیم
علی الرؤف الرحیم　والآل اہل الاحسان

(للسید عبد القادر الکیلانی رح — مجموعۃ الدر الباہر)

۳۱

یا باز یا عبد القادر　یا شمس سماء العرفان
یا سبط خلق الانبیاء　الہاشمی العدنانی
من وجہہ بدر الکمال　من ذاتہ ماحی الضلال
من قد دلا اسمی وعال　من کل اہل العرفان

یا صاحب القدر العظیم — ذا الفضل والفیض العمیم
انت الکریم ابن الکریم — عین العطا والاحسان
یا قطب کل الاولیا — یا تاج کل الاصفیا
ویا امام الاتقیا — یا شیخ اهل الایقان
یا سیدی غوث الوری — یا ابن النبی المصطفی
عبد ببابک قد اتی — فجد له یا ذا الشان
متکاثر اثامه — متواتر احزانه
متناقص آماله — یا غوث کل الازمان
یا صاحب القدر العلی — یا واقف السر الخفی
ادعو ببکر وعشی — یا غوث یا ذا الاحسان
انظر الی نظرة — من عین لطف مرة
تعطی لقلبی نظرة — طول مدی الاوان
یا غوثنا یا غیثنا — قد فسدت احوالنا
من ذا الذی یصلحنا — سواک یا سلطانی

(لابی الفضل السید محمود بی اے ایل ایل بی (عثمانیہ)

۳۲

یا آل عبد القادر الجیلانی — یا بحر الافضال والعرفان
لکم الفخار بنسبة بازیة — تعزی الی المبعوث من عدنان
منکم تعلمت الملوک ملابس — الزهاد حسب الجهد والامکان
انتم بدور سماء العلا وشموسها — انتم کنوز الفضل والاحسان

أنتم سلاطين الأنام حقيقة ... ولواء دولتكم على الشان

مولى كبسم الله ظل مقدما ... في كل مرتبة على الأقران

هو في الأنام كليلة القدر التي ... لا يستطيع جحودها الثقلان

إنسان عين العارفين ولا تسل ... عن شأن ذلك العين والإنسان

بطل لو استدعى الأسود لخدمة ... لأتته من رضوى ومن لبنان

ملك بدا في صورة بشرية ... تعنو لهيبته ذوو التيجان

وإمام حق قام يدعونا إلى ... نهج الهدى بالله والإعلان

هو للشريعة آخذ بيمينها ... ويسارها نهجا إلى الديان

وعلى ولايته العظيم قدرها ... قام الدليل بأوضح البرهان

لولا المدينة ثم مكة بعدها ... والقدس قلت الفخر في جيلان

عظم المقام عن المقال فما لنا ... غير الخضوع لديه والإذعان

سيف تهاب الأسد سطوة بأسه ... وتكف قائمه يد العدوان

بعزيمة أمضى وأسبق في العدى ... من كل خطي وكل يمان

لا غرو وإن ساد الكمال فجده ... بأرفع مكانة ومكان

سلطان كل الأولياء وقطبهم ... حياه روح القدس من سلطان

وهو الولي عن يد ومخلص من ... قال الهوى يا صاح محض هوان

أنا لست بالسالي العهود ولو سلا ... قلبي بنار البعد والهجران

إذ ذا وجدا كلها قد هزني ... شوقا لذاك البرج والإيوان

من حيث أطلقت الغصون سوالفا ... قد كللت بالدر والمرجان

وزهت ثغور الاقحوان فقبّلت | صبحًا غدا ان الآس والسوسان
والورد في لبن الحياض كأنّه | ملك أقام بشاطئ الغدران
واليكها يا ابن الرسول بديعة | عذراء تبسّم عن عقود جمان
تختال في وشي البرود وقرطها | كفؤاد صبّ دائم الخفقان
قرّت عيون طروسها لمّا رأت | مرآك بدرًا جلّ عن نقصان
وافتح لها باب القبول وخصّني | بمزيد أدعية ليرفع شاني
وأودّ لو وفّيت مدحك حقّه | لفني الكلام وضاق درج بياني
وكأنّ لي بالمدح ألف فم برى | منها بكلّ ألف ألف لسان
لم أحص بعض ثناء علاك لأنّني | كمحاول لمس السما ببنان
لك في الورى أسرار فضل أودعت | صدر الطروس فضاق عن كتمان
لكنّني بالعجز معترف وإلى | طمع بحلمك للثناء دعاني
فاهد الصلاة لجدّك الأعلى وصلّ | تسليمها بالروح والريحان
من في الزبور صفاته والصحف والـ | ـتوراة والإنجيل والفرقان
وإلى صراط الحقّ عترته التي | أرجو النجاة بهم من النيران
وإلى صحابته الأماجد ما ثنت | أيدي النسيم معاطف الأغصان
أو ما أمين الحبّ أنشد قائلًا | يا آل عبد القادر الجيلاني

(الشاعر المطبوع الشهير الشيخ امین الجندی - من دیوانہ الذی طبع بمطبعۃ المعارف فی بیروت)

۳۲

روض الكمال الظاهر | بدر العلى الباهر
الباز عبد القادر | ملاذنا الجيلاني

ذُو الْاَیَادِیِ الطَّوِیلَہْ — وَالْھِمَمِ الْجَلِیلَہْ
عَطَایَاہُ الْجَزِیلَہْ — فَاضَتْ عَلَی الْاِخْوَانِ

لَہُ الْمَقَامُ الْعَالِی — فِی الْحُسْنِ وَالْاِقْبَالِ
اَعْطَاہُ ذُو الْجَلَالِ — غَوْثِیَّۃَ الْاَکْوَانِ

مَوْلَایَ مُحْیِی الدِّیْن — ذُو الْعَزْمِ وَالتَّمْکِیْن
حِمَاہُ لِلْمَسَاکِیْن — مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانِ

اِنِّی اَتَیْتُ لَاجِی — لَہٗ وَ مِنْہُ رَاجِی
لَا شَکَّ اِنِّی نَاجِی — بِہٖ مِنَ النِّیْرَانِ

یَا سَیِّدَ الْاَقْطَابِ — وَبِضْعَۃَ الْاَنْجَابِ
عَبْدٌ اَتٰی لِلْبَابِ — یَرْجُوْ مِنَ الْاِحْسَانِ

وَعَنْکَ رَضِیَ الْبَارِیْ — یَا بِضْعَۃَ الْمُخْتَارِ
بِاِحْسَانِکَ الْجَارِ — یُفِیْضُ کَالْغُدْرَانِ

ثُمَّ السَّلَامُ الذَّاکِیْ — لِسَیِّدِ النُّسَّاکِ
مَا ضَاءَ فِی الْاَفْلَاکِ — ذُو شُعَاعٍ نُوْرَانِیْ

(مجموعۃ الدر الباہر فی المواعظ والزواجر)

۳۴

یَا قُطْبَ اَھْلِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ غَوْثَھُمَا — یَا فَیْضَ عَیْنِ وُجُوْدِیْھِمْ وَغَیْثَھُمَا
یَا بْنَ الْعَلِیَّیْنِ قَدْ اَحْرَزْتَ اِرْثَھُمَا — یَا خَیْرَ مَنْ کَانَ یُدْعٰی مُحْیِیَ الدِّیْنِ

یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ کُلَّ الدَّھْرِ وَالْحِیْنِ — اَعْلٰی وَلِیٍّ بِتَحْکِیْمٍ وَتَمْکِیْنِ
اَوْلٰی فَقِیْرٍ اِلَی الْمَوْلٰی وَمِسْکِیْنِ — اَنْتَ الَّذِی الدِّیْنُ سَمّٰی مُحْیِیَ الدِّیْنِ

وَقَدْ اَتَاكَ خِطَابُ اللهِ مُسْتَمِعًا — يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ كُنْ بِالْقُرْبِ مُجْتَمِعًا

اَنْتَ الْخَلِيفَةُ لِي فِي الْكَوْنِ مُلْتَمِعًا — سُمِّيتَ بِاسْمٍ عَظِيمٍ مُحْيِي الدِّينِ

اَنْتَ الْمُسَمّٰى بِعَبْدِ الْقَادِرِ الْفَرْدِ — صُمْتَ اثْنَيْ عَشَرَ خَرِيفًا صَائِمَ السَّرْدِ

وَلَمْ تَنَمْ نَوْمَةً فِيهَا عَلٰى طَرَدِ — اَنْتَ الْمُلَقَّبُ حَقًّا مُحْيِي الدِّينِ

شَرَّفْتَ جِيلَانَ بِالْمِيلَادِ سَاكِنَهُ — عَظَّمْتَ بِالْقَبْرِ بَغْدَادًا اَمَاكِنَهُ

يَزُورُهُ كُلُّ مُشْتَاقٍ وَلٰكِنَّهُ — فِي بَيْتِهِ قَدْ يُلَاقِي مُحْيِي الدِّينِ

اَنْتَ الْحُسَيْنِيُّ وَالْحَسَنِيُّ كُنْتَ مَعًا — اَبًا وَاُمًّا شَرِيفَيْنِ قَدِ اجْتَمَعَا

فَكُنْتَ شَمْسًا وَبَدْرًا نُورَانِ الْتَمَعَا — اَنْتَ الْاَحَقُّ لِتُدْعٰى مُحْيِي الدِّينِ

قَدْ قُمْتَ بِالصِّدْقِ وَالْاِخْلَاصِ وَالزُّهْدِ — وَالْاِجْتِهَادِ وَفِيِّ الْوَعْدِ وَالْعَهْدِ

وَكُلُّ اَهْلِ التُّقٰى وَالزُّهْدِ وَالْجُهْدِ — يَدْعُوكَ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ مُحْيِي الدِّينِ

كَمْ مِنْ كَرَامَاتِ حَقٍّ مِنْكَ قَدْ ظَهَرَتْ — مُنِيرَةً فِي قُلُوبِ الْخَلْقِ قَدْ ظَهَرَتْ

كَمُعْجِزَاتِ نَبِيٍّ فِي الْوَرٰى اشْتَهَرَتْ — يَا مَنْ دَعَا رَبَّهُ يَا مُحْيِي الدِّينِ

كُلُّ الطَّوَائِفِ بِالْاِجْمَاعِ مُتَّفِقَهْ — عَلٰى كَمَالِكَ فِي عُلْيَاكَ مُتَّسِقَهْ

حَتَّى الْخَوَارِجُ اَهْلُ الزَّيْغِ وَالزَّنَادِقَهْ — اَنْتَ الْمَدَارُ لِكُلٍّ مُحْيِي الدِّينِ

يَا سَيِّدِي سَنَدِي غَوْثِي وَيَا مَدَدِي — كُنْ لِي ظَهِيرًا عَلَى الْاَعْدَاءِ بِالْمَدَدِ

مُجِيرُ عَرْضِي وَخُذْ بِيَدِي مَدَا اَمَدِ — خَلِيفَةَ اللهِ فِينَا مُحْيِي الدِّينِ

بَصِّرْ فُؤَادِي صِرَاطًا اَنْتَ سَالِكُهُ — فَاللهُ اَعْطَاكَهُ فَاَنْتَ مَالِكُهُ

وَنَجِّهِ مِنْ لَظٰى فِيهَا مَهَالِكُهُ — سُلْطَانُ كُلِّ وَلِيٍّ مُحْيِي الدِّينِ

صَلَّى الْاِلٰهُ مَدٰى يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ قَامْ — عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْعَالِي كُلَّ مَقَامْ

وَآلِهِ وَالَّذِي دِينَ الْأنَّ شَادَ أَقَامَ فَسَلْهُ يَشْفَعُ لِي يَا مُحْيِيَ الدِّينِ

(للحضرۃ الفضیلۃ الامام الشیخ صدقۃ اللہ القاہری قدس سرہٗ - المجموعۃ الفریدۃ)

۳۵

أَلَا إِنَّ قَلْبِي فِي قُيُودِ الْهَوَىٰ عَانِ وَلَوْعَةُ وَجْدٍ قَدْ أَضَرَّتْ بِجُثْمَانِ

وَعَيْنَيَّ تَجْرِي بِالدُّمُوعِ صَبَابَةً وَأَحْشَايَ مَلْوِيٌّ مِنْ تَوَقُّدِ نِيرَانِ

وَلِيَ زَفَرَاتٌ قَدْ عَلَتْ ذُرْوَةَ السَّمَا بِهَجْرِ جَمِيلِ الْخَلْقِ وَالْخُلْقِ ذِي الشَّانِ

جَمِيلِ الْمُحَيَّا وَالسَّجَايَا وَقُدْوَةِ الْـ بَرَايَا حَبِيبِ اللهِ صَفْوَةِ رَحْمَانِ

غِيَاثٍ وَغَوْثٍ لِلْأَنَامِ وَأَمْنِهِمْ إِمَامِ الْوَرَىٰ شَمْسِ الضُّحَىٰ فَخْرِ عَدْنَانِ

لَهُ قَدَمٌ تَعْلُو الرُّؤُوسَ وَعِزَّةً لَهَا تَنْحَنِي أَعْنَاقُ جِنٍّ وَإِنْسَانِ

بِأَلْفٍ تُبَاعُ الْبِيضُ مِنْهُ وَفَرْخُهُ عَلَا قَدْرُهُ مِنْ أَنْ يُسَامَ بِأَثْمَانِ

لَوِ انْكَشَفَتْ بِالشَّرْقِ عَوْرَةُ خَادِمٍ وَبِالْمَغْرِبِ مَوْلَانَا لَغَطَّىٰ بِغُفْرَانِ

وَلَا بَأْسَ أَنْ كَانَتْ فِعَالِي قَبِيحَةً فَإِنَّ مُرَادِي جَيِّدٌ أَهْلُ إِحْسَانِ

أَغِثْ يَا صَفِيَّ اللهِ يَا عَبْدَ قَادِرٍ فَإِنِّي أَسِيرٌ فِي سَلَاسِلِ عِصْيَانِ

أَغِثْ يَا وَلِيَّ اللهِ يَا ابْنَ مُحَمَّدٍ شَفِيعِ الْوَرَىٰ فِي يَوْمِ فَوْزٍ وَحِرْمَانِ

فَكُنْ مَوْئِلِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَزَيْغِهَا وَكُنْ لِي حِرْزًا مِنْ مَكَائِدِ شَيْطَانِ

عَلَيْكَ صَلَوٰةُ اللهِ ثُمَّ سَلَامُهُ إِلَىٰ أَنْ تَنَدَّى الزَّهْرُ فِي رَوْضِ بُسْتَانِ

(للفاضل الاجل محمد عبد القدیر الصدیقی القادری - زفرات الاشواق)

۳۶

يَا غَوْثَ كُلِّ وَرَىٰ قُطْبَ السَّمَا وَثَرَىٰ يَا ابْنَ الرَّسُولِ سَرَىٰ لَيْلَهٗ عَجِيبَ سُرَىٰ

تاج الکرام الشراف الکمل الکبراء — عنکم رضا من ربنا یا محیی الدین
سماک ربک غوثا شافی العلل — وقال الدالک بعبد القادر الجیلی

یا من یکنی ابا محمد الکمل — مذ عو دین الهدی یا محیی الدین
جیلان باهت بمنشأ کم اماکنها — بغداد زاهت بما وا کم مساکنها

شهدت بعزک امصار وقاطنها — والکل نادک شوقا محیی الدین
جاهدت فی الله حق الجهد بالزهد — فی کل ما تشتهیه النفس کالشهدا

فقمت لله بالقرآن والشهد — جافیت مضجعکم یا محیی الدین
اللهم اتاک ما لم یؤتها احدا — من الاقاطیب اذ ما کنت منتحدا

سید السیرۃ هادی الخلق دین هدی — فانت احری بهذا محیی الدین
خضعت رقاب جمیع الاولیاء اذا — ما قلت قدمی علیهم یا لهم ولذا

قد صغر الشیخ احمد نفسہ ولذا — معاصروہ وقالوا محیی الدین
یا عمدتی عمدی یا عدتی سندی — یا قدوتی امدی یا اسوتی مددی

کن آخذا بیدی مملوۃ بیدی — وسددن اودی یا محیی الدین
اسئل الی الله یغفر لی ویرحمنی — ویقض اوطاری الدارین ینصرنی

والوالدین ومن قد کان یحسننی — والاقرباء جمیعا محیی الدین
یا رب صیب صلوۃ ثم تسلمۃ — علی النبی حوی عزا وتکرمۃ

والآل والصحب والتباع دائمۃ — وارض عنا ولیا محیی الدین

(للمحمد بن الشیخ احمد القاهری رحمۃ اللہ تعالی علیہ — المجموعۃ الفریدہ)

۳۷

اَلْحُبُّ فِي صِدْقِ النِّيَّةْ — خَيْرُ صِفَاتِ الْمَرْضِيَّةْ
قَدْ لَذَّ لِي صَفَا فِي الْمَشْرَبْ — فِي حَانَةِ الْبَازِ الْأَشْهَبْ
وَصَارَ لِي نِعْمَ الْمَذْهَبْ — هَجْرُ السِّوَى بِالْكُلِّيَّةْ
طَابَتْ لَيَالِي الْأَفْرَاحْ — وَرَاقَ خَمْرُ الْأَقْدَاحْ
وَقَدْ زَكَى لِلْأَرْوَاحْ — نَشْرُ الرِّيَاضِ الْأُنْسِيَّةْ
سُلْطَانُ أَهْلِ التَّحْقِيقْ — بَعْدَ الْإِمَامِ الصِّدِّيقْ
مَاحِي ظَلَامِ التَّعْوِيقْ — رَاقِي مَقَامِ الْقُطْبِيَّةْ
مَالِي إِذَا عَزَّ النَّاصِرْ — إِلَّا مُحْيِي عَبْدِ الْقَادِرْ
رَاعِي الْحِمَى الْبَحْرِ الزَّاخِرْ — سِرُّ الْمَعَانِي الْقُدْسِيَّةْ
إِنْ كُنْتَ مِنَّا فَاتْبَعْنَا — وَاصْبِرْ عَلَى الْبَلْوَى مَعَنَا
وَلَا تَسْئَلْ عَنْ ذِي الْمَعْنَى — هٰذَا الطَّرِيقُ الصُّوفِيَّةْ
نَحْنُ الْأُسُودُ الْكَوَاسِرْ — وَجَدُّنَا عَبْدُ الْقَادِرْ
وَمَا لَنَا غَيْرُهُ نَاصِرْ — مِنْ بَعْدِ خَيْرِ الْبَرِيَّةْ
مَا فِي الْوَرَى مِثْلِي عَانْ — صَبٌّ كَثِيرُ الْأَشْجَانْ
لٰكِنْ ظُرُوفُ الْأَزْمَانْ — تُرْوِي سُيُوفَ الْهِنْدِيَّةْ
صَلَاةُ مَوْلَانَا الْبَارِي — عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارْ
وَالْآلِ عَدَّ الْأَمْطَارْ — أَزْكَى صَلَاةٍ مَرْضِيَّةْ

(للشاعر المطبوع الشہیر الشیخ امین الجندیؒ — من دیوانہ)

۳۸

حبّ مهماة اهل النجد تقتله   تصميه وهو بطيب لقلب يقبله

العشق من حضرة المنّان موهبة   فكيف صاحب نور العقل يمهله

لم يدر لذّة همّ العشق عاذلنا   لو ذاق منها قليلًا ليس يمهله

لم يستطع حمل اثقال الهوى جبل   فكيف صبّ ضعيف الجسم يحمله

ولا مناص سوى الى اللوذ بمن   كهف الخلائق فى الدارين محصله

حامى الورى عونهم فى كل نائبة   يقضى حوائجنا طرًّا تفضّله

امامنا الشيخ عبد القادر الحسنى   الغوث اكليل رأس الدهر كمّله

شيخ المشايخ محيى الدين قيّمه   الى القيامة يحييه ويكمله

مرآة بارقة العرفان مهجته   وترجمان كلام الله مقوله

هو الذى فى البرايا لا نظير له   واين فرد من الانسان يعدله

جنابه مستعان الخلق قاطبة   من جاءه مستمدًّا حلّ معضله

لقد اقام اساس الدين محتسبًا   به رسول الورى راض ومرسله

انظر الى تاجر القى حمايته   وقد رأى الله انّ اللص يقتله

فنال ما ضلّ من بعد القضاء وفى   حال المنام رأى شيئًا يهوّله

وقال عن خطر والمال مقتله   سطا على قدر حمّ فبدّله

يا سيّدا ابدع الاقران قاطبة   هب لى وانت الذى انّى اؤمّله

نوّر فؤادى بنور منك مرحمة   هذا الذى عنك يا فيّاض اسئله

فالى سواك ملاذ استعين به   واللطف ختم بمرء انت مؤئله

صلّى على جدّك الفيّاض خالقنا   ما غرّد الطير والاغصان تحمله

(للسید عبد القادر کنتوری رح — کحل الجواہر)

٣٩

لَقَدْ خَانَنِیْ دَهْرِیْ وَ اَخْلَفَ وَعْدَهٗ
وَصَارَ مَدَی الْاَیَّامِ بُغْضُهُمُوْ قَدَهٗ

وَمَا لِیْ اِصْطِبَارٌ بَلْ وَلَا لِیْ نَاصِرٌ
یُعِیْنُ عَلٰی ضُعْفِیْ وَیَبْذِلُ جُهْدَهٗ

سِوٰی عُمْدَتِیْ یَوْمَ اللِّقَآءِ مُحَمَّدٍ
شَفِیْعِ الْوَرٰی مَنْ اَنْجَحَ اللّٰهُ رُشْدَهٗ

هُوَ الْمُجْتَبَی الْمُخْتَارُ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
وَرَبُّ الْوَرٰی بِالْمُعْجِزَاتِ اَمَدَّهٗ

فَیَا رَاقِیَ السَّبْعِ الطِّبَاقِ وَمَنْ حَوٰی
مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ تَبْلُغِ الرُّسْلُ حَدَّهٗ

اَغِثْنِیْ بِعَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلِیِ الَّذِیْ
اَذَاعَ اِلٰهُ الْعَرْشِ فِی الْخَلْقِ مَجْدَهٗ

هُوَ الْقُطْبُ[ع۱] مُحْیِی الدِّیْنِ مَنْ حَازَ رِفْعَةً
عَلٰی شَرَفِ الْجَوْزَآءِ فِی الْفَضْلِ وَحْدَهٗ

هَنِیْئًا لِمُوْسٰی[ع۲] حِیْنَ جَآءَ بِسَیِّدٍ
سَلِیْلِ کِرَامٍ نَوَّرَ اللّٰهُ قَصْدَهٗ

وَوَالِدُهٗ عَبْدُ[ع۳] الْاِلٰهِ الَّذِیْ حَوٰی
مِنَ الْفَخْرِ مَا لَمْ تُحْصِهِ الْخَلْقُ عَدَّهٗ

وَیَحْیٰی[ع۴] اَبُوْهُ الزَّاهِدُ الْفَاضِلُ التَّقِیْ

هُوَ الْفَرْدُ وَلَا تَرْقَى الْأَفَاضِلُ زُهْدَهُ
وَوَالِدُهُ الْوَصِيُّ مُحَمَّدُ ذُو الْعُلَى
جَلِيلٌ حَوَى كُلَّ الْمَكَارِمِ عِنْدَهُ
وَوَالِدُهُ دَاوُدُ ذُو الْمَجْدِ وَالتُّقَى
أَبَانَ طَرِيقًا لِلْمُوسَى ثُمَّ امَدَّهُ
وَوَالِدُهُ عَبْدُ الْإِلَهِ الَّذِي إِذَا
أَتَاهُ مُجِيرٌ حَازَ فِي الْحِينِ رِفْدَهُ
وَكَذَالِكَ مُوسَى الْجَوْنُ وَالِدُهُ الَّذِي
لَهُ كَرَمٌ مَا نَالَتِ النَّاسُ مَدَّهُ
وَوَالِدُهُ عَبْدُ الْإِلَهِ الَّذِي إِذَا
دَعَوْهُ لِرِفْدٍ لَبَّى نَادِيَهُ وَحْدَهُ
وَلُقِّبَ بِالْمَحْضِ الْمُجَلِّ لِفَضْلِهِ
وَذَالِكَ فَخْرٌ قَدْ قَضَى اللهُ خُلْدَهُ
فَكَمْ بَاتَ مُحْتَاجًا وَلَمْ يَشْكُ ضُرَّهُ
وَكَمْ بَاتَ عَطْشَانًا وَلَمْ يَنْسَ وُدَّهُ
كَذَا الْحَسَنُ الثَّانِي أَبُوهُ لَقَدْ سَمَا
بِمَجْدٍ أَصِيلٍ مَا حَوَى النَّاسُ حَدَّهُ
وَوَالِدُهُ سِبْطُ الرَّسُولِ مُحَمَّدٍ
هُوَ الْحَسَنُ الدَّاعِي إِلَى الْخَيْرِ جُنْدَهُ

وَ وَالِدُهُ سَيْفُ الرَّسُوْلِ وَ صِهْرُهُ
عَلِيُّ الَّذِيْ قَدْ اَنْجَزَ اللّٰهُ وَعْدَهُ

هُوَ الْاَسَدُ الضِّرْغَامُ وَالصَّارِمُ الَّذِيْ
اَبٰی اَنْ يَرٰی غَيْرَ الشَّهَامَةِ غِمْدَهُ

وَ قَائِعُهُ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ شَهِيْرَةٌ
وَ فِيْ خَيْبَرٍ قَدْ مَدَّ ذُو الْعَرْشِ وَفْدَهُ

هُمُ اٰلُ بَيْتِ الْمُصْطَفٰی وَ بِحُبِّهِمْ
وُعِدْنَا بِاَمْنٍ فِي الْمُقَامِ وَ بَعْدَهُ

بِجَاهِهِمْ فَكِّلْ بِمَنْ قَدْ اَضَرَّنَا
وَ مَزِّقْ لَهُ الْاَعْضَا وَاسْلُبْهُ عَهْدَهُ

وَ عَامِلْ عَبِيْدًا اَضَرَّهُ الظُّلْمُ وَالْاَسٰی
وَ اَصْلِحْهُ وَقْتًا مَا وَ وَاَبْلِغْهُ قَصْدَهُ

فَاَنْتَ وَكِيْلِيْ يَا وَكِيْلُ عَلَيْهِمْ
وَ غَيْرُكَ مَوْلَانَا لِذُلٍّ نُعِدُّهُ

وَصَلِّ صَلَاةً تَمْلَاُ الْاَرْضَ وَالسَّمَا
عَلَی الْمُصْطَفٰی مَنْ طَهَّرَ اللّٰهُ بُرْدَهُ

(للشیخ محمد یحیی التادفی الحنبلی مولف قلائد الجواہر)

---

۴۰ قال الامام العارف باللّٰہ ذوالصبابتہ فی الحضرۃ النبویۃ سیدی عبدالرحیم البرعی
ذکر ذلک فی قصیدۃ لہ ربانیہ متوسلا فیہا بالحضرۃ النبویۃ ورجال الخرقۃ الجیلیۃ مطلعہا

لکل خطب مهم حسبی الله ارجو به الامن مما کنت اخشاه

الی ان قال بعد ذکر ابی سعید شیخ الامام الجیلی رض۔

وَمِنْهُ فِی الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ ابْتَهَجَتْ طَلَائِعُ الْفَضْلِ نُوْرًا فِی مُحَیَّاهُ

کَالشَّمْسِ تُسْفِرُ مِنْ اَقْصٰی مَطَالِعِهَا حُسْنًا وَکَالْبَدْرِ مِلْءُ الْعَیْنِ مَرْاٰهُ

وَکَالْغَمَامِ اِذَا اسْتَمْطَرْتَهُ کَرَمًا وَکَالصَّبَا خُلُقًا اِنْ رَقَّ مَهْوَاهُ

مِنْ اٰلِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ذُوْ شَرَفٍ اَتٰی بِهِ الدَّهْرُ فَرْدًا عَنْ مُثَنَّاهُ

عَلَا جَلَالَتَهُ اَتْقٰی اَرٰى هَیْبَتَهٗ کَالسَّیْفِ اِنْ رَاقَ حُسْنًا رَقَّ حَدَّاهُ

(للعارف باللہ۔ سیدی عبدالرحیم البرعی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ۔ من دیوانہٖ)

۱۴

صَاحِ لُذْ بِالْقَادِرِیِّ صَاحِبِ السِّرِّ الْجَلِیِّ
قُطْبِ اَقْطَابِ الْوُجُوْدِ اَلْحُسَیْنِیِّ الْحَسَنِیِّ

عَیْنِ اَعْیَانِ الْمَوَالِیْ وَحُلٰی اَهْلِ الْکَمَالِ
سَیِّدِیْ بَازِ الرِّجَالِ بِضْعَةُ الْمَوْلٰی عَلِیٍّ رض

یَا ابْنَ خَتْمِ الْاَنْبِیَاءِ یَا مَلَاذَ الضُّعَفَاءِ
یَا سُلْطَانَ الْاَوْلِیَاءِ جُدْ لِیْ بِالْفَضْلِ الْوَفِیِّ

اَنْتَ حِصْنٌ لِلنَّزِیْلِ وَعِیَاذٌ لِلدَّخِیْلِ
کُنْ لِیْ یَا شِبْلَ الرَّسُوْلِ بِالنَّبِیِّ الْهَاشِمِیِّ

یَا بُدُوْرَ الْکَوْنِ طُرًّا وَالْوَرٰی بَرًّا وَبَحْرًا
اَنْتَ لِیْ فِی الدَّهْرِ ذُخْرًا غَیْرَ کُمْ اٰلَ النَّبِیِّ

اَنْتُمُوْ بَابُ الْوُصُوْلِ لِلْاَمَانِیْ وَالْقُبُوْلِ

بكمال الرسول ـــ الفوز بالعيش الهني
وسلامي بصلاتي ـــ لحياة الكائنات
لسر الذات انت ـــ المصطفى الهادي النبي

(مجموعة الدر الباهر في المواعظ والزواجر)

۴۲

يا ربنا بالهيكل النوراني ـــ قطب الوجود ومنجد للعاني
غوث الورى وغياثه وملاذه ـــ الباز عبد القادر الجيلاني
بدر اضاء الكون من انواره ـــ شهم تسلسل من ذرى الامكان
اسلك بنا نهج الهداية وامحنا ـــ من شر كل معاند اوجاني
وانلنا ما نرجوه منك ونجنا ـــ يا سيدي من طارق الحدثان
وافتح لنا ابواب فضلك واسقنا ـــ كاس الصفا واملأه بالايقان
وبجنكي دوست يا الهي اغنني ـــ واجعلني في بحر المحبة فاني
بالقطب عبد الله فرج كربنا ـــ واشف سقامي واذهبن احزاني
وانعش فؤادي بالمودة والرضى ـــ وبيحيى احي القلب بالعرفان
بمحمد وابيه داؤد اكسني ـــ ثوب البها والود في الازمان
بالقطب موسى بدر كل فضيلة ـــ واكشف ظلام الغي والطغيان
بابيه عبد الله اصلح شاننا ـــ ولدينا فاحمي من النقصان
والطف بنا في كل ما قدرته ـــ بالجون موسى جد بفيض تهاني
والمحض عبد الله بدر حقائق ـــ ورقائق ودقائق واماني
اجعلني محضا للشهود ورقني ـــ اوج المعالي وحلني بمعاني

۱ یہ شعر مؤلف کا الحاقی ہے۔

بالنور للحسن المثنى نوّرن … عقلي ولا تتركني للأكواني

وبأبيه أول كل قطب باهر … سبط النبي المصطفى العدناني

حسن الزكي ابن الإمام المرتضى … حامي الوغا غيث الندى الهتّان

نسب علي فاخر من فاخر … يزهو على القمرين باللمعان

أدعوك يا رب الأنام بجاههم … وفروعهم وبكل عبد داني

يسّر لنا كل الأمور وعافنا … من كل همّ أو بلاء أو عاني

وأدر علينا الرزق وافتح جمعنا … فتحاً قريباً يا عظيم الشان

أنت الغني فهبني فيضاً ذاخراً … سخّر جميع الإنس لي والجان

وأنلني جذباً للنفوس تعطفاً … وانفس لنا بالروح والريحان

وتلقنا بالأنس عند ختامنا … واختم لنا بالحسن والإيمان

واحشرنا تحت لواء طه المصطفى … مع زمرة الأصحاب والخلان

وصلاة ربي دائماً تهدي إلى … روح النبي وآله الأعيان

وصحابه ما قد سرى ريح الصبا … أو غرّد القمري على الأغصان

أو أنشد القاوقي يدعو راغباً … يا ربنا بالهيكل النوراني

(للشيخ ابو المحاسن قاوقی الشاذلی رحمة الله تعالی علیه - تحية البيضاء ص ۵)

---

۴۰ وروي انه لما جاء الشيخ احمد الرفاعي لزيارة الشيخ عبد القادر رضي الله عنهما

انشد هذين البيتين وهما

في حالة البعد روحي كنت أرسلها … تقبّل الأرض عني وهي نائبتي

وهذه نوبة الأشباح قد حضرت … فامدد يمينك كي تحظى بها شفتي

(لقدوة المحققين امام العارفين الشيخ احمد الرفاعي رضي الله تعالى عنه - فتح المبين)

غوث اعظم درمیان اولیا
چوں محمد درمیان انبیا
حصّہ دوم
فارسی کلام
مرتبہ
ابوالفضل سید محمود
بی اے ایل ایل بی (عثمانیہ)
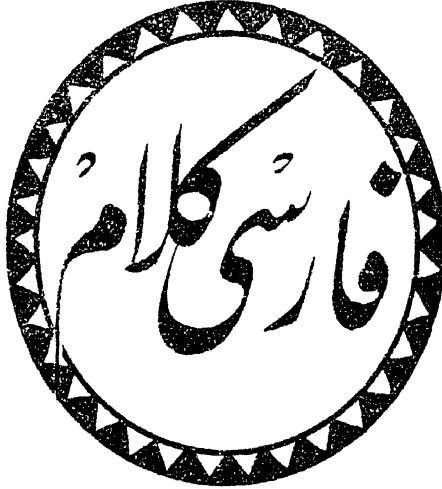
آنکس کہ بکمالِ اولیا نشناخت
ویں نعمتِ خاص بے بہا نشناخت
پس شکر نہ کرد و حقِ ایشاں بگزید
میداں بیقیں کہ او خدا نشناخت

(حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ)

(اخبار الاخیار)

ذکرِ لبِ اصفیا بر تو سلام از خدا | شغلِ دلِ اولیا بر تو سلام از خدا
نورِ نگاہِ علیؓ مردمِ چشمِ نبیؐ | مظہرِ خاصِ خدا بر تو سلام از خدا
پایۂ والائے تو رتبہ بالائے تو | فوقِ ہمہ اولیا بر تو سلام از خدا
بسکہ شدم جبہ سا شد مسِ قلبم طلا | خاکِ درت کیمیا بر تو سلام از خدا
دادرسِ داوراں، یاورِ بے یاوراں | ما منِ شاہ و گدا بر تو سلام از خدا
زخمِ دلِ من نگر بہ شود از یک نظر | یک نظرت صد شفا بر تو سلام از خدا

ہست معزؔ ترا بندۂ صاحب وفا
رحم بکن خسروا بر تو سلام از خدا

(نواب معز الدولہ بہادر - کرناٹک - از دیوان معزؔ)

مبارک باد شد سبطِ حبیبِ کبریا پیدا | ضیاءِ ہر دو چشمِ حیدر و خیر النساؑ پیدا
خوشا سالے خوشا ماہے خوشا روزے خوشا وقتے | کہ در روئے شد حبیبِ شافعِ روزِ جزا پیدا
خوشا بختے کہ بہر ما اسیرِ لجۂ غم شد | چو خضرے رہنما وہمچو نوحے نا خدا پیدا
زمن از قدر و اوجِ پاکِ آنحضرت چہ می پرسی؟ | نہ مثلش در زمیں پیدا نہ مثلش در سما پیدا
بدہ مژدہ ہمہ آوارہ گانِ دشتِ غربت را | کہ شد ہادیٔ کل، شمعِ سُبل، غوث الوریٰ پیدا

سکونِ خاطر اُرہ جوئی فزوں آشفتگی ہا کن
کہ آید بہر درمانِ توای دل دردہا پیدا

مرا کے ادعائے وصفِ اُو محمودؔ می شاید
بروں از فہم باشد ذاتِ وی در اولیا پیدا

(ابو الفضل سید محمود بی اے یل یل بی عثمانیہ)

۳
اگر آں ترکِ بغدادی بر دازدستِ ایماں را
فدایش من کنم اینک خداوند ا دل و جاں را

بیادت محو اہلِ کعبہ و بیت الصنم ہر دو
مطیعِ خویشتن کردی تو ہندو و مسلماں را

تو دایم می روی بر آسمان پاک اے سرور
خدا را تو بگو احوالِ من سلطانِ خوباں را

جمالِ آفتابِ تو درونِ سنگ اگر افتد
کند پر نور مانند قمر لعلِ بدخشاں را

تو ابرِ رحمتی دائم بکن رحمت بکشتِ دل
بجائے دانہ دُردہ گوہرِ مقصودِ دہقاں را

رقیباں شور کردند و ندا بر آسماں رفتہ
بخانہ یارِ ما آمد مبارک باد مایاں را

مرا اے صحوؔ گو چیزے چہ باشد رفر در پردہ
کہ ہستم محو حیرت ہا شرف دادہ چہ انساں را

(حضرت مولانا آغا محمد داؤد صاحب نقشبندیؒ۔ از دیوان صحوؔ)

۴
اے نورِ چشمِ مجتبیٰؑ آرامِ جانِ مرتضیٰ
چشم و چراغِ مصطفیٰ مقبول و محبوبِ خدا

اے سیدِ نیکو شیم اے سرورِ عالی ہمم
عزِّ عرب فخرِ عجم شاہنشہِ مجد و علا

اے سرورِ گردوں جناب درلطفِ معنیٔ انتخاب
درحسن و خوبی لاجواب مہر سپہرِ اصطفیٰ

اے مرشدِ روشن ضمیر اے ہادیٔ برنا و پیر
اے غوثِ اعظم دستگیر دستِ کرم سُویم کشا

اے گوہرِ گنجِ گراں اے واقفِ رازِ نہاں
اے چارۂ بے چارہ گاں لطف و کرم برمن نما

تفسیدہ از سوزِ جگر افگندہ در دامن شرر
از چشمِ رحمت یک نظر اے شاہِ دیں کہف الوریٰ

اے رہنمائے انس و جاں اے پیشوائے قدسیاں
اے بلبلِ باغِ جناں اے سروِ بستانِ صفا

آغشتہ اندر خاک و خوں آوارۂ دشتِ جنوں

ایں حسرتِ خستہ دروں از درگہِ والا جُدا

(حضرت مولانا محمد عبد القدیر صاحب صدیقی حسرتؔ ۔ از زمزمۂ محبت)

دستگیرم کیست اندر دو سرا ۔۔۔ غیرِ تو یا حضرتِ غوث الوریٰ ۵

حق تعالےٰ را توئی محبوبِ خاص ۔۔۔ محیِ دین و شرعِ احمدؐ مصطفیٰ

پیروِ شاہِ رسالت بودہ ۔۔۔ جملہ اقطابِ جہاں را پیشوا

تا مشرف گشتی از پائے رسولؐ ۔۔۔ زیرِ پایت سر نہادہ اولیا

فخر آں گردن کہ زیرِ پائے تست ۔۔۔ عز آں قامت کہ شد پیشت دوتا

تا ز نقشِ پائے تو مُہرے نشد ۔۔۔ کے شود محبوب و قطب و اولیا

عاصیم از شومئ نفسِ شقی ۔۔۔ دستگیرم شو برائے مصطفیٰ

اے من و جانم فدا ئے راہِ تو

یک نظر از تو بُود مارا کفیٰ

(مولوی محمد معروف شاہ صاحب قادری فداؔ ۔ از گلزارِ معرفت)
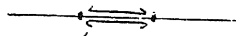
اے خوشا وقت کہ پویم بہ ہوائے محبوب ۔۔۔ بکشم سُرمہ ز خاکِ کفِ پائے محبوب

پردہ ام فاش نباشد سرِ محشر چہ عجب ۔۔۔ ورد و ابدال شد از دستِ عطائے محبوب

چشمِ حق دید بہ معراج سرِ عرش بریں ۔۔۔ دوشِ محبوب بزیرِ کفِ پائے محبوب

زاں سبب مژدۂ ھذا قدمی گوش کناں ۔۔۔ اولیا گفت رضینا برضائے محبوب

سر نباشد کہ نباشد بہ درش محوِ سجود ۔۔۔ دل نباشد کہ نباشد بہ ہوائے محبوب

بگذر از قصۂ حورانِ جناں اے واعظ ۔۔۔ گوش کن گوش ز ما حرفِ ثنائے محبوب

جان تازہ بہ تنِ مردۂ صد سالہ دہد ۔۔۔ گر بجنبد لبِ اعجاز نمائے محبوب

نفسِ سرد کہ از سینہ بروں می آید ۔۔۔ ہست در راہِ فنا بانگِ درائے محبوب

ثاقبؔ از ہوش و خرد اینقدرم ہست خبر

آمد و بُرد بہ بغداد ہوائے محبوب

(جناب نجم الدین صاحب ثاقب بدایونی المخاطب بہ امام الکلام و پہلوان سخن)

راہ گم کردہ ام اے غوث معظم دریاب | غرقِ بحرِ غمم اے قطبِ مکرم دریاب
ایکہ باشند غلامانِ تو اقطابِ جہاں | حاضرم پیشِ تو با دیدۂ پُرنم دریاب
مستفید از توچہ او تاد چہ افراد تمام | عالمے از تو شرف یافت مراہم دریاب
سینہ ام چاک ز ہجرت شد و جانم غمناک | نیست جز خاکِ درِ پاکِ تو مرہم دریاب

شاہِ شاہانی و ایں خستہ فقیرِ درِ تست
غیرِ تو نیست مرا مونس و ہمدم دریاب

(مولانا شاہ عبد القادر صاحب قادری بدایونی۔ از مدحتِ جنابِ سید الافراد و اکرم الاقطاب)

محیِ دیں جائے پناہِ مابس است | در دو عالم قبلہ گاہِ مابس است
نیست مارا بر کسے امید و ناز | درگہش امید گاہِ مابس است
بدر و خورشید نہ عالم را ضیا | نورِ رُویش شمس و ماہِ مابس است
مازکس ہرگز نمیخواہیم جاہ | فضل و مہرش عز و جاہِ مابس است
ما نمیدانیم حکام و ملوک | سیدِ ما بادشاہِ مابس است
مرد ماں بردشمناں لشکر کشند | فضل و امدادش سپاہِ مابس است
مجرماں بس نالہ زاری می کنند | پیشِ اکرامش یک آہِ مابس است
خلق بر لا تقنطوا دارد نظر | بر اناہا چیند نگاہِ مابس است
از بحورِ فیض و افعل ما تشاء | شستن رفتِ سیاہِ مابس است

کوثر و زمزم چہ سازی اے ظہور
جوششِ افضالش میاہِ مابس است

(مولوی شاہ ظہور حسین صاحب ظہور بٹالوی مرحوم)

۹
از شرابِ غوث الاعظم گلشن و گلزار مست
شاخ مست و میوہ مست و برگ مست و بار مست

از شرابِ شاہِ جیلاں طالبِ دیدار مست
سُرمہ مست و چشم مست و نرگسِ بیمار مست

روسوئے بغداد تا بینی در و دیوار مست
شہر مست و خانہ مست و کوچہ و بازار مست

بر لباسِ شاہِ جیلانی ببیں مستی تمام
جامہ مست و خرقہ مست و جبّہ و دستار مست

مرحبا محبوبِ سُبحانی ز سر تا پائے اوست
زلف مست و خال مست و طرّۂ طرار مست

بزمِ وجدِ قطبِ ربّانی تماشا کردنی ست
عود مست و چنگ مست و نغمہ مست و تار مست

از شمیمِ طرّۂ عنبر سائے شاہِ دستگیر
عطر مست و مشک مست و نافۂ تاتار مست

یافتہ تلقین از و تسبیح و تہلیلِ خدا
بلبل اندر باغ مست و کبک در کہسار مست

ایں غزل گفتی تو فضلِ دیں بمدحِ پیرِ خویش
حرف مست و لفظ مست و کلکِ گوہر بار مست

(جناب ملک فضل الدین صاحب گگی زئی۔ از بہارِ یثرب)

۱۰
بیا ساقی کہ چشمم خوں فشان است
بدہ جامے کہ جامِ ارغوان است

بیا ساقی کہ دستم رفت از کار
بدہ جامے کہ پایم ناتوان است

بیا ساقی کہ تابم در تگ و تاز
بدہ جامے کہ صبرم بے عنان است

بیا ساقی کہ ہوشم ہدیۂ تست
بدہ جامے کہ جانم ارمغان است

بیا ساقی کہ روحم در کشاکش
بدہ جامے کہ عمرم رائیگان است

بیا ساقی کہ فکرم در خرابات
بدہ جامے کہ ذکرم بر دُکان است

بیا ساقی کہ شوقم رہنِ کویت
بدہ جامے کہ ذوقم کاروان است

بیا ساقی کہ ورد دم شد دوایم
بدہ جامے کہ سُودم در زیان است

بیا ساقی کہ کامم نامرادی
بدہ جامے کہ نامم بے نشان است

بیا ساقی کہ آہم بر فلک شد
بدہ جامے کہ گوشم بر فغان است

بیا ساقی کہ زخمم گشت ناسور
بدہ جامے کہ قلبم لالہ سان است

نہ مے آں میکہ خواہند آشکارا — نہ مے آں مے کہ در خمہا نہان است
نہ مے آں میکہ در میناست سرجوش — نہ مے آں مے کہ شغلِ این و آن است
نہ مے آں میکہ باشد پرتگالی — نہ مے آں مے کہ در ہندوستان است
نہ مے آں میکہ می آید ز لندن — نہ مے آں مے کہ از زابلستان است
نہ مے آں میکہ زیبد جشنِ جم را — نہ مے آں مے کہ در بزمِ کیان است
نہ مے آں میکہ می ریزد در انگور — نہ مے آں مے کہ رُوحِ زعفران است
نہ مے آں میکہ دولت گویدش خلق — نہ مے آں مے کہ افلاسش نشان است
نہ مے آں میکہ خوانندش جوانی — نہ مے آں مے کہ در چشمِ بُتان است
نہ مے آں میکہ جوشد در سرِ شیخ — نہ مے آں مے کہ زعمِ واعظان است
نہ مے آں میکہ نامش آتشِ تر — نہ مے آں مے کہ برقِ جسم و جان است
بدہ جامے کہ در مستیش بینم — ہماں رازیکہ از عالم نہان است
بدہ جامے کہ از روزِ نخستین — ہوایش در مشامِ عاشقان است
بدہ جامے کہ اندر رنگ و بویش — نہاں طرحِ جمالِ گلرخان است
بدہ جامے کہ در ہر قطرۂ او — ہم خونِ اَنَا الحق گو روان است
بدہ جامے ز صہبائے اَلَستم — کہ ذوقش از ازل در کامِ جان است
بدہ جامِ ولائے غوثِ اعظم رض — کہ نامش میکشان را حرزِ جان است
بدہ جامے کہ خوانم ہمچو جامی — ہماں مطلع کہ رُوحِ عاشقان است

مطلعِ ثانی

۱۱ مُریدِ غوث ہر پیرِ مغان است — کہ دورش دورِ بزمِ کن فکان است
بدل یادو دلم در یادِ او مست — فغان اندر نے و نے در فغان است
مکانِ اوست در چشم و دلِ من — تجلّی زارِ امکانم مکان است
ز سیرِ عالمِ برزخ چہ پُرسی — تنم در ہند و در بغداد جان است

به بزم باده مستانش بیا بیں | که جام جم سفال رائگان است
به گلزار فنایش کن تماشا | که جوئے بادۂ عرفاں رواں است
بیا در منزل بغداد بنگر | متاع عیش وقف کارواں است
بود سیر بقا اندر فنایش | فنایش را بقائے جاوداں است
چو در میخانۂ وحدت به بینی | مقام او فراز عرشیاں است
چو خود را از تعین وارہانی | به بینی مسندش بر لامکاں است
ز روئے فقر فقری خلعت او | گلیمش مسند شاہنشہاں است
فلک یک نقطه باشد از محیطش | محیط نقطه اشس دور جہاں است
رقاب اولیا زیر قدومش | بفرمان ولایت ایں نشاں است
چه می پرسی ز اوج آستانش | پئے بام حقیقت نردباں است
شریعت را امام آمد مسلّم | که توفیقش روان انس و جاں است
دُرِ یکتا ست بحر معرفت را | که گوئی قیمتش کون و مکاں است
سلیمان ولایت گویدش خلق | که بر آب و ہوا حکمش رواں است
نگینش در شب معراج بر دوش | ز پائے خاتم پیغمبراں است
ز روئے پرضیائے ماہ بغداد | منور محفل کون و مکاں است
حدیثے سر مکن از ماہ شوال | که در شعبان عید عاشقاں است
نه آں عیدے که باشد عید شوال | نه آں عیدے که عید زاہداں است
نه آں عیدے که باشد عید افطار | نه آں عیدے که حج مومناں است
نه آں عیدے که عید شیر و خرما | نه آں عیدے که قربانیش جاں است
ہمیں عید است عید می پرستاں | که جشن آمد پیر مغاں است
ہمیں عید است عید پاکبازاں | که عید مولد جان جہاں است
ہماں پیر مغاں است به یزداں | که مست بادہ اشس پیر و جواں است
ہماں جان جہان است ایں که جاہا | بخاک نقش پایش ارمغاں است

بیا ساقی کہ از فیض قدومش / بہار تازہ اندر گلستان است
بیا مطرب بہ جشن مولد او / کہ طوطی خوش الحان نغمہ خوان است
بیا بلبل غزل سر کن ز ثاقب / کہ در گلزار مدحت گلفشان است

مطلع ثالث

۱۲
سر من بر فراز آسمان است / کہ شوقم سجدہ ریز آستان است
نہان ما کہ بر تست آشکارا / عیان تو کہ از عالم نہان است
اغثنی یا غیاث المستغیثین / کہ دامانم تہ سنگ گران است
بدہ دستم کہ اندر منزل شوق / عصایم خفت و پایم ناتوان است
ز پا افتادہ ام للہ دستے / کہ دستت دستگیر بیکسان است
زہے دستے کہ در مشکل کشائی / از و شان ید اللّٰہی عیان است
زہے دستے کہ گاہ بذل و ایثار / ز ابر رحمت حق توامان است
کجائی ساقی میخانۂ عشق / کہ در یادت دلم گرم فغان است
بہ ہجرت اے بہار ہشت جنت / ز چشم چشمۂ کوثر روان است
چناں تنگ آمدم از سوز فرقت / سرم بر دوش و جاں در تن گران است
بجسم ناتوانم رخت ہستی / برنگ تار و پود طیلسان است
بحلقم جرعۂ زاں مئے فرو ریز / کہ بویش تازگی بخش روان است
دلم از نور آں بادہ برافروز / کہ از پیر مغانت ارمغان است
بہ کیفش سر کنم حرف دعائے / بہ آئینے کہ فرض مدح خوان است
کرم فرما بحال زار ثاقب / کہ او سرتاج خیل عاصیان است
چساں در منزل شوقت نہد گام / کہ پائے نفس و شیطاں درمیان است
چساں بیند رخ عین الیقین را / بہ چشمش پردۂ وہم و گمان است
دلش دہ کنز اسرار معانی / عیانش کن کہ از چشمش نہان است

رسانش در حریم غوث اعظم — توانش ده که پایش ناتوان است
ز دور گردش دوران نگهدار — الٰہی در جہت دار الامان است
الٰہی از پئے محبوب سبحاں — که جیلاں مولد و مخدع مکان است
رہائی ده ز دست فکر دنیا — گران بندے بپائے ناتوان است

ز طول داستاں ثاقب حذر کن
که بر طبع سخن سنجاں گران است

(جناب نجم الدین صاحب ثاقب قادری بدایونی المخاطب به امام الکلام پہلوان سخن)

حیات طیبه

۱۳

شه ما شاه شاہاں غوث اعظم شاه جیلاں است — بنور حق مجسم مہر رخشاں ماه تاباں است
قلم در سجده سر از عجز دارد وقت مدح تو — که اوصاف تو بیروں از قیاس و وہم و امکان است
تو شمع بزم محبوبان حق بے مثل ذات تو — قبائے بے مثالی بر قدت زیبا و شایاں است
ہمیشه ذات تو مستغرق دریائے توحید است — وجودت مظہر جلوه تجلیات یزداں است
کرا طاقت ز خوبیہائے تو حرفے بلب آرد — کرا یارائے وصف حضرت محبوب سبحان است
حقیقت را طریقت را مه و مہر درخشان است — بعرفاں ابر نیساں و بشرع گوہر کان است
دم احیاء دیں در دست و لب دارد ز فضل حق — محی الدیں برائے دین حق بخشنده جان است
ہمه شیخ اند او شیخ الشیوخ و شیخ آفاق است — ہمه پیر اند او در جمله عالم پیر پیران است
ہمه قطب اند او قطب الوجود و قطب الاقطاب است — ہمه غوث اند او بس غوث اعظم غوث غوثاں است
بمیدان فضیلت گوئے سبقت بر شیوخش برد — که شیخ بوسعید از دست وے ہم خرقه پوشان است
بصحن مدرسه اش اولیا جاروب کش بودند — بباب مدرسه اقطاب ہا را کار دربان است
به پیش استرش ابدال بودند غاشیه بردار — کمربسته ہمه اوتاد و قیش زیر فرمان است
جبیں بر عتبه اعلائے او سودند و بوسیدند — شیوخ وقت کاں شیخ الشیوخ و شیخ دوران است
قیاس از دیگراں ہرگز نباید کرد مر او را — که در مخدع مقام او بطور خاص خاصان است

ضیاء شمس او بر آسمان قرب حق دائم بانوار فیوض ظاہر و باطن درخشان است
شرف بر شیرہا دارد سگ درگاہ پاک او غلام آستانش تاج بخش شاہ شاہان است
ز مغرب بہر فریاد مریداں میرسد در شرق بہر جا چوں سما دست عنایت بر مریدان است
در فیض او مفتوح دائم اہل حاجت را ہمیشہ درگہش ملجا و ماوائے غریبان است
منم تشنہ دہاں او بہر ما دریائے عمان است منم مور ضعیف و او برائے ما سلیمان است
براہ حق عجب راہ درش را ہے نمی یابم بنام او فدا گشتن مرا تکمیل ایمان است
بشارات ظہورش در زمان خواجہ حسن بصری بوقت شب کہ آں شب را ہویدا ماہ رمضان است
ظہور ماہتاب حضرت حق شد دریں عالم کہ تا روز قیامت لمعۂ نور درخشان است
ننوشید از پئے تعظیم رمضاں جرعۂ شیرے بجز اوقات شبہا کاندریں بس عقل حیران است
زہے احوال طفلی فائق از احوال پیران است ملایک اصفحوا در راہ او ہر وقت گویان است
الٰہی یا مبارک آیدش از ہاتف غیبی پئے سمع صدائے ایں چنیں آں گوش شایان است
بصدق قول و صدق قلب از طفلی چو شد پابند نفاق و کذب پیشش ز ابتدا از حد پشیمان است
بہجدہ سالگی چوں شوق تحصیل علومش شد ببغداد عزم فرمودہ ہمیں منشاء یزدان است
ز عزم خود بہ مادر عرض کرد و ہم اجازت خواست بگفتہ مادرش نور نظر ایں کار نیکان است
اجازت داد مادر گفت اے فرزند خدا حافظ ولیکن راست گو باشی کہ ایں از جزو ایمان است
چہل دینار زر زیر بغل در دلق دوزیدہ مرخص کرد و می فرمود مادر بر تو قربان است
پئے آں کارواں کردہ رو بغداد بد آنگاہ جناب پاک او ہم ہمرہ آں کاروانان است
شنو از ماجرائے راہ قطاع الطریقے چند بغارت قافلہ بردند ہر یک زاں پریشان است
یکے غارتگرے پرسید زد تو چیست اے درویش بفرمودہ چہل دینار زر در دلق پنہان است
مزاح دانست و رفت و دیگرش ہم ہمچناں پرسید ہموں ارشاد فرمودند جواب ہر دو یکسان است
برفتند ماجرا گفتند با سر خیل خود دزداں بگفتہ پیششم آرید بینم او چہ گویان است
عرض پیشش برفت و ہمچنیں ارشاد می فرمود بفرمودہ چاک دلقش یافتند دینار دوزان است
بپرسیدند با دزداں چرا تو راست فرمودی بگفت از مادرم بر راست گوئی عہد و پیمان است

اثر شد بر ہمہ دزداں و بر سر خیل آں دزداں
با آہ و نالہ و شور و فغاں آں جملہ گریان است

بہ پیشش سر نہادہ با خلوصِ دل ہمہ دزداں
کسے نالاں کسے گریاں کسے زار و پریشان است

کہ مایاں با خدا عہدِ یکہ در روز ازل بستم
شکستیم و بروں اعمالِ ما از عہد و پیمان است

مگر ایں نوجواں ابن علیؓ آلِ رسولؐ اللہ
بایں خوف و خطر بر عہد ما در چوں نگہبان است

ہدایت یافت و بیعت کرد او با جملہ دزدانہا
خوشا بخت سیہ بختاں مرید شاہ جیلان است

چہ گویم آں شہِ جیلاں کرامت کرد با دزداں
کہ بس در یک سخن گفتن ہدایت بخشِ دزدان است

بہ بزم رہنمائی صدرِ جملہ رہنمایان است
پئے کفر و ضلالت ہمتش با تیغ بران است

بہ بغداد آمد و مصروف علم دین شد چنداں
کہ تحصیلش حدیث و فقہ ہم تفسیر قرآن است

ادب آموخت تجوید قرأت خواند شد کامل
بعلم و فضل خود در عصرِ خود ممتاز دوران است

ازاں پس مدرسہ قائم نمودہ از پئے طلبا
ز ہر سو طالب العلم اندراں تعلیم پایان است

کسے کو داخل شاگردیش شد فضل حق برد
کہ شیخ وقت شد استادِ جملہ اوستادان است

بصبح و شام تفسیر و حدیث و فقہ آموزید
بوقتِ ظہر درس ہفت قرأتہائے قرآن است

زفضلِ حق چناں دریائے فیضِ علم شد جاری
کہ در بغداد و اطرافش رواں فیض بستان است

ز قرب و بعد منزلہا ہمی آیند استفتاء
ہمیں کہ پیش می آیند جوابش ہم ہماں آن است

سی و سہ سال در تدریس و در فتویٰ نویسی شد
کہ تلمیذاں ہزاراں و فتاوی ہم ہزاران است

زبانِ فارسی ہم گفت زیں او ذو البیانین است
ز تصنیفش یکے در فارسی مشہور دیوان است

ز تصنیفش فتوح الغیب و وعظش فتح ربانی
کتاب غنیہ بہر طالبانِ با خدایان است

بہر ہفتہ سہ مجلس وعظ تا سالِ چہل فرمود
بہر مجلس حضور خلق تا ہفتاد ہزاران است

بہر مجلس نقولِ وعظ کردی چار صد عالم
بہر مجلس بجذب و شوق دلہا بیقراران است

بہ نزد و دور یکساں آمدی آواز در مجلس
کرامت بود ایں ورنہ چگونہ ایں دو یکسان است

یہود و ہم نصاریٰ پنج ہزار اسلام آوردند
ز اہلِ فسق و بدعت تائباں ہم بے شماران است

چہل سال از وضوئے شب ادا کردے نماز صبح
بہر شب ایستادہ قرأتش یک ختمِ قرآن است

ریاضت بست و پنج سالش بماند در دشت و صحرا
کہ منقادش وحوش و ہم سباع ہائے بیابان است

زحکم رب چو ارشاد قدم فرمود در مجلس — جمیع اولیاء الله بر آن گردن نهادان است
کسے می گفت اقدام شریفش بل علی راسی — کسے میگفت اقدامش برابر هردو چشمان است
تو آنی فیض تو در هر زمانه جاری و ساری — ز فیضت فیض یابان صاحب جمله طریقان است
بیان خلق تو بیرون ز احصاء و ز امکان است — که اخلاق محمد جملگی در تو نمایان است
ضعیفان و جوانان را بتعظیم و تواضع داشت — شفقت زائد از اولاد بر احوال طفلان است
لباس عالمانه در بر و یک چادرے بر سر — سوار اشتر و چون شیخ بیهقی رض همرکابان است
میانه قد بدن لاغر بظاهر بود تخلیقش — گر از طاقت روحی ملک سر در گریبان است
ملاحت مثل پیغمبر بگندم رنگ او ظاهر — هلال ابروش پیوسته رشک خوبرویان است
طویل اللحیه هر تار ریشش شعاع مهر رخشنده — کشاده سینه اش گنجینهٔ اسرار عرفان است
دهانش غنچه لب مرجان همه یاقوت رمانی — در شهوار دندان و زبان لعل بدخشان است
بخوبی و ملاحت آبرو بخش حسینان است — ز وصف خویش این بس که او محبوب سبحان است
کراماتش برون از ظن و از اوهام انسانی است — تواتر از روایتهائے جمله نامداران است
بیک روزے برفت هفتاد جا در دعوت افطار — بدولت خانه اش افطار هم با روزه داران است
تو اعجاز مسیحائی نمائی از کرامتها — که مطرب از لحد پیش تو استاده غزلخوان است
بمادرزاد نابینا جذام و برص و فالج را — صحت بخشی که فرزند ابوطالب ازین شادان است
ز لطف فیض تو یک دزد پیشه قطبیت یابد — ز خواب احتلام خادمت تبدیل عصیان است
عقاب آمد بپرواز و با بال و پر آمد مرغ — ز تو این استخوان را روح و درمان کوفته جان است
درخت خشک از آب وضویت تازه و سرسبز — هم آن اشتر که ره گم کرده از تو راه یابان است
به شیخ بومظفر نقص جان و مال تقدیرش — مبدل از دعائے خیر تو با خواب و نسیان است
زن مایوس را از لطف بخشی یازده فرزند — شهاب الدین شیخ وقت هم از لطف فیضان است
مدد با شیخ صدقه مغفرت با شیخ صنعا کرد — ز نعل پاک خویش نجات از دست دزدان است
شب معراج غزالی سخن ها کرد با موسی — جنابش زیر اقدامش نبی با هر دو دوشان است
بعرض پیرزن شد جوش چون دریائے رحمت را — برآمد از ته دریا عروس و جمله سامان است

مرید درگہت را خوف در دنیا و عقبیٰ نیست
مریدی لاتخف ارشادِ تو بہرِ ما مریدان است

مرید درگہت تا حشر جز بر توبہ نمی میرد
ترا ہفتاد بار از حق تعالیٰ عہد و پیمان است

مریدانت سر و کارے ز نیک و بد نمی دارند
انا جیدٌ تو فرمودی برایں ارشاد ایمان است

برائے دینِ ما ایمانِ ما تو دین و ایمان است
برائے جانِ ما جانانِ ما تو جانِ جانان است

درت مستغنیم فرمود از در گردی در یا
مرا خاکِ درت بس توتیائے بہرِ چشمان است

ہمیشہ مرغِ تو بانگے دہد اسپِ تو در میدان
برہنہ تیغِ تو از بہرِ اعدائے غلامان است

ز عرضِ حالِ ما حاجت ندار و مشکلہ بکشا
کہ پیشِ تو ہمیشہ غیب و حاضر ہر دو یکساں است

نظر بر حالِ زارِ ما بیفگن یا محی الدین
کہ بر ما دام افگن ہر زماں ابلیس و شیطان است

بنامِ تو زیم میرم پناہِ پاکِ تو حضرت
بروزِ حشر ہم گویم شفیعم غوثِ سبحان است

بوقتِ نزع روئے پاکِ تو پیشِ نظر باشد
بگرداں خاتمہ بر دینِ جدِّ خویش ارمان است

ز چشمِ رحم بنگر حالِ درویشِ حزیں را
بفرما لاتخف درویشِ تو باشاہِ جیلان است

(مولوی سید شاہ درویش محی الدین صاحب قادری درویش ۔ از نظمِ محبوب یا تحفۂ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ)

۱۴

ز سپہرِ ہست بلند تر بخدا علوئے مقامِ غوثؓ
بشود چو عاشقِ بے ریا دلِ من تصدقِ نامِ غوثؓ

بخدائے جل جلالہٗ نتواں نمود ثنائے او
کہ ز کشفِ غیر فزوں بود بمقامِ رتبہ منامِ غوثؓ

بیقین شمار حدیثِ او کہ بود چو امرِ جلیلِ رب
تو ہیچگاہ جدا مداں ز کلامِ حق بہ کلامِ غوثؓ

بحجابِ ساقیِ لم یزل روی از خود و دگرے شوی
بچشی اگر ز رسوخِ دل رمقے ز رشحۂ جامِ غوثؓ

نہ غرورِ تاجِ شہی بسر نہ سرورِ نشۂ کر و فر
بمن افتخار بس ایں قدر کہ بخواندہ اند غلامِ غوثؓ

(مختار الملک عظیم الدولہ نواب غلام محمد غوث خاں والیِ کرناٹک ۔ از بہارستانِ اعظم سنہ [illegible])

۱۵

فدا بنامِ تو ہم جان و ہم جگر یا غوثؓ
دگر چہ عرض کنم قصہ مختصر یا غوثؓ

بہ کانِ عظمت و شاں لعل بے بہا ہستی | بہ بحرِ عزّ و کرامت تو ئی گہر یا غوث رض
فتادہ ام بدرت با ہزار عجز و نیاز | بحالِ زارِ من خستہ یک نظر یا غوث رض
غریب و بیکس و بیچارہ و سیہ بختم | بیک نگاہِ ترحّم بمن نگر یا غوث رض

غلامِ تست ز روزِ ازل چو شوق اورا
مراں ز درگہِ خود بردرِ دگر یا غوث رض

(جناب غلام محمد صاحب شوق قادری ابو العلائی)

---

۱۶ بجز درِ تو ندارم درِ دگر یا غوث رض | بحالِ زارِ من خستہ یک نظر یا غوث رض
دلم ز حالِ جہاں ہست بے خبر یا غوث رض | کہ ہست وردِ زباں شام و ہر سحر یا غوث رض
ز نورِ فیضِ تو شد جانِ عاشقاں روشن | فدائے خاکِ قدومت دل و جگر یا غوث رض
بغیر نامِ تو حسنِ عمل ندارم ہیچ | بنزدِ خویش بہ زادِ رہِ سفر یا غوث رض
ز فیضِ بخششِ تو مشکلم شود ہمہ حل | کنی بحالِ غریبم اگر نظر یا غوث رض
بکن مدد کہ سلامت بماند ایمانم | کہ ہست نفسِ شقی در پئے ضرر یا غوث رض

بہ بخش جرمِ معلّٰی گدائے درگہِ تو
طفیلِ شاہِ رُسل سیّد البشر یا غوث رض

(مولوی حاجی محمد مظفر الدین صدیقی معلّٰی حیدرآبادی — از ریاضِ معلّٰی حصہ دوم)

---

۱۷ دارم بدل ہوس کہ چو بینم لقائے غوث رض | جاں را چو اشکِ خویش فشانم بپائے غوث رض
معشوق و عاشقند غزل خوانِ عشقِ او | آید بگوش از گل و بلبل ثنائے غوث رض
شاہاں بجائے تاج بسر می نہند و من | در دیدہ ہمچو سرمہ کشم خاکپائے غوث رض
باشد بقائے خضر ز آبِ بقا اگر | مارا بقاست ز آبِ رخِ جانفزائے غوث رض
چوں تارِ عود و چنگ دریں محفلِ طرب | سازِ دلم نفس نزند جز نوائے غوث رض
باشد اگر ہزار زباں در دہن مرا | کردن ز صد یکے نتوانم ثنائے غوث رض

ہر چند اے کریم بود نامہ ام سیاہ زاں پس کرم بساز سفیدا ز برائے غوث
باشد وسیلہ ہائے فراواں بہر کسے
مارا وسیلہ نیست بجز در سوئے غوث

(نواب معز الدولہ بہادر کرناٹک ۔ از دیوان معز)

۱۸

الغیاث اے غوث اعظم الغیاث — الغیاث اے قطب اکرم الغیاث
سینہ چاک از خنجر غم گشتہ ام — نیست جز لطف تو مرہم الغیاث
داد قدرت قادر مطلق ترا — کن مرا ہم شاد و خرم الغیاث
از شرور نفس و شیطان رجیم — بر در تو داد خواہم الغیاث
تکیہ ام بر فضل تو از غیر تو — ہر دو چشم خویش بستم الغیاث
نیست پروایم ز شیران جہاں — من سگ کوئے تو ہستم الغیاث
من فقیرم دستگیر من توئی
از عنایت گیر دستم الغیاث

(مولوی شاہ عبد القادر صاحب قادری بدایونی نقیر علیہ الرحمۃ)

۱۹

الغیاث

الغیاث اے شاہ جیلاں الغیاث — الغیاث ای قطب ذی شاں الغیاث
ای سرور خاطر خیر النساء — وی علی را راحت جاں الغیاث
درد مندم خستہ حالم بے دلم — دستگیر درد منداں الغیاث
خاطرے دارم پر از سوز دروں — اے طبیب درد پنہاں الغیاث
دو جہاں شد تابع فرمان تو — وارث ملک سلیماں الغیاث

بے سروسامانیم از حد گذشت — الغیاث اے میرِ سامان الغیاث
از نگاہت خاک گردد کیمیا — یک نظر بر خاکساران الغیاث
اے کریم ابن کریم ابن کریم — اے جواد و شاہِ شاہان الغیاث
جملہ عالم از درِ تو فیضیاب — جملہ بر خوانِ تو مہمان الغیاث
کس ندیدہ مثلِ تو اندر جہاں — در سخا و فیض و احسان الغیاث
ہمچو حاتم صد ہزاراں روز و شب — از نوالت زلّہ خواران الغیاث
تا بکے ایں روز و شب اندر فراق — تا بکے ایں شامِ ہجران الغیاث
تا بکے ایں آہ و افغاں بر لبم — تا بکے ایں چشم گریان الغیاث
تا بکے ایں حالتِ افسردگی — تا بکے ایں سینہ بریان الغیاث
تا بکے ایں سوزشے اندر جگر — تا بکے ایں دردِ پنہان الغیاث
تا بکے ایں قصۂ درد و الم — تا بکے حالِ پریشان الغیاث
سیرگاہِ تو بُوَد مخدع دلے — سوئے ما ہم شو خرامان الغیاث
از قدومت کن دلِ ویران را — رشکِ باغ و گلستان الغیاث
قلبِ من از نورِ خود پُر نور کن — اے فروغِ نورِ ایمان الغیاث
ہمچو شبنم گریہ ام اندر فراق — الغیاث اے مہرِ رخشان الغیاث
از تجلّیِ رُخِ زیبائے تو — سازِ چشمم چشمۂ عرفان الغیاث
از تو گشتہ تازہ و تر نخلِ دیں — اے بہارِ باغِ ایمان الغیاث
قلبِ من بے تست چوں خالی صدف — الغیاث اے ابرِ نیسان الغیاث
گر رُخت بینم شود صبحِ وطن — بہرِ شامِ ما غریبان الغیاث
مجمعِ بحرین باشد ذاتِ تو — عاشق و معشوقِ یزدان الغیاث
حاصلے باشد ترا از فضلِ حق — با خدایت عہد و پیمان الغیاث
من نخواہم از دو عالم ہیچ شئے — خود ترا من از تو خواہان الغیاث

در نگاہم جز نگاہِ فیض تو | دردِ دل را نیست درماں الغیاث
عرض حاجت بر درت در کار نیست | واقف اسرارِ پنہاں الغیاث

آمدہ محمود بر درگاہِ تو
با ہزاراں شوق و ارماں الغیاث

(ابو الفضل سید محمود قادری بی اے ایل ایل بی)

۲۰

بر درت یا غوث اعظم آمد از شاہاں خراج | بر سر اہل ولایت خاک پایت ہست تاج
بندگانِ کوئے تو باشند شاہانِ جہاں | می سزد گر بندہ ات را بر فلک باشد مزاج
اولیاء حق سر خود ہا بپایت می نہند | منکرِ نافہم ناحق میکند با حق لجاج
نامِ والا بہر دفعِ دشمناں کافی بود | نیست خدام ترا با فوج و لشکر احتیاج
یافت دینِ احمدی از ذاتِ اقدس زندگی | شد ز دستِ طاہرت شرعِ مطہر را رواج
دارُوے بیماریٔ ہجر تو کے داند طبیب | ہست خاکِ پائے تو دردِ دلِ ما را علاج
از خیالِ روئے تابانت منور شد دلم | در شب تیرہ ندارم حاجتِ بدر و سراج
می سزد گر پا زنم بر تاج و تختِ دنیوی | یافت در دیوانِ تو چوں نامِ احقر اندراج

دار ثابت بر صراطِ مستوی پائے فقیر
حفظ فرما بندۂ درگاہ را از اعوجاج

(مولانا شاہ عبدالقادر صاحب قادری بدایونی علیہ الرحمۃ از مدحت جناب سید الافراد واکمل الاقطاب)

۲۱

شدم چو غوثِ جہاں را ز صدقِ دل مداح | بود بہر دو جہانم نصیب خیر و فلاح
تو واقفی ز منِ و حالِ زارِ من یا غوث | بحضرتِ تو مرا نیست حاجتِ ایضاح
تصورِ رخِ پاکِ تو نورِ ایمان است | پئے کشودِ مہمات نامِ تو مفتاح
بیک نگاہِ تو کفار اولیا گشتند | بفضلِ خویش مرا نیز کن ز اہلِ صلاح

عبث بہ پیش سلاطیں چرا کند یا غوثؓ
فقیر درگہِ پاکِ تو منّت و الحاح
(مولانا شاہ عبد القادر قادری بدایونی علیہ الرحمہ از مدحت جناب سید الافراد و اکمل الاقطاب)

۲۲
نمائی گر مرا یا غوثؓ از لطف و عنایت رُخ — شوم پُر نور از عرفاں و گرداند غوایت رُخ
سراپا مظہرِ نورِ جنابِ احمدی یا غوثؓ — جبیں آئینہ عرفاں مہتابِ ہدایت رُخ
تمامی اولیاءِ دہر را سرور توئی شاہا — نہادہ زیرِ پایت جملہ اہلِ ولایت رُخ
بُود دستِ تو از رایاتِ ایماں رایتِ عمدہ — ہم از آیاتِ انوارِ الٰہی عمدہ آیت رُخ
شود حاصل ہر سرداریٔ دنیا و دیں یا غوثؓ — نہم روزے کہ از تائیدِ غیبی زیرِ پایت رُخ
زہے دولت اگر قرباں کند از من خدائے من — برایت دل برایت جاں برایت لب برایت رُخ

فقیرِ خستہ از سنگِ درت گر بوسہ یابد
بیابد جبہ اش صد فخر و نورِ بے نہایت رُخ

(مولانا شاہ عبد القادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ از مدحت جناب سید الافراد و اکمل الاقطاب)

۲۳
آں ترکِ عجم چوں ز مئے حسن طرب کرد — بر پشت سمند آمدہ و صید عرب کرد
چوں کاکلِ ترکانہ برانداخت ز مستی — غارت گریِ کوفہ و بغداد و حلب کرد
خوباں کہ ز خوبی چو گل و لالہ نمودند — تا زاں ہمہ را زیرِ قدم کرد عجب کرد
آں ماہ چہ ماہے و چہ شاہے ست کہ از عشق — ہر غمزدہ یافت ازو ہر چہ طلب کرد

داری خبرے اے مہِ جیلی کہ معالی
در یادِ تو القادر قادر ہمہ شب کرد

(حضرت سید شاہ ابو المعالی قادری قطب لاہور قدس سرہ از تحفۂ قادریہ دُرّ الدارین ۔ الزمزمۃ القمریۃ)

۲۴

یارب آں ترکِ عجم طرفہ ملاحت دارد　　چہ ملاحت چہ فصاحت چہ صباحت دارد
در دمِ خندہ از و ناز نمک می بارد　　شورِ عالم ہمہ زاں شد کہ ملاحت دارد
پیشِ اُو جملہ فصیحانِ عرب اعجمی اند　　کہ بسے نازکی و لطف و فصاحت دارد
ہمہ شب برمہ ازاں دیدۂ من حیران ست　　کہ برخسارِ تو اے ماہ شباہت دارد

غوثیؔ بندہ شد آں دلبرِ گیلانی را
کہ فصاحت بملاحت بصباحت دارد

(حضرت شاہ ابوالمعالی قادری قدس سرہٗ - 　　از تحفۂ قادریہ)

۲۵

چو خود را خویش طشت از بام کردند　　بہ جیلاں عبدِ قادر نام کردند
بحمد اللہ ز آب و خاکِ بغداد　　خمیرِ رندِ مے آشام کردند
زہے بذل و عطائے غوثِ اعظم　　رہینِ بخشش و انعام کردند
مُریدی لَا تَخَفْ وَاشْ فانی　　بہ لطفِ خاص اذنِ عام کردند
عزومٌ قاتلٌ عِندَ القتال　　حریفاں را تہِ صمصام کردند
گدایانِ درِ دولت سرایش　　شہاں را بندۂ بے دام کردند
ہماں فتنہ کہ نامش فتنۂ حشر　　ز اندازِ خرامش وام کردند
گہے ہوش از کلیم اللہ ربودند　　گہے منصور را بد نام کردند
بیادِ نرگسِ بد مست ساقی　　شرابِ شوق اندر جام کردند
متاعِ کاروانِ حسن و الفت　　بہائے ایں دلِ ناکام کردند
ز قیدِ بود و ہست آزادگاں را　　اسیرِ گردشِ ایام کردند

حدیثِ دوست از ثاقب شنیدند
عراقی را چرا بد نام کردند

(جناب نجم الدین صاحب قادری بدایونی ثاقب المخاطب بہ امام الکلام پہلوانِ سخن)

۲۶

شاہِ عالی مرتبت گردوں سریر — بود دراقصائے عالم بے نظیر
کارِ من از دست شد دستم بگیر — ایکہ ہستی جملہ پیراں را تو پیر
خاکِ درچوں سرمہ درچشمم کشم — گر رسم بر درگہ روشن ضمیر
جاں فدا سازم بہ نقشِ ہر قدم — سر نہم برآں درِ گردوں نظیر
کن نظر از لطف تا یابم حیات — در ہوائے نفس من ہستم اسیر
گاہ در دل کن گہے در دیدہ جا — ہر دو جائے تست اے روشن ضمیر
از سریر بادشاہاں خوشتر است — در حریم پاکِ تو فرشِ حصیر

عالمے از بارگاہت کامیاب
یک نظر فرما بحز سند حقیر

(مولوی علی احمد صاحب فاروقی نبیسۂ افضل العلماء محمد ارتضا علیخاں مرحوم۔ از دیوان نعتیہ)

۲۷
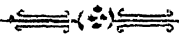
دستگیرِ بیکساں پیرانِ پیرؒ — قطبِ عالم غوثِ اعظم دستگیر
سیدِ عالی نسب والاحسب — آفتابِ دو جہاں روشن ضمیر
قبلۂ اربابِ حاجت درگہت — ہر کسے را از درِ تو ناگزیر
یک نگاہِ لطف کن ای نورِ حق — تا درونِ من شود بدرِ منیر

پیش کش سازد چہ شاہا جز نیاز
عاجزِ بے دست و پا مسکیں فقیر

(مولوی سید غلام دستگیر صاحب نقشبندی عاجز۔ از لخلخۂ گلاب یا دیوان عاجز)

۲۸
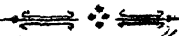
غم ندارم از جہاں دارم ہوائے دستگیر — لطف کن یارب کہ ہستم مبتلائے دستگیر
دردِ عصیاں را دوا مرضِ گناہم را شفا — سرمۂ چشمِ امیدم خاکِ پائے دستگیر
التجا دارم کہ از فضلِ خدا در روزِ حشر — مامن و ماوا کنم زیرِ لوائے دستگیر

نذر عقیدت حصہ دوم ردیف راء

۲۸ گلشن دنیا و دیں سازم فدائے دستگیر
ترز بانم ہمچو بلبل در ثنائے غوث پاک

میدہد کا نرا کہ میخواہد رضائے دستگیر
رتبۂ ابدال و قطبیت بفرمانش مدام

چشمۂ حیواں کلام جانفزائے دستگیر
مائیہ یحیئ العظامی آں لب رشک مسیح

گردن کل اولیا زیر پائے دستگیر
فیض اقدام محمد در شب معراج ساخت

شد فزوں از جنت الفردوس جائے دستگیر
یا الٰہی بعد مردن دفن کن در کوئے غوث

نور رحمت قدسیان چرخ نازل می کنند
خفئ ناکام چوں گوید ثنائے دستگیر

(منشی عبدالرحیم صاحب مرحوم خفی ۔ از دیوان خفی)

---

۲۹ تو تیائے چشم بینش خاک پائے دستگیر
رشک فردوس بریں دولت سرائے دستگیر

دل فدائے غوث اعظم جاں فدائے دستگیر
ہر چہ گوید خلق گوید لیک میگویم چنیں

گرچہ دارم دو زباں گرم ثنائے دستگیر
خامہ می گوید چہ گویم عاجزم بیچارہ ام

ایں دل من کشتۂ تیغ ادائے دستگیر
عاشق گل بلبل و بر شمع پروانہ فدا

جز دوائے صحت افزائے لقائے دستگیر
ایں دل بیمار را صحت نباشد اے مسیح

یا الٰہی جز تمنائے لقائے دستگیر
آرزو دارم کہ پس دیگر نباشد آرزو

آمدہ از ہر بن مویم صدائے دستگیر
ورد نام پاک شاہ اولیا کردم چناں

وقت مردن سر نہم یارب بپائے دستگیر
آرزوئے من ہمیں ست و تمنایم ہمیں

حاذقا آغوش مادر می نماید کنج گور
گر تو میری در تمنائے لقائے دستگیر

(حضرت مولانا مولوی شاہ سید یحییٰ صاحب قادری الحنبلی حاذق)

---

۳۰ زبانم کن بمدح خویش پرجوش
بعشقت کن دلم یا غوث مدہوش

عجب شانِ جلال تو کہ پیشت سلاطین راز سر ہامی رود ہوش
زہے شانِ جمالِ تو کہ ہردم بفریادِ عنبریاں می نہی گوش
رقابِ اولیا شد زیر پایت کہ داری پائے جدِّ خویش بردوش
ہمیشہ مرغ تو ماند نواسنج شدہ گو مرغ ہر یک قطب خاموش
پئے فضلِ رسولِ پاک یا غوث رضؓ بدامانِ عنایت عیبِ من پوش
فقیر از ذوقِ عشقِ غوث خواہی
زدستِ مستِ او یک جامِ مے نوش

(مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی علیہ الرحمۃ ۔ از مدحتِ جناب سید الافراد و اکمل الاقطاب)

---

۳۱ شاہ لاثانی السّلام علیک شیخ جیلانی السّلام علیک
شاہِ من! ہر زماں ترا حاصل قربِ ربانی السّلام علیک
اولیا پیش تو چو یک ذرّہ مہرِ رخشانی السّلام علیک
مثلِ انجم بجنبِ تو اقطاب ماہِ تابانی السّلام علیک
ہمہ عالم پناہِ تو جویند غوثِ صمدانی السّلام علیک
ہمہ شاہاں بزیرِ سایۂ تو ظلِّ رحمانی السّلام علیک
بر تو پیدا و آشکار ہمہ رازِ پنہانی السّلام علیک
اولیاءِ عظام بر قدمت سودہ پیشانی السّلام علیک
ہست الفت غلامِ تو۔ فرما
مشکل آسانی السّلام علیک

(محمد جمال الدین صاحب الفت ۔ از دیوانِ الفت)

---

۳۶ آئی بباب غوثؓ اگر حیران و حرماں در بغل حاصل شود فوراً ترا گنج فراواں در بغل

یابی اگر یک ذرہ از کوئے دلجوئے حمیٰ　　گوئی کہ در دست است زر یا لعلِ رخشاں در بغل
بر تاجِ شاہی پا زنم از شوق گر باشد مرا　　نعلینِ پائے حضرتِ سلطانِ جیلاں در بغل
اے عاشقِ خیر الوریٰ غافل مشو بہر خدا　　چوں در بدر سر گشتہ ئیں نورِ جاناں در بغل
آید فقیرِ ناتواں پیشِ خدائے مہرباں
بیتے دو سہ در مدحِ آں محبوبِ سبحاں در بغل

(مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی فقیر علیہ الرحمہ)

قصیدہ مفرح الارواح

۳۳

از رہِ فقر و فنا گوئی شہ بحر و برم　　تا بجان و دل گدائے شیخ عبدالقادرم
ہست دایم در طوافِ کعبۂ کویش دلم　　در رہِ صدق و صفا این ست حجِ اکبرم
چشمِ من تا از ہوائے خلدِ کویش کوثر است　　آبِ حسرت میخورد رضواں ز حوضِ کوثرم
می نہم گریاں رُخِ خود بر درت ہر صبح و شام　　رحمتے بر روئے گرد آلودہ چشمِ ترم
چند روزے شد کہ محروم از آں رو گشتہ ام　　جلوۂ جاں پرورم فرما کہ تا جاں پرورم
اے صبا از من بآں سلطانِ جیلانی بگو　　سوختم اکنوں بیا بر باد دہ خاکسترم
مُردم از غم الغیاث اے غوثِ اعظم الغیاث　　وقت آں آمد کہ بنمائی جمالِ انورم
گر نمی بینی کنوں سُویم ز عینِ مرحمت　　جائے آں دارد کہ در دُنیا نہ بینی دیگرم

بے جمالِ جاں فزایت زندگانی مشکل است رحمتے ورنہ تن و ایں جامہ را ہم میدرم

غمزۂ لطفِ تو بودہ کس نیاوردم بچشم زاں بچشمِ غیرت آورد نہ محنت بر سرم

ہر چہ بر من کردہ اند آخر ز غیرت کردہ اند وائے بر من گر کرمہایت نگردد یاورم

نیست یا غوثا بمن جرم و گناہ از ہیچ رو رو مکش از من کہ بس بیدل خراب و ابترم

کردمے پرواز بر گلزارِ کویت چوں ہزار چوں پرم سنگِ جفا بشکست اکنوں بے پرم

شد ز تابِ آتشِ غم تن مرا انگشت سال ہست گوئی خرقۂ ماتم ز حسرت در برم

در تب و تابم شب و روز از غنایت رحمتے میخورد خونم غم و من ہم ز غم خوں میخورم

ماندہ در کنجِ غم از بے التفاتیہائے تو ہمچو صدیقہ بمحنت روزگارے می برم

دارم امید آنکہ از برجِ سعادت با صفا گر بود طالع شود طالع ہمایوں اخترم

یکدم اے خضرِ مبارک پے قدم از راہِ لطف نہ بروئے من چہ شد آخر ہماں خاکِ درم

میکنم ختم سخن تا چند گویم حالِ دل کز نوشتن با قلم در نالہ آمد دفترم

گر گناہے رفتہ باشد توبہ ہا کردم ز سر عذرِ من بپذیر ور نہ از لطف افسر برم

چیست در پیشِ کرمہائے تو جرمِ غوثیؔ

الکرم یا غوث اعظم بالترحم الکرم

(حضرت مولانا شاہ ابوالمعالی قادری قدس سرہٗ قطب لاہور ۔ از تحفۂ قادریہ)

کلام الملوک ملوک الکلام

۳۴

شکر للہ رہنمائے دین و ایماں یافتم ۔۔۔ شافعِ روزِ جزا محبوبِ سبحاں یافتم

در جمالِ اُو ماہتاب و در اجلالِ اُو آفتاب ۔۔۔ مظہرِ نورِ اتم منظورِ یزداں یافتم

صد ہزاراں عقدہ از فیضِ نگاہش حل شود ۔۔۔ امرِ مشکل بر درش بسیار آساں یافتم

در تجمل کوہِ عظمیٰ در علو چرخِ بریں ۔۔۔ عتبۂ والا مکانش ہمچو کیواں یافتم

در شجاعت بے عدیل و در شہامت بے نظیر ۔۔۔ یکہ تازِ عرصۂ توحید و عرفاں یافتم

کرد چوں عزمِ وغا با کافراں بر پرچمش ۔۔۔ آیۂ نصرٌ من اللہ را نمایاں یافتم

چوں سمندِ سعیِ اُو درامرِ حق جولاں نمود ۔۔۔ مشرق و مغرب بہ پیشش تنگ میداں یافتم

تازہ و تر گشتہ در وصفِ خطِ رخسارِ پاک ۔۔۔ خامہ را سر سبز ہمچو شاخِ ریحاں یافتم

گوہرِ مقصد بداماں ہست عثماںؔ ہر کسے

فیضِ آں بحرِ کرم چوں ابرِ نیساں یافتم

(اعلیٰ حضرت نواب میر عثمان علیخاں بہادر عثمانؔ تاجدار دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ)

نوٹ۔ اس غزل پر حضرت مولوی سید وحید بادشاہ صاحب قادری نے جو تخمیس کی ہے ۔ وہ مخمسات میں ملاحظہ ہو۔

میروم

۳۵ تشنہ لب گریاں سوئے آں بحرِ عرفاں میروم　　سر زدہ چوں سیلِ اشک خود بافغاں میروم

پا بنجار و خار در راہِ فنا بر بوئے او　　گشتہ ام دیوانہ و گریاں و خنداں میروم

حاجی بغداد و گیلانم ز شوقِ خضر تش　　گہ سوئے بغداد و گاہے سوئے گیلاں میروم

ہم عرب شد ہم عجم صید تو اے ترکِ عجم　　بر اسیرِ خویش رحمے کن کہ حیراں میروم

با دلِ پُر خوں و چشمِ خوں فشاں در راہِ او　　میروم ایں ساں کہ گوئی در گلستاں میروم

با سگانِ کوئے او عقدِ محبت بستہ ام　　ہر دم از راہِ فنا سوئے محباں میروم

غربتی آں سروِ قد خضر مبارک پے کجاست

با شد او رہبر کہ سوئے آبِ حیواں میروم

(حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہٗ قطب لاہور۔　　تحفۂ قادریہ)

فرمودہ حضرت شیخ نوراللہ سورتی قدس سرہٗ

۳۶

ہاں ز طوفانِ معاصی کشتیٔ ما را چہ غم — ناخدا شد غوثِ اعظم شد مدد زود مبدم

در دلم جا کرد از لطفِ خدائے عزّوجل — حبِّ محبوبِ الٰہی با خدائے ذوالکرم

باش تا فردائے محشر پیش ربّ العالمین — غوثِ اعظم را بہ بینی با نبیؐ زیرِ علم

غوثِ اعظم غوثِ اعظم جملہ گویند اہلِ حشر — ہم موافق ہم مخالف ہم مشائخ دمبدم

رحمۃ للعالمین را ظلّ نورِ معنوی — شیخ عبدالقادر آمد اکمل الوجہ اتم

گر نہ بینی در نبوّت مصطفٰے را ہمقرین — شیخ محی الدین ندارد ثانی خود نیز ہم

بیشتر بینی کہ می گویم بقولِ اولیاء — مجملاً اوصافِ آں مرآۃِ انوارِ قدم

شیخ احمد بندہ مداحِ آں عالیجناب — ناقل ست او از ابو اسحاق آں کانِ کرم

کاتفاقِ اولیائے مشرق و ہم مغرب ست — آنکہ غوثِ اعظمِ جیلی رساند آنجا قدم

کز کمالاتِ تصرفہا کہ خاصِ شانِ اوست — گر کسے خواہد بیاں کردن نگردد بیش و کم

نُہ فلک اوراق گردد ہفت بحر آید مداد — ہم شجر اقلام و کاتب ہر کرا نطق ست و فم

عزّ و قدرِ حضرتِ سلطان محی الدین پیر — گر رقم گردد ہنوز از عُشرِ عشرین ست کم

نازشِ خیل چہ سنجد نازشِ دیں ہم ازوست
ہست محی الدین ما شیخِ عظیم و اعظم

(حضرت شیخ نوراللہ سورتی قدس سرہٗ - از دُرالدارین - الطف قادریہ - گلدستہ کرامات)

دل ربود از من جمالِ شیخ عبدالقادرؒ — این سرِ ما و خیالِ شیخ عبدالقادرؒ
یا رب از عمرے ہمیں دارم تمنایش بدل — کے شود ما را وصالِ شیخ عبدالقادرؒ
خود خدا می دارد از عینِ عنایتہا نظر — ہر زماں در حسنِ حالِ شیخ عبدالقادرؒ
در دو عالم ہست ظاہر بیشتر از آفتاب — ہر زماں وجہ کمالِ شیخ عبدالقادرؒ
ہست یک آئینۂ توحیدِ ذاتِ کردگار — نیست در عالم مثالِ شیخ عبدالقادرؒ
تا ابد آباد باد آں جائے کز روئے نیاز
ہست در روئے قیل و قالِ شیخ عبدالقادرؒ

(از رسالۂ مولوی)

منکہ پا بوسِ سگِ درگاہِ عبدالقادرؒ — خاکِ پا بوشِ جنابِ شاہِ عبدالقادرؒ
گشت گمراہ آنکہ او گردید گم زیں راہِ راست — شکر ایزد را کہ من بر راہِ عبدالقادرؒ
من چہ غم دارم ز بدخواہانِ خود اندر جہاں — بندۂ درگاہِ بے پرواہِ عبدالقادرؒ
فخرِ من ایں بس کہ در عالم ز صدقِ جان و دل — خادمِ دربارِ عالی جاہِ عبدالقادرؒ
سی و دوم من خادمِ عالیجنابِ محی الدین
از نمک خوارانِ شاہنشاہِ عبدالقادرؒ

(محمد مرید محی الدین قادری سرور۔ از گلدستۂ کرامات)

بلبلِ بستانِ گیلانی منم — طائرِ قندیلِ نورانی منم
اے خوشا قسمت بہ بزمِ عاشقاں — عاشقِ معشوقِ یزدانی منم
شکرِ حق سازم کہ از فضلِ الٰہ — خاکپائے قطبِ ربانی منم
شد مسیحا نورِ چشمِ مصطفےٰ — پاسدارِ نفسِ رحمانی منم

قادریم قادری رنگ مست مظہر تصویر رحمانی منم
جلوہ ہا دارم ز نور نیّریں شاہدِ حُسنِ نگہبانی منم
بندۂ غوثِ الوریٰ باشد منیر
زینتِ اکلیلِ سلطانی منم

(مولوی محمد منیر الدین صاحب قادری فاروقی قاضی پربھنی)

بر تو درود ہم سلام

سبطِ حبیبِ کبریا بر تو درود ہم سلام راحتِ جانِ مرتضےٰ بر تو درود ہم سلام
رہبرِ جملہ اصفیا راسِ جمیع اتقیا سرورِ جملہ اولیاء بر تو درود ہم سلام
رُتبہ تو بلند تر زیرِ قدم نہادہ سر جملہ ولی و اصفیا بر تو درود ہم سلام
قدرتِ تو محیط ہست رحمتِ تو بسیط ہست بہرِ ہمہ بشر و گدا بر تو درود ہم سلام
آبِ رُخِ تو جانفزا لطفِ تو مایۂ شفا خاکِ درِ تو کیمیا بر تو درود ہم سلام
بر تو بہ حسن خوئے تو ہم بجمالِ روئے تو ایں دل و جانِ من فدا بر تو درود ہم سلام
مرکزِ خاص و عامیاں ہامنِ جملہ بیکساں مرجعِ شاہ و بے نوا بر تو درود ہم سلام
من بدرِ تو چوں ایاز بندۂ با ہمہ نیاز
از درِ خود مکن جدا بر تو درود ہم سلام

(ابو الفضل سید محمود قادری بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

غوثِ اعظمؓ

فلک روشن ز بامِ غوثِ اعظمؓ زمین گلشن ز کامِ غوثِ اعظمؓ

نگردد چوں دل و جانم فدایش فدا عالم بنامِ غوثِ اعظمؓ

بدوشش پائے ختم المرسلین ست زہے اعلیٰ مقامِ غوثِ اعظمؓ

کند ہر ذرہ را خورشیدِ تاباں نگاہِ فیضِ عامِ غوثِ اعظمؓ

بیک دم تا فرازِ عرشِ اعلیٰ بود ادنیٰ مقامِ غوثِ اعظمؓ

چرا نکند دو عالم احترامش کند حق احترامِ غوثِ اعظمؓ

دمد صبحِ سعادت طالباں را ز فیضِ شمعِ شامِ غوثِ اعظمؓ

بود بر بندہ واجب امتثالش پیامِ حق پیامِ غوثِ اعظمؓ

نیاید تا قیامت باز در ہوشش کو شد مستِ مدامِ غوثِ اعظمؓ

بگیرم چوں سرِ نعلینِ پاکش بدل ہستم غلامِ غوثِ اعظمؓ

اگر عاجز شود بے خود عجب چیست
کہ ہست او مستِ جامِ غوثِ اعظمؓ

(مولوی سید غلام دستگیر صاحب نقشبندی عاجزؔ۔ از نخلۂ گلاب یعنی دیوانِ عاجزؔ)

سلطانِ عاشقاں

من آمدم بہ پیش تو سلطانِ عاشقاں　　ذاتِ تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقاں　۴۴

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر　　دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

دارم امید از کرمِ نعلِ روح بخش　　مرہم بنہ بسینۂ بریانِ عاشقاں

از ہر طرف بخاکِ درت سر نہادہ ام　　یک لحظہ گوش نہ تو بر افغانِ عاشقاں

از خنجرِ نگاہِ تو مجروح عالمے　　شد نطقِ روح بخشِ تو درمانِ عاشقاں

کوئے تو ہست غیرتِ جنت بصد شرف　　حسن و جمالِ روئے تو بستانِ عاشقاں

صابر بخاکِ کوئے تو سر بر نہادہ ام

زاں رو کہ ہست کوئے تو سامانِ عاشقاں

(در حلقۂ طریقۂ صابریہ حضرت مخدوم علی احمد صابر قدس سرہ۔

از دیوانِ حضرت رضی اللہ عنہ و سیرۃ محبوب)

حضرتِ غوث الثقلین

۴۳
قبلۂ اہلِ صفا حضرتِ غوث الثقلین — دستگیرِ ہمہ جا حضرتِ غوث الثقلین
یک نظر از تو بود در دو جہاں بس مارا — نظرے جانبِ ما حضرتِ غوث الثقلین
کارہائے منِ سرگشتہ بسے بستہ شدہ — رحم کن باز کشا حضرتِ غوث الثقلین
خاکپائے تو بود روشنیٔ اہلِ نظر — دیدہ را بخش ضیا حضرتِ غوث الثقلین
بجنابت کہ تولائی سکانت دارد — بنما راہِ خدا حضرتِ غوث الثقلین
دردمندم ہمہ اسبابِ شفا مفقود است — کرمِ تست دوا حضرتِ غوث الثقلین
عالمِ تیرہ بغربالِ نظر بیختہ ام — نیست در دہر وفا حضرتِ غوث الثقلین
بے نوا خستہ دلم نیست کسے آنکہ دہد — خستہ را جُز تو دوا حضرتِ غوث الثقلین
حضرتِ کعبۂ حاجاتِ ہمہ خلقانست — حاجتم ساز روا حضرتِ غوث الثقلین
مردہ دل گشتم و نامِ تو محی الدین ست — مُردہ را زندہ نما حضرتِ غوث الثقلین

قطبِ مسکیں بغلامی درت منسوب ست
داغِ مہرش بنما حضرتِ غوث الثقلین

(حضرت زبدۃ العارفین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔ از انہار المفاخر، حجۃ البیضا، دُرالدارین، سیرت محبوب وغیرہ)

۴۴

نیّرِ چرخِ وفا حضرتِ غوث الثقلین
گوہرِ بحرِ ضیا حضرتِ غوث الثقلین

مہبطِ نورِ خدا حضرتِ غوث الثقلین
ہادیٔ راہِ ہُدا حضرتِ غوث الثقلین

اثرِ حُبِّ خدا از رُخِ پاکت روشن
ہست محبوبِ خدا حضرتِ غوث الثقلین

حامیٔ دینِ نبیؐ و شرفِ جملہ ولی
دستگیرِ فقرا حضرتِ غوث الثقلین

قدِ بالائے تو از عینِ لطافت گشتہ
سروِ گلزارِ صفا حضرتِ غوث الثقلین

پیشِ خورشیدِ رُخت نیّرِ تاباں بنظر
می نماید چو سہا حضرتِ غوث الثقلین

ہر مقصودِ دلم جنبشِ ابرو کافیست
ناخنِ عقدہ کشا حضرتِ غوث الثقلین

میکند خاکِ درت از پئے دردِ عشاق
اثرِ خاکِ شفا حضرتِ غوث الثقلین

مستفیدست جہاں از برکاتِ ذاتش
منبعِ فیضِ خدا حضرتِ غوث الثقلین

از عنایات و کرم بر منِ مسکیں فرما
نظرِ لطف و عطا حضرتِ غوث الثقلین

ہست بر فرقِ ضیا سایۂ دیوارِ تو
برتر از ظلِّ ہما حضرتِ غوث الثقلین

(منشی عبدالرحیم صاحب قادری ضیاؔ ۔ از مقاماتِ دستگیری)

۴۵

ای شہنشاہِ جہاں حضرتِ غوث الثقلین
سرورِ عرش مکاں حضرتِ غوث الثقلین

مُردہ دل زندہ شدہ از نفسِ اعجازت
ای مسیحائے زماں حضرتِ غوث الثقلین

از وجودِ کرمت خلق مسرت اندوز
ای سرورِ دلِ جاں حضرتِ غوث الثقلین

از کلامش اثرِ وحیٔ الٰہی ظاہر
مرشدِ فیض بیاں حضرتِ غوث الثقلین

راست از قامتِ او گشت نہالِ اسلام
سروِ بُستانِ جناں حضرتِ غوث الثقلین

ملتجیِ وقتِ مصیبت ہمہ از درگاہت
توئی بے ریب و گماں حضرتِ غوث الثقلین

ہمہ تن زخمِ گناہیم نگاہے فرما
مرہمِ خستہ دلاں حضرتِ غوث الثقلین

ایں دعایم بخدا وقتِ اخیر است ای خلق

وِرد باشد بہ زبانِ حضرتِ غوث الثقلین

(حضرت مولوی سید شاہ محمد صدیق صاحب قادری الحنبلی علیہ الرحمہ ۔ از افکارِ عجیب)

۴۶

رہبرِ اصفیا محی الدینؓ — سرورِ اولیا محی الدینؓ
از دعایت قدر بدل گردید — ای بحکمت قضا محی الدینؓ
استخواں گشت پیکرِ زندہ — چوں تو کردی دعا محی الدینؓ
مردہ را زندہ کردی از دمِ خویش — ای مسیحائے ما محی الدینؓ
ابر بارید لیک تر ننمود — بزمِ وعظِ ترا محی الدینؓ
از وضوئے تو نخلِ خشکیدہ — یافت نشو و نما محی الدینؓ
مردمانیکہ کامہا جستند — ہمہ کردی روا محی الدینؓ
بکفِ قدرتت بود دلہا — جگرِ مصطفیٰ محی الدینؓ

از غلامیٔ تو معزز گشت
ایں گنہگار یا محی الدینؓ

(نواب معز الدولہ بہادر معزز ۔ از دیوانِ عاجز)

۴۷

غوثِ اعظم قطبِ عالم محی دیں — نورِ چشمِ رحمۃ للعالمیں
مظہرِ نورِ خدائے ذوالجلال — شاہِ دنیا شاہِ دیں اہلِ یقیں
مشعلِ روشن بعالم جلوہ گر — شد از و پُر نور کل روئے زمیں
غیرتِ خورشید رشکِ ماہتاب — ماہ پیکر مہ لقا و مہ جبیں
مقتدائے اولیائے محترم — پیشوائے محسنیں و متقیں
لطفِ حق بر زمرۂ خدامِ او — رحمۃ اللہ علیہم اجمعیں
از دل و جاں در رہِ صدق و صفا

گشت سرور واصفِ آں شاہ دیں

(محمد مرید محی الدین قادری سرور۔ از گلدستۂ کرامات)

۴۸

اے سراجِ معرفت ای حامیٔ دینِ متیں — نورِ چشمِ مصطفیٰ محبوبِ ربِ العالمیں
مرتبۂ عالیٔ تو بالاتر از عرشِ بریں — ذاتِ پاکت راصفات رحمۃ للعالمیں
مخزنِ اسرارِ غیبی معدنِ علمِ خفی — واقفِ سرِ حقایق عالمِ رمزِ مبیں
سالکانِ راہِ عرفاں اقتدائے تو کنند — حکمِ تو در ہر دو عالم یا امام العارفیں

من سگِ دربارِ تو ام نامِ من زاہد حزیں
یک نگاہِ لطف خواہم یا سراج المتقیں

(جناب مولوی زاہد القادری صاحب۔ از سیرۃ غوث اعظمؒ)

۴۹

نامِ نامیش شد جہاں روشن — نورِ او گشت جابجا روشن
زلفِ او گشت سورۂ واللیل — رخِ او مثلِ والضحیٰ روشن
مہرباں سیدے سراپا نور — شد در اولادِ مرتضیٰ روشن
ذاتِ پاکش یکے ستارۂ دیں — گشت بر چرخِ اتقیا روشن
آں شہنشاہِ صورت و معنی — ظلِ حق سایۂ خدا روشن
محیِ دیں ہمچو ماہِ چاردہم — گشت در خیلِ اولیا روشن

شد قدمبوسِ سرورِ نادار
گشت زاں صورتِ طلا روشن

(محمد مرید محی الدین قادری سرور۔ از گلدستۂ کرامات)

درقدرتِ قادر چہ عجیب الطرفینی

۵۰ درقدرتِ قادر چہ عجیب الطرفینی — اولادِ علیؓ آلِ رسول الثقلینی

خورشیدِ ہدیٰ بدرِ دُجیٰ مہرِ شریعت — خاتونِ جہاںؓ را بخدا قرۃ عینی

دادی چو تہِ پاے نبیؐ دوشِ معراج — بر عرشِ خدا را چہ قران السعدینی

مقبولِ جہاں سیّد و محبوبِ الٰہی — در جنتِ فردوس خوشا زینت و زینی

مسجودِ ملایک درت ای سیّدِ جیلاں — یا قبلۂ حاجات بحرمتِ حرمینی

جدِّ پدری تو حسنؓ و ز سوے مادر — جدّ تو حسینؓ است خوشا اوست حسینیؓ

عالی حسبی ذی نسبی چوں درِ شہوار — مشہور بخُلقِ حسنیؓ خوے حسینیؓ

در عدلِ عمرؓ ہستی و در صدق چو صدیقؓ — عثمانؓ حیائی چو علیؓ مظہرِ عینی

فیضِ شہِ بغداد کند مشکلے آساں — ہاں اے دلِ غم دیدہ چہ در شیون و شینی

شہوار عقیدت بجنابِ تو کہ دارد
ہر دم مددے حضرتِ غوث الثقلینیؓ

(حضرت شہوار علیہ الرحمۃ)

بدہ دستِ یقیں ای دل بدستِ شاہ جیلانی

بدہ دستِ یقیں ای دل بدستِ شاہ جیلانی
که دستِ اُو بود اندر حقیقت دستِ یزدانی ۱۵

امیرے دستگیرے غوثِ اعظم قطبِ ربّانی
حبیبِ سیّدِ عالم زہے محبوبِ سبحانی

نشانِ شانِ بے چونی بیانِ سرِّ مکنونی
بسیرت مثلِ پیغمبر بصورت مرتضیٰ ثانی

سراپا جلوۂ حسنیؓ تمامی مہرِ تابانی
کند یعقوب بیش گر باشد اینجا ماہِ کنعانی

زپائے پاکِ اُو فخریست دوشِ پاکبازاں را
حیاتے تازۂ بگرفتا زو دینِ مسلمانی

شبِ بختِ سیہ را ذرّۂ مہرش کند صبحے
فروزد لمعۂ نورش رُخِ شامِ غریبانی

ملایک طرّقوا گویاں روند اندر رکابِ او
جلو داری کند او را خواصِ انسی و جانی

نیازا اندر جنابِ پاکِ او ازقدسیاں باید
که آید جبرئیل از بہر کارِ و بارِ دربانی

(حضرت شاہ نیاز احمد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ ۔ از دیوانِ نیاز)

۵۲

ای قطبِ دو عالم توئی غوث الثقلینی — اولادِ حسنؓ ابن علیؓ آلِ حسینیؓ

از نسبتِ سبطینؓ انجیب الطرفینی — وز نسلِ شریفینِ شریف النسبینی

لختِ جگرِ فاطمہؓ جانِ اسد اللہ — نورِ بصرِ غزوہ کُنِ بدر و حُنینی

آنی کہ تہِ عرشِ معلّیٰ شبِ معراج — ہمدوشِ کفِ پائے نبی الحرمینی

داند کہ بکونین بہائے شرافت را — چوں دُرج گرانمایۂ دُرجِ حسنینیؓ

نازت ہمہ حکم ست و نیازت ہمہ حکمت — ہم طالب و مطلوبِ خدا بے شک و شینی

تسلیم سگِ درگہِ تست ای شہ جیلاں
تو بادشہِ مملکتِ عونی و عینی

(شاہ غلام جیلانی بادشاہ قادری تسلیم - گلشن آباد میدک - از دیوانِ تسلیم)

۵۳

توئی محبوبِ سبحانی توئی مطلوبِ ربّانی — توئی معشوقِ یزدانی محی الدین جیلانیؓ

بروزِ اسمِ رحمانی ظہورِ نورِ یزدانی — شہودِ سرِّ حقانی نمودِ ذاتِ صمدانی

طلسمِ سرِّ انسانی کلیدِ گنجِ عرفانی — مبینِ رازِ حقانی امینِ غیبِ ربّانی

مقیمِ اوجِ عرفانی بلند پروازِ لاثانی — کہ بازِ اشہبِ جانی ہمائے عرشِ رحمانی

نقیبِ سرِّ لاہوتی خطیبِ رازِ ناسوتی — ادیبِ شرعِ ربّانی طبیبِ روحِ انسانی

بصورت قطبِ ربّانی بہ معنی غوثِ صمدانی — محی الدین عبد القادر الحسنی جیلانی

وجودِ خود وجودِ مصطفیٰ گفتی سرِ منبر — بہ شانِ غوث الاعظم آمدی ای شاہِ جیلانی

دلت آئینۂ جانت نور و عینت صورتِ جاناں — جمالِ پاکت آمد مظہرِ ہستی ربّانی

علومِ حق بہ پیغمبر علومِ او دلِ حیدرؓ — علومِ مرتضیٰ را خازن آمد شاہِ جیلانی

غبارِ خاکِ پائیت را کشیدم در دو چشمانم — دلم صافی شد از گرد و غبارِ آزِ شیطانی

قدومت بر رقابِ اولیائے ہر زماں قائم
فقد مالک علیٰ رأسی علیٰ روحی علیٰ عینی

(جنابِ عینی شاہ صاحب قادری چشتی النظامی)

۵۴

زہے عالی نسب ذی رتبہ شاہے
بہ بالین‌ش سرِ ہر کج کلاہے

زِ خدامِ درِ او ماہ و خورشید
فلک منظرش انجم سپاہے

گدایانِ درِ او بادشاہان
بجشمش دو جہاں یک برگ کاہے

جنابش قبلۂ اربابِ حاجات
نشد محروم کس زین بارگاہے

زہے قطبِ معظم غوثِ اعظم
کہ بے حکمش نمی روید گیاہے

خدا را بندۂ محبوب و معشوق
رسول اللہ را نورِ نگاہے

سرانِ اولیا سر بر زمینش
ملایک پشت خم در پیش گاہے

چہ می پرسی دلا از عز و جاہش
بعز و جاہ از وے عز و جاہے

بدوشش پائے ختم المرسلین ست
کرا از اولیا این پایگاہے

چہ گوید عاجزت ای کعبۂ حق
جنابت اولیا را قبلہ گاہے

(مولوی سید غلام دستگیر صاحب نقشبندی)

۵۵

گم کردہ راہم بنمائے راہے
یا شاہِ جیلان سویم نگاہے

بس بے نوایم بے دست و پایم
سوئے تو آیم با سوز و آہے

چون کوہ بر سر بارِ گناہم
من ناتوانم مانندِ کاہے

از دستِ گردون جان بر لب آمد
جز تو ندارم دیگر پناہے

تو دستگیر درماندگانی
از حق تو داری خوش دستگاہے

کانِ ولایت بحرِ کرامت
مشہورِ عالم چون مہر و ماہے

دارم چہ خوفِ روزِ قیامت
گر چون تو دارم من عذر خواہے

محبوبِ سبحان معشوقِ یزدان
مقبولِ یزدان بے اشتباہے

عاجز گدایت پیشش کہ نالد

محروم سازد گر چوں تو شاہے

(مولوی سید غلام دستگیر صاحب نقشبندی۔ از دیوانِ عاجزؔ)

توئی

۵۶

پیرِ پیراں میرِ میراں بادشہ جیلاں توئی
اُنسِ جانِ قدسیاں و غوثِ انس و جاں توئی

سرِ تو نی سرورِ تو ئی سر را سر و ساماں توئی
جاں توئی جاناں توئی جاں را قرارِ جاں توئی

ظلِ ذاتِ کبریا و عکسِ حسنِ مصطفےٰ
مصطفیٰ خورشید و آں خورشید را لمعاں توئی

من رأنی قد رأی الحق گر بگوئی می سزد
زانکہ ماہِ طیبہ را آئینہ تاباں توئی

آنکہ گویند اولیا را ہست قدرت از الٰہ
باز گردانند تیر از نیم راہ اینساں توئی

شرع از رویت چکد عرفاں ز پہلویت دمد
ہم بہار ایں گل و ہم ابرِ آں باراں توئی

ہم تو ئی قطبِ جنوب و ہم توئی قطبِ شمال
نے غلط کردم محیطِ عالمِ عرفاں توئی

مصطفےٰ سرکارِ عالیجاہ و در سرکارِ او
ناظمِ ذوالقدر بالادست والاشاں توئی

اقتدارِ کن مکن حق مصطفےٰ را دادہ است
زیرِ تختِ مصطفےٰ بر کرسیِ دیواں توئی

ہم خلیلِ خوانِ رزق و ہم ذبیحِ تیغِ عشق
نوحِ کشتیِ غریباں خضرِ گمراہاں توئی

موسیِٔ طورِ جلال و عیسیِٔ چرخِ کمال
یوسفِ مصرِ جمال ایوبِ صبرستاں توئی

تاجِ صدیقی بسر شاہِ جہاں آراستی
تیغِ فاروقی بقبضہ داورِ گیہاں توئی

ہم دو نورِ جان و تن داری و ہم سیف و علم
ہم تو ذوالنورینی و ہم حیدرِ دوراں توئی

آنکہ پایش بر رقابِ اولیاء عالم ست
وانکہ ایں فرمود حق فرمود باسند آں توئی

بہرِ ہیبت خواجۂ ہند آں شہِ کیواں جناب
بل علےٰ عینی و راسی گوید آں خاقاں توئی

رو متاب از ما بداں چوں مایۂ غفراں توئی
آیۂ رحمت توئی آئینۂ رحماں توئی

کشتیِ امت بموجے کالجبال افتادہ است
من سرت گردم بیا چوں نوحِ ایں طوفاں توئی

باد ریزد موج موج و موج خیزد فوج فوج
بر سرِ وقتِ غریباں رس چو کشتی باں توئی

سا دگیم بیں کہ می جویم ز تو درمان درد　　درد کو درماں کجا ہم ایں توئی ہم آں توئی
حاش للہ تنگ گردد جاہت از ہجو منے　　یا عمیم الجود بس با وسعت داماں توئی
سخت ناکس مرد کے ام گرنہ رقصم شادناں　　چوں شنیدم فہم وطب واسطے وغنی گویاں توئی
کوہ من کاہ ست اگر دستے دہی وقت حساب　　کاہ من کوہ ست اگر بر پلہ میزاں توئی
بر سر خوان کرم محروم نگزارند سگ　　من سگ وابرار مہماناں وصاحب خواں توئی

قادری بودن رضا را مفت باغ خلد داد
من نمیگفتم کہ آقا مایۂ غفراں توئی

(مولانا حاجی احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔ از حدائق بخشش)

مددے

۵۷
غوث اعظم من بے سروساماں مددے　　قبلۂ جاں مددے کعبۂ ایماں مددے
مہبط فیض ابد گوشۂ چشم کرمے　　مظہر سر ازل واقف پنہاں مددے
گشتہ ام برگ خزان دیدۂ آشوب جہاں　　اے بہار کرم گلشن احساں مددے
ذرّہ ام چند طپید در شب ظلمت بے نور　　صبح رحمت کرمے مہر درخشاں مددے
ما گدائیم تو سلطان دو عالم ہستی　　از تو داریم طمع یا شہ جیلاں مددے
خاک بغداد بود سرمۂ بینائی من　　دیدہ ام را چہ کند کحل صفاہاں مددے

انتظار کرم تست دل عاصی را
ای خدا جوئے وخدا بین وخداداں مددے

(جناب عاصی مرحوم)

۵۸
مرجع عالم و ملجائے غریباں مددے　　دستگیر دو جہاں مرشد پیراں مددے
از مئے صحبت اصحاب ہدا تشنہ لبم　　ساقیٔ بزم خدا دانی عرفاں مددے

آہ از دولتِ کونین بافلاس درم
قاسمِ گنجِ شہنشاہِ رسولاں مددے

مفلسم آمدہ پیشِ تو بدریوزہ گری
غمگسارِ شبِ دیجورِ گدایاں مددے

گرچہ بد حال و خرابم ز مریدانِ توام
مونسِ نازکیٔ وقتِ مریداں مددے

ثقلِ اوزارِ الم پشت و فوادم بشکست
بازوئے خستہ دلاں زورِ ضعیفاں مددے

راہِ پُرخوف و خطر توشہ خیرم مفقود
اے کفیلِ سفرِ فاقدِ ساماں مددے

منِ بے دل بسرِ کوئے تو افتادہ زپا
ہمّتِ شیر دلاں مردیٔ مرداں مددے

غوث و مولا و فقیر خواجہ و مخدوم غریب
شیخ و درویش ولی سیّد و سلطاں مددے

افتقارم بجہاں سوئے جنابت کافیست
اے کسِ بیکسیٔ فقرِ فقیراں مددے

از سیہ بختیِ خود گشتہ سیہ کار ظہور
غازۂ تیرگیٔ چہرہ سیاہاں مددے

(جناب مولوی ظہور حسین صاحب بٹالوی مرحوم ظہور)

۵۹

شاہِ جیلاں بمن زار و پریشاں مددے
نورِ عینینِ نبیؐ سیّد و سلطاں مددے

حاضرم بر درِ پاکِ تو بصد رنج و الم
دستگیرا بمن بے سروساماں مددے

بامیدیکہ بہ بغداد ز ہند آمدہ ام
مشکلم سہل کن و بر منِ حیراں مددے

بر دلِ مردۂ من یک نظرِ لطف بکن
اے مسیحائے زماں عیسیٔ دوراں مددے

بر درِ پاکِ تو داریم سرِ عجز و نیاز
پیرِ پیرانِ جہاں مرشدِ پاکاں مددے

ما غریبیم و غریب الوطنیم اے آقا
چشمِ رحمت بکشا سوئے غریباں مددے

شبِ تاریک و رہِ تنگ و منِ بے چارہ
اندریں حالِ زبوں اے مہِ تاباں مددے

ہندی و سندھی و ترکی بدرت عرض گزار
اے شہنشاہ نوازندۂ مہماں مددے

حالِ دل راچہ کنم عرض [illegible] بر تو عیاں
بچنیں خستگیٔ جانِ پُرارماں مددے

طالبِ معرفتم قلبِ مرا روشن کن
اے شہِ کشورِ دیں صاحبِ عرفاں مددے

اشرفی آمدہ درحالتِ پیری بدرت
دستگیری بکن اے حامیِ پیراں مددے

(مولوی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی سجادہ نشین حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

روح آباد ۔ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد ۔ از تحایف اشرفی)

۶۰
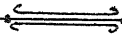
دستگیرِ دو جہاں غوثِ غریباں مددے — شاہِ شاہاں مددے ہادیِ دوراں مددے
از دمِ روزِ ازل بستہ ام احرام درت — کعبۂ جاں مددے شاہدِ یزداں مددے
ظلمتِ بخت سیاہ کرد سیاہ روز مرا — مہرِ اقیاں مددے اے مہِ عرفاں مددے
فصلِ گل رفت ولے غنچۂ خاطر نشگفت — اے بہارِ چمن گلشنِ گیلاں مددے
تا بکے خارِ فراق تو کند سینہ فگار — بلبلِ باغِ توام اے گلِ خنداں مددے
لایقِ دار نیم ہمدمِ منصور نیم — عاشقِ زارِ توام اے شہِ خوباں مددے

تشنۂ جامِ زلالِ لبِ لعلِ تو یقین
جاں بلب آمدہ اے ساقیِ جیلاں مددے

(جناب شاہ محمد علیم اللہ صاحب یقین ۔ از سلطان الاذکار)

۶۱
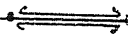
زہے عالی جناب حضرت محبوب سبحانی — ظہورِ رحمتِ حق فیضِ مطلق قطبِ ربانی
جگر بند علیؑ و لختِ قلبِ حضرتِ زہراؓ — چراغِ خانۂ حسنینؓ نورِ شمسِ امکانی
برفعت از فلک برتر بہ عصمت از ملک خوشتر — بظاہر صورتِ انساں بہ باطن نورِ یزدانی
اگر از گوشۂ چشمے بخاکِ تیرہ بنید — ز تاثیرِ نگاہش گرد داں ہمچو زرِ کانی
اگر خاکِ نعالِ او رسد در دیدۂ اعمیٰ — شود روشن دو چشمانش برنگِ مہرِ تابانی
انیسِ خاطرِ ہر غم امیر قبلۂ عالم — شہِ میراں محی الدین مغیثِ انسی و جانی

دلِ مخمورِ اشرف این رجا دارد ز بزمِ او

که جامے از مئے باقی کنند از لطف ارزانی

(حضرت سید شاہ محمد احسن اشرف قادری سہروردی الٰہ آبادی ۔ از مثنوی معدنِ فیض)

۶۲

مددلے صدرِ سلطانی مددلے قطبِ گیلانی　　مددلے فخرِ انسانی مددلے شاہِ جیلانی

مددلے کعبۂ ایقاں مددلے قبلۂ ارکاں　　مددلے منبعِ ایقاں مددلے بحرِ عرفانی

خوشا مرغوبِ ربانی خوشا مطلوبِ رحمانی　　خوشا محبوبِ سبحانی خوشا فرخندہ جانانی

زہے سر دفترِ خوباں زہے سر رشتۂ احساں　　زہے سر چشمۂ فیضاں زہے سرمایۂ رحمانی

زہے موصولِ وصلِ حق زہے مفضولِ فضلِ حق　　زہے مشغولِ شغلِ حق زہے مقبولِ حقانی

توئی مشکل کشائے ما توئی حاجت روائے ما　　توئی رحمت رُبائے ما توئی مفتاحِ فیضانی

توئی سدِّ پناہِ ما توئی مدِّ نگاہِ ما　　توئی ردِّ گناہِ ما توئی مصباحِ احسانی

توئی علم الیقینِ ما توئی حصنِ حصینِ ما
توئی حبل المتینِ ما توئی غمخوارِ انسانی

(جناب شاہ محمد علیم اللہ صاحب یقینؔ ۔　　از سلطان الاذکار)

۶۳

محبوبِ نبیؐ و یزدانی عبد القادر جیلانیؒ　　عالم جسم و تو جانی عبد القادر جیلانیؒ

شمعِ بزمِ روحانی عبد القادر جیلانیؒ　　نورِ شمعِ وحدانی عبد القادر جیلانیؒ

زیرِ نگینت خلق و جہاں تابع حکمت انس و جاں　　واللہ باللہ سلطانی عبد القادر جیلانیؒ

نیکم یا بدکردارم نسبت با تو میدارم　　شاہنشاہِ جیلانی عبد القادر جیلانیؒ

غوث الاعظم امدادے برمنِ مسکیں کن نظرے　　حالِ درونم میدانی عبد القادر جیلانیؒ

دارد نامت وردِ زباں غوث و قطب و انس و جاں　　عبد القادر جیلانی عبد القادر جیلانیؒ

نورِ ذاتِ سبحانی سبطِ علیؓ و جسم و نبیؐ　　نورِ شکلِ انسانی عبد القادر جیلانیؒ

ظلمتِ عصیاں کرد سیاہ بر دل افضلِ افگن شاہ

پرتو قلب نورانی عبد القادر جیلانی رضؓ

(جناب مولوی محمد عبد المقتدر صاحب صدیقی قادری فضل سابق مددگار پروفیسر جامعہ عثمانیہ)

گویم ہر دم میدانی عبد القادر جیلانیؓ | عبد القادر جیلانیؓ عبد القادر جیلانیؓ ۶۴
اوجِ علائے عرفانی عبد القادر جیلانیؓ | مہرِ منیر ایقانی عبد القادر جیلانیؓ
جامِ رحیقِ ربانی عبد القادر جیلانیؓ | شمعِ جمالِ سبحانی عبد القادر جیلانیؓ
حاکمِ ملکِ یزدانی عبد القادر جیلانیؓ | نقشِ نگینِ ایمانی عبد القادر جیلانیؓ
شیئاً للہ شیئاً للہ شیئاً للہ شیئاً للہ | صاحبِ جود و لاثانی عبد القادر جیلانیؓ
لحنِ زبورِ توریتی رُوح روانِ انجیلی | حُسنِ بیانِ قرآنی عبد القادر جیلانیؓ
نورِ وجہ تخلیقی مایۂ علمِ تحقیقی | شاہدِ بزمِ رُوحانی عبد القادر جیلانیؓ
زیرِ قدومت اہلِ ولا زیرِ نگینت ملکِ خدا | مایۂ نازِ سلطانی عبد القادر جیلانیؓ
کاشفِ رازِ سرِّ خفی فضلِ علیؓ و لطفِ نبیؐ | مظہرِ نفسِ رحمانی عبد القادر جیلانیؓ

قاضی عاجز عرض کند صورتِ سائل ہیں کہ ہند
بر درِ والا پیشانی عبد القادر جیلانیؓ

(جناب محمد بشیر الدین صاحب فاروقی قادری قاضی پیچھی)

تذکرۂ محبوب

زِ بسم اللہ کنم آغازِ مدحِ شاہِ جیلانیؓ | کہ بر قدش درست آمد لباسِ اعظم الثانی ۶۵
زہے غوثے کہ غوثیت مُدام او را مُسلّم شد | زہے قطبے کہ قطبیت مر او را ہست ارزانی
بتو ظاہر شود آنگہ کہ کنیت دارد آنحضرت | اگر لفظِ ابو را با محمد متصل خوانی
ابو صالح صلاح آثار نامِ والدش آمد | بعصمت فاطمہ اُمّش کہ بودہ مریمِ ثانی

خطاب او محی الدین و عبدالقادر اسم او — شده قادر باحیا کردن دین مسلمانی
سیادت از ابا بین است او را در نسب نامہ — حسن از جانب والد حسین از جانب ثانی
ز قاضی بوسعید آمد مبارک خرقہ اش در بر — کہ مخزومی مبارک خواند خلقش در سخندانی
ازاں کشف و کراماتے کہ دارد آں شہ جیلاں — نہ در تحریر می گنجد نہ در تقریر انسانی
دراں حینیکہ از صلب پدر شد منتقل آں شہ — بسن شصت سالہ مادر او داشت حیرانی
بوقت ناامیدی مادرش را شد امید از وے — چنیں خارق طفیل او بود از فضل سبحانی
ہماں دُرِّ یتیم اندر جہاں بگذاشت بعد از خود — ابو صالح دراں حینیکہ رفت از عالم فانی
در ایام صیام فرض امش گفت در طفلی — نخوردہ شیر من ہرگز بروز آں مونس جانی
ہلال ماہ صوم از ابر شد یکبار پوشیدہ — ز امش آشکارا گشت حال ماہ پنہانی
کہ گفت امروز فرزندم نخوردہ شیر من ہرگز — کہ اول روز بود از روزہ ہائے فرض یزدانی
ز نذر ہدیہ پیشش ہر کہ می آورد بگرفتے — عطا بر حاضراں کردے برسم نذر مہمانی
شدے ہمدم بدرویشاں تواضع با ہمہ کردے — نمی برخواستے ہرگز بدنیا دار نفسانی
در ایام صبی خود نقل کرد آں شاہ حق گویاں — بہ خورداں خواستم بازی کنم از راہ نادانی
مرا از عالم غیب ایں ندا آمد بیا سویم — مبارک گفت مادر در حق من شاہ جیلانی
ز ترس ایں ندا اکثر جدا می ماندم از مادر — کہ بود از استماعش بر دلم صدگونہ حیرانی
بخلوت ایں ندا اکنوں مرا در گوشش می آید — بحمد اللہ کہ ممنونم ز فیض فضل منانی
ازاں مردم چو پرسیدند کے معلوم گردانی — کہ ہستی اولیاء حق جوابے داد حقانی
کہ من دہ سالہ بودم جانب مکتب رواں گشتہ — ملائک گرد من بودند باہم در سخن رانی
چو در مکتب ملائک افسحوا خواندند در شانم — بدانستم ولیکن من ز جود و فضل سبحانی
بروزے در کنار دایہ در وقت طفولیت — یکایک بر ہوا رفت و بزد کوس مسلمانی
بدید او را چو دایہ مثل سیمابے کہ میگردد — بہ نزد آفتاب افسوس میخورد از پشیمانی
بفضل حق ہماں دم در کنار دایہ باز آمد — دراں دم زاں کرامت شاد گشتہ چشم نورانی

در ایامِ بلوغش داد روزے یاد آں قصّہ کہ اکنوں ہم چناں حالت تو میگردد ارزانی
تبسّم کرد آنحضرت جوابش داد کاے دار ہماں حالت پیش از پیش آما اینقدر دانی
بہ طفلی از ضعیفی تابِ آں حالت نمی بُردم ہزاراں مثلِ آں حالت کنوں میگردد ارزانی
نگاہے رفت آنحضرت بروزِ عرفہ در منزل رواں شد در پئے گاوے کند تا دانہ افشانی
بگردانید رُو آں گاو و گفت ای شہ زمن بشنو نہ مخلوقے بایں کارو نہ امرت کرد ربّانی
بگفت آں شہ شنیدم چوں ز گاو آں حرفِ برجستہ بگردیدم بسوئے بامِ خود از لطفِ یزدانی
بدیدم حاجیاں آنجا کہ در عرفات استادہ بمادر آمدہ گفتم مرا در کارِ حق مانی
اجازت جانبِ بغداد دہ تا من روم آنجا بہ بینم مردمِ صالح بخوانم علمِ عرفانی
زمن پرسید مادر علتِ رفتن چہ پیش آمد بگفتم آنچہ گاوم گفتہ بود از لطفِ ربّانی
شتاباں مادرم آورد چہل دینار در پیشم بدلقم دوخت در زیرِ بغل گفتا کہ بستانی
برو اذنِ سفر دادم ترا لیکن بایں شرطے کہ دایم راست گو باشی بہر جائیکہ می مانی
چو با او عہد بربستم دعائے کرد تعلیم پس آنگہ داد رخصت تا رواں گشتم بآسانی
رواں یک قافلہ دیدم سوئے بغداد مردم کم چو بگذشتم بہمراہئ شاں از شہرِ جیلانی
سوارہ شصت گرد آمد بگردِ قافلہ ناگہ یکے پرسید از من کاے چہ داری کنزِ پنہانی
چہل دینار دارم گفتمش در دلقِ خود پنہاں باستہزا گمانم برد و بگذشت او ز شیطانی
پس از وے دیگرے آمد جوابِ اولش گفتم بہ پیشِ مہترِ خود قصہ ام گفت اوّل و ثانی
مرا آں مہترِ دزداں بخواند آخر بہ پیشِ خود زمن پرسید القصہ بگفتم اوّل و ثانی
چہل دینارِ دلقم را برآوردند پیشِ او بمن گفت ای چرا خود کشف کردی سرِّ پنہانی
بگفتم عہدِ من بر راستی چوں بود با مادر نہ گفتم جز بحق گوئی ز جان و مال ارزانی
چو بشنید ایں سخن از من بسے بگریست آں مہتر بجوئے اشکِ حسرت غرق شد بعد از پشیمانی
بگفت ای وائے گر امنیت فرماں داری مادر چہ باشد حالِ من آخر کہ دورم از امرِ ربّانی
ز بے فرمانئ حق آنکہ بر من رفت از غفلت کنوں زانم بدہ توبہ توئی چوں ہادئ آنی

بآخر مهتر و زرواں چو تائب شد بقومِ خود — بداد اموال هر دم را بسجده سود پیشانی

به پیش از اولیس و تا بپائے قوم گردیدم — چنیں گفته شهِ شاهاں ز فیضِ فضلِ سبحانی

عزیزے بود در بغداد کاترا غوث گفتندے — بخواب اندر بدید او جلوهٔ آں شاهِ جیلانی

که او بر منبرِ بغداد استاد است و میگوید — قدم منسوب خود کرده علیٰ رقبه که میدانی

بآں حسن و ادب کنیت بآں غوثے که او کرده — میانِ اولیا و اصفیاء اسمش امیرِ سلطانی

نود سالے حیاتش بود تفصیلش زمن بشنو — به هیجده سالش از جیلاں به بغداد آمده دانی

پے تحصیلِ علمے هفت سال اندر شمار آمد — به بست و پنج سالش انقطاع از خلق ربانی

به چهل ساله بدعوت سوئے حق خواندن خلائق را — حسابِ عمرِ ایشاں بود من گفتم بآسانی

بسالِ پانصد و شصت و یک شاهِ همه شاهاں — رواں سوئے جناں گشت و گذشت از عالمِ فانی

نه چوں او صاحبِ تجرید در عالم کسے باشد — نه مثلِ او کسے پیدا قریبِ قربِ ربانی

کمالاتش ز صد بیروں خوارق از شمار افزوں — بعلم و حلم صوفیش چو او پیدا نشد ثانی

چه جائے آنکه در مدحش زبانِ من سخن راند — چو یک حرفے بصد تکلیف گوید در سخن رانی

چو حرفے بیش ازیں نتوانم اندر مدحِ او گفتن — بگویم گو توانم گفت اخلاقیکه میدانی

طفیلِ خاص اخلاصے که قطب الدین کاکی را — بآں درگاه والا دستگاهِ شاهِ جیلانی

توئی شاهِ همه شاهاں همه شاهاں گدائے تو — گدایانِ جهاں از دستِ تو یابند سلطانی

بعرفاں عارفِ حقے بسرے سرِّ سرِّ الله — بمیرے میرِ میدانی به پیرے پیرِ پیرانی

مشائخ راز شانِ تو نشانِ فیض بخش آمد — نشانِ شانِ تو در شان بودن محی اعظم الشانی

توئی مطلوبِ اهل الله توئی مقصودِ هر آگاه — توئی هادئی هر گمراه توئی محبوبِ سبحانی

گدائے درگهِ عالیست شاها آمده کاکی — به بخشش اورا سرافرازی ز اسرارِ خدادانی

به کامش کامراں گرداں خداوند الفیض خود — ز روحِ پر فتوحِ فیضهایش دار ارزانی

درآں مجلس که ایں ابیاتِ مدحِ شاهِ جیلاں را — بخواند هر که برکاتش رسد از لطفِ یزدانی

بمدحت تا سخن رانم مدد یا شاهِ جیلانی — مدد یا غوثِ انس و جن مدد یا قطبِ ربانی

(قدوة المحققین حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی رضی الله تعالیٰ عنه — از تحفهٔ حنفیه)

مؤلفہ

ابو الفضل سید محمود بی۔ اے۔ ایل ایل بی
(عثمانیہ)

مہرِ گردونِ ولایت کز ضمیرِ روشنش

ہر سحر خورشیدِ رخشاں میکند نور اقتباس

بحرِ عرفاں را گہر بُرجِ حقایق را قمر

تختِ دیں را بادشہ قصرِ ولایت را اساس

(از سلطان الاذکار)

مخمس بر قصیدہ مفرح الارواح حضرت شاہ ابوالمعالی قدس سرہ

خوب جست آمد قبائے فخر و عزت در برم تاج جاه و حشمت و مکنت چه زیبد بر سرم
شوکت ملک سلیمانی نه از جو می خرم از رهِ فقر و فنا گوئی شه بحر و برم
تا بجان و دل گدائے شیخ عبدالقادرم

با جمالِ پاک او از دین و دنیا شاغلم تا قسم بے شک ولے در راهِ عشقش کاملم
بالیقین وایند یارانِ طریق مجملم هست دایم در طواف کعبهٔ کویش دلم
در رهِ صدق و صفا این ست حج اکبرم

جانِ من تا از زلالِ آبِ جویش کوثر است قلبِ من تا از خیالِ میلِ سویش کوثر است
سینه ام تا از صفائے آبِ خویش کوثر است چشمِ من تا از هوائے خلد کویش کوثر است
آبِ حسرت میخورد رضوان ز حوضِ کوثرم

اے فتاده بر درت هر عاجز و بیکس مدام مدین فیض و نوالت مرجع هر خاص و عام
گشته ام بیمار و لاچار آخرای غوث عظام می نهم گریان رخ خود بر درت هر صبح و شام
رحمتے بر روئے گرد آلودهٔ چشم ترم

پائے بندم الغیاث ای شاهِ عالم الغیاث در دمندم الغیاث اے نور انجم الغیاث
مستمندم الغیاث ای نورِ اکرم الغیاث مردم از غم الغیاث اے غوث اعظم الغیاث
وقت آں آمد که بنمائی جمال انورم

جز سیه بختی نمیدارم بدنیا منزلت موبمو غرقستم بگرداب بلا و مسکنت
ایستاده بر درت اے شاهِ عالی مرتبت چوں نمی بینی کنوں سوئیم زعین مرحمت

جائے آں دار کہ در دنیا نہ بینی دیگرم

بے عطایت حاصلِ امن و امانی مشکلست | بے نگاہِ تو امانِ دو جہانی مشکلست
بے لقایت فتحِ گنجِ جاودانی مشکلست | بے جمالِ جاں فزایت زندگانی مشکلست
بے رحمتے ورنہ تن و ایں جامہ با ہم میدرم

زیرِ ہر مُو از ستم تیرِ شدائد کردہ رخنم | گردشِ ایام با من سازشے دارد چو خصم
ہر کرا محبوب دارم پیش می آید بخشم | غرۂ لطفِ تو بودہ کس نیاوردم بچشم
زاں بچشمِ غیرت آوردند محنت بر سرم

باطنم را سربسر میدانِ سیرت کردہ اند | ظاہرم در بندشِ زندانِ غیرت کردہ اند
مرغِ جانم را اسیرِ دامِ حیرت کردہ اند | ہرچہ بر من کردہ اند آخر ز غیرت کردہ اند
وائے بر من گر کرمہایت نگردد یاورم

بارِ عشقت میکشم اے شاہدِ فرخندہ خو | غیرِ شوقِ ذاتِ پاکِ تو ندارم جستجو
گرچہ پُر جرم و خطا ام لیک پیشِ لطفِ تو | نیست یا غوثا بمن جرم و گناہ از ہیچ رُو
رو مکش از من کہ بس بیدل خراب و ابترم

مثلِ بلبل خارج از بستاں فتادم بیقرار | از نگوں ساریِ بختِ خود بنالم زار زار
یک نظر فرما بایں مہجورِ اے عالی تبار | کردمے پرواز بر گلزارِ کویت چوں ہزار
چوں پرم سنگِ جفا بشکست اکنوں چوں پرم

از حرورِ فعلِ بد طین دلم شد خشت ساں | خوبیٔ قسمت نماید چیز علمم زشت ساں
ہر دو چشمِ انتظارِ فضل و لطفت شست ساں | شد ز تابِ آتشِ غم تن مرا انگشت ساں
ہست گوئی خرقۂ ماتم ز حسرت دربرم

میکشم از جبرِ دوراں بارِ رنج و محنتے | بس ضعیفم ایں کشاکش را ندارم ہمتے
در نظر آید ز ہر سُو تارِ درد و زحمتے | در تب و تابم شب و روز از عنایت رحمتے
میخورد خونم غم و من ہم بغم خوں میخورم

نذرِ عقیدت حصہ دوم

مخمس

آہ و نالہ میکنم بے التفاتیہائے تو — می برم صد ہم و غم بے التفاتیہائے تو
خوردہ ام تیرِ الم بے التفاتیہائے تو — ماندہ ام در کنجِ غم بے التفاتیہائے تو
ہمچو صدیقہ بمحنت روزگارے می برم

گرچہ بدفالیِ بختم روز و شب آرد بلا — گشتہ ام ہرچند در راہِ شقاوت مقتدا
بر نوازشہائے عالی لیک اے مہرِ عطا — دارم اُمید آنکہ از برجِ سعادت با صفا
گر بود طالع شود طالع ہمایوں اخترم

فضل فرما فضل فرما دمبدم از راہِ لطف — دُور دار از پشتِ عالم بارِ غم از راہِ لطف
چونکہ داری بر منِ عاجز کرم از راہِ لطف — یکدم اے خضرِ مبارک پے قدم از راہِ لطف
نہ بروئے من چہ شد آخر ہماں خاکِ درم

بودمے با فضلِ تو در دین و دنیا بے خطر — ہر کس از اعدائے من میماند ہر دم پُر حذر
از چہ باشد حضرتا حالِ مرا رنگِ دگر — گر گناہے رفتہ باشد توبہ ہا کردم ز سر
عذرِ من بپذیر و از لطف افسر بر سرم

ہر زماں دارم زباں در وائے و ویلا مشتغل — ہر دم از افعالِ بد روئے فوادم منفعل
ماندہ ام در رنج و کلفت ہمچو خر در آب و گل — میکنم ختمِ سخن تا چند گویم حالِ دل
کز نوشتن با قلم و ز نالہ آمد دفترم

ایں منم بیتِ فلاکت ہا تو گنجِ رحمتی — ہیں منم نارِ شقاوت ہا تو بحرِ رحمتی
اے شہا مثلِ خطا ہائے ظہور رحمتی — چیست در پیشِ کرمہائے تو جرمِ غربتی
الکرم یا غوثِ اعظم بالترحم الکرم

(مولوی ظہور حسین صاحب قادری ظہور بٹالوی)

مخمس بر غزل اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

۲

مرحبا ظلِ علی من شاہِ شاہاں یافتم — بارک اللہ وارثِ ملکِ سلیمان یافتم
حبذا ہادیٔ خضر و پیرِ پیراں یافتم — شکر للہ رہنمائے دین و ایمان یافتم
شافعِ روزِ جزا محبوبِ سبحاں یافتم

انبیا را در صفاتِ اُو ثنا خواں یافتم — اولیا را سر بپایش کردہ نازاں یافتم
اتقیا را از زلالش زلہ خواراں یافتم — شکر للہ رہنمائے دین و ایمان یافتم
شافعِ روزِ جزا محبوبِ سبحاں یافتم

ہر دو عالم را ز لطفش زیرِ احساں یافتم — بدل و قطب و غوث و فردش زیرِ فرماں یافتم
در رجال اللہ صدرِ بزمِ امکاں یافتم — شکر للہ رہنمائے دین و ایمان یافتم
شافعِ روزِ جزا محبوبِ سبحاں یافتم

شانِ جدت فیض بخشی بر تو تاباں یافتم — دو جہاں را از دل و جاں بر تو قرباں یافتم
ابنِ مولیٰ را من از مشکل کشایاں یافتم — شکر للہ رہنمائے دین و ایمان یافتم
شافعِ روزِ جزا محبوبِ سبحاں یافتم

در فعالِ اُو باصواب و در ظلالِ اُو چو سحاب — در جدالِ اُو کامیاب و در مجالِ او فتحیاب
در شمالِ اُو لاجواب و در وصالِ اُو بے حجاب — در جمالِ اُو ماہتاب و در جلالِ اُو آفتاب
مظہرِ نورِ اتم منظورِ یزداں یافتم

در محاسن سیدی طوبیٰ لہ حسن المآب — بے خیال و بگمان و بے سوال و بے جواب
در کمالش دم مزن واللہ اعلم بالصواب — در جمالِ اُو ماہتاب و در جلالِ اُو آفتاب
مظہرِ نورِ اتم منظورِ یزداں یافتم

اسپِ میدانِ وغایش از ہمہ اوّل شود — ناقصے باشد ولے از یک نظر اکمل شود

چیست دشواری که پیشش بے تأمل حل شود صد هزاران عقده از فیضِ نگاهش حل شود

امرِ مشکل بر درش بسیار آسان یافتم

بارگاهش جنت الماوی و او سدره نشیں پاسبانش همچو رضوان یا که چون روح الامیں

شد مکانش جائے حیرت لامکان را او مکیں در تجلی کوهِ سے غشطے در علو حسنِ بریں

عقبهٔ والا مکانش همچو کیوان یافتم

در جماعت او جلیل و در امامت او جدیر در هدایت چون خلیل و در حمایت او بشیر

در عنایت بے مثیل و در اعانت او قدیر در شجاعت بے عدیل و در شهامت بے نظیر

یکه تازِ عرصهٔ توحید و عرفان یافتم

چون دمِ عیسیٰ بود در جان نوازیها دمش زندهٔ جاوید کرده دینِ جدِ اکرمش

محیِ دیں گویاں شده ممنونِ احسان عالمش کرد چون عزمِ وغا با کافران بر پرچمش

آیهٔ نصرٌ من الله را نمایاں یافتم

عالمے خوانند کلبِ آستان را ضیغمش آب گردد زهرهٔ ضرغام پیش آمدش

فتح و نصرت در معارک همرکابِ ادهمش کرد چون عزمِ وغا با کافران بر پرچمش

آیهٔ نصرٌ من الله را نمایاں یافتم

هست تیغش بے نیام و قوس او زه همدمش تیر او شد بر سرِ سوفار و صائب هر دمش

نیزهٔ او راست است و زیں زده هم ادهمش کرد چون عزمِ وغا با کافران بر پرچمش

آیهٔ نصرٌ من الله را نمایاں یافتم

کرد چون تعمیلِ فرمانِ خدا از بهرِ جود شهسوارِ گردون بهرِ علی لاریب بود

شرقی و غربی سرِ تسلیم خود بر خاک سود چون سمندِ سعیِ او در امرِ حق جولاں نمود

مشرق و مغرب به پیشش تنگ میداں یافتم

داشت دایم در سکون حالِ زبون و تن بخاک چهره زرد و خشک لب و ز کلکِ غم سینه چاک

ناگهاں از سر قدم کرده رواں شد شادناک تازه و تر گشته در وصفِ خطِ رخسارِ پاک

خامہ را سر سبز ہمچو شاخِ ریحاں یافتم

ہست محتاجِ عنایات تو شاہا بے کسے　　بندۂ بے دام تو ایں عارفِ خستہ خسے
حاضر دربارِ در بارِ تو ہمچو ما بسے　　گوہرِ مقصد بداماں ہست عثماں ہر کسے
فیضِ آں بحرِ کرم چوں ابرِ نیساں یافتم

(حضرت مولوی سید وحید بادشاہ صاحب قادری الموسوی عارف)

۳

مخمس بر غزل جناب عاصی مرحوم

راحتِ جانِ شہنشاہِ رسولاں مددے　　نورِ عین حسنینؓ و شہِ مرداں مددے
قطبِ اکرم من بے دل و بے جاں مددے　　غوثِ اعظم منِ بے سر و ساماں مددے
قبلۂ جاں مددے کعبۂ ایماں مددے

منبعِ فضلِ صمد از کرم بخشش نمے　　ملجاءِ صالح و بد نہ بسرِ من قدمے
مخزنِ جودِ احد دہ بفقیرے درمے　　مہبطِ فیضِ ابد گوشۂ چشمِ کرمے
مظہرِ سرِّ ازل واقفِ پنہاں مددے

ایکہ از فیضِ تو بغداد شدہ رشکِ جناں　　قطرۂ دہ بمنِ خشک لب و تشنہ دہاں
رحم فرما کہ جگر خستہ ام و سینہ طپاں　　گشتہ ام برگِ خزاں دیدۂ آشوبِ جہاں
اے بہارِ کرم گلشنِ احساں مددے

او فتادم بزمین جز تو کہ غمخوار مرا　　دستِ من گیر و ترحم کن و بردار مرا
از شرور و فتن دہر نگہدار مرا　　نبود در دو جہاں جز تو مددگار مرا
مددے ای سرو سر گروہِ پاکاں مددے

حیف یاراں ہمہ واصل شدہ و مہجورم　　زیں غمِ جاں گسل افتادہ بدل ناسورم
از صدائے لب جاں بخش نما مسرورم　　آہ از قافلۂ اہلِ دلاں بس دورم

ناقہ ام را نبود جز تو حدی خواں مددے

چشمِ بد دور ز چشمِ تو عیاں جلوۂ طور — پائے پر نور تو خجلت دہِ رخسارۂ حور
صدقۂ روئے خود از نورِ دلم کن معمور — ذرہ ام چند طپد در شبِ ظلمت بے نور
صبحِ رحمت کرمے مہرِ درخشاں مددے

عزت و رونقِ بنیانِ دو عالم ہستی — زبدہ و عمدۂ پاکانِ دو عالم ہستی
سرور اصحابِ فرمانِ دو عالم ہستی — ماگدائیم تو سلطانِ دو عالم ہستی
از تو داریم طمع پادشہ جیلاں مددے

ما شعاعیم و شہانِ نیّرِ اعظم ہستی — ما حبابیم و تو از فیض و کرم یم ہستی
ما مریضیم و تو عیسیٰ سخن و دم ہستی — ماگدائیم تو سلطانِ دو عالم ہستی
از تو داریم طمع پادشہ جیلاں مددے

لطف فرما ز کرم بر من و تنہائی من — تا نہ برباد شود بادیہ پیمائی من
جز درت نیست دوائے دلِ سودائی من — خاکِ بغداد بود سرمۂ بینائی من
دیدہ ام را چہ کند کحلِ صفاہاں مددے

نے مرا بالِ ہما باد و نے تاجِ شہم — تا جہاں بس کہ بہ باب تو سرِ خود بنہم
بنما بہر خدا سوئے جنابِ تو رہم — وطن آوارہ مقصود ز بختِ سیہ ام
مشکلِ تیرگی شامِ غریباں مددے

نغمۂ مدحِ تو دارم بزباں لیل و نہار — کہ بجز مدح نیابد دلِ دیوانہ قرار
گلِ رویت بنما تا شوم از جاں نثار — بلبلِ مدح سرائے تو ام اے رشکِ بہار
گلِ روئے سبدِ گلشنِ امکاں مددے

بر فقیرِ درت اے ابنِ محبّ الفقرا — فضل کن فضل پئے فضلِ رسول و زہرا
گرچہ گردیدہ ام آلودۂ عصیان و خطا — انتظارِ کرمِ تست دلِ عاصی را
اے خدا جوئے و خدابین و خداداں مددے

(مولانا شاہ عبدالقادر صاحب قادری بدایونی قدس رحمۃ اللہ علیہ — از مدحت جناب سید الافراد و اکمل الاقطاب)

مُسدّس

۴

اے عیاں نورِ خدا از روئے تو　　قبلۂ ایمانِ ما ابروئے تو
اے نگاہِ پاکبازاں سوئے تو　　ناتواں افتادہ ام در کوئے تو
غوثِ اعظم قطبِ عالم دستگیر
دستِ من گیر اے شہِ روشن ضمیر

اے فروغِ شمعِ بزمِ انبیا　　وے بہارِ بوستانِ اولیا
اے چراغِ دودمانِ مرتضیٰ　　رحم کن بر من برائے مصطفیٰ
غوثِ اعظم قطبِ عالم دستگیر
دستِ من گیر اے شہِ روشن ضمیر

آیتِ رحمت قدِ نیکوئے تست　　رایتِ وحدت قدِ دلجوئے تست
سجدہ گاہِ ما غریباں کوئے تست　　بے کساں را تکیہ بر بازوئے تست
غوثِ اعظم قطبِ عالم دستگیر
دستِ من گیر اے شہِ روشن ضمیر

الغیاث اے غوثِ دوراں الغیاث　　الغیاث اے پیرِ پیراں الغیاث
الغیاث اے شاہِ جیلاں الغیاث　　الغیاث اے نوحِ طوفاں الغیاث
غوثِ اعظم قطبِ عالم دستگیر
دستِ من گیر اے شہِ روشن ضمیر

(جنابِ شہید مرحوم ۔　　از گلدستۂ شہید)
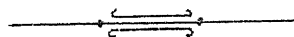
چکیدۂ قلم مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ اعظم ؓ دلیلِ راہِ یقیں — بیقیں رہبرِ اکابرِ دیں ۵
شیخِ دارین ہادیِ ثقلین — زبدۂ آلِ سیدِ کونین
بادشاہِ ممالکِ قربت — رہ نوردِ مسالکِ غربت
اوست در جملہ اولیا مختار — چوں پیمبر در انبیا ممتاز
اولیا بندہاش از دل وجاں — قدمِ او بگردنِ ایشاں
وصف تعریفِ او زِ من نہ نکوست — خود کراماتِ او معروف اوست
من کہ پروردۂ نوالِ ویم — عاجز از مدحتِ کمالِ ویم
ہمہ در غرقِ بحرِ احسانم — اے فدائے درش دل وجانم
در دو عالم باوست امیدم — ہست باشی امید جاویدم

(از اخبار الاخیار فی اسرار الابرار)

نظم

آنکہ محبوبِ حضرتِ حق است — بہر آفاق رحمتِ حق است ۶
قطبِ بغداد غوثِ جیلانی — لیس فی الدہر مثلہٗ ثانی
او ہمش چرخ مہ رکاب آمد — قدمش مالک الرقاب آمد
لقب او بداں بصدق و یقیں — قطبِ کونین شاہ محی الدیں
دستگیرِ جہاں واہلِ جہاں — میر و پیر زماں واہلِ زماں
دری و ثاقب و فرید و وحید — عالی و والی و حمید و رشید
اعلم و افقہ و بلیغ و فصیح — در ہمہ اولیا ملیح و صبیح
ذاتِ او صاحبِ کرامات است — بیگماں آبروئے سادات است

غوث و قطب و ولی و سلطان است — برہ حق دلیل برہان است
جیلی و حنبلی و بغدادی — بے شک و شبہ مہدی و ہادی
حسنی و حسینی است و شریف — احسن و محسن و لطیف و نظیف
پدرش راست نسبت احسن — بے شک و ریب با امام حسن رض
مادرش را بجعفر صادق رض — نسب راسخ ست و ہم واثق
ہر کرا بر سیادتش سخن است — دہنش زن کہ گندہ تر دہن است
ذاتِ آں شاہ روشن است چو ماہ — باز اولادِ او برفعت و جاہ
تا قیامت ہمیشہ معمور است — در دو آفاق فائض النور است
گر زبانم یکے ہزار شود — صد ہزارش سخن گزار شود
مرقدِ پاک اوست در بغداد — اہل عالم ازو گرفتہ مراد
ہادیِ خلق بود سوئے خدا — قدس اللہ سرہ ابدا

(للعالم الکامل ابو عبداللہ السید محمد بن السید احمد بن السید الحسن الحسینی الترمذی۔
سنہ ۱۰۶۰ھ از مجمع الواصلین)

فرمودۂ حضرت شیخ نور اللہ سورتی قدس سرہٗ

ہر کہ وے از سلسلۂ قادریست — از ہمہ دانی کہ او را برتریست
سلسلۂ قادری از جملہ بہ — دل بدہ در عشق وے و جاں بدہ
ہر کہ دریں سلسلہ دستے زند — حب دل از سلسلہ ہا بر کند
حضرتِ جیلی ست شہِ جملہ پیر — بہ کہ شوی چاکرِ میرِ کبیر
شاہِ دو کون ست بکون و مکاں — در تہِ حکمش ز زمین تا زماں
ہست مکانش ز ملوکاں بلند — رتبۂ او را کہ شناسد کہ چند
ہیچ مریدش نہ رود در سقر — حضرتِ پیر ست ہمہ را سپر

جنتِ فردوس بود جائے شاں　　بر پُلِ دوزخ نرود پائے شاں
گفت چنیں بندۂ احمد کبیرؒ
اوست یکے خادمِ پیرانِ پیرؓ
(از گلدستۂ کرامات)

نظم
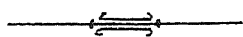
زہے سبطِ شبیرؓ و ابنِ حسنؓ　　شہنشاہِ عالیجناب زمن
بہر دو جہاں یاور و دستگیر　　بود لامکاں صدرِ اورا سریر
زحق غوث الاعظم مر اورا خطاب　　زآئینہ دارش مہ و آفتاب
بہ نعلینِ اُو چشمِ ملکوت نقش　　فلک صحن و دریاش چہر است کفش
شہی کز شہانِ زماں برتراست　　کہ نورِ علیؓ جانِ پیغمبرؐ است
زانعامِ اُو بحر یک قطرہ　　زانوارِ اُو مہر چوں ذرہ
چہ محبوبِ سُبحاں و معشوقِ رب　　کز و عرشیاں فرشیاں را ادب
بذاتش کند عشق پروردگار　　زہے تاجدارِ ہمہ تاجدار
بپائے نبیؐ دوشِ اقدس بداد　　بدوشِ ہمہ اولیا پا نہاد
بکاریکہ تیرِ ولایت زند　　قضا و قدر زو ہدف میشود
سراجِ شبستانِ حضرت رسولؐ　　گلِ سُرخ گلزارِ زہرہ بتولؓ
زہے پیرو مسلکِ مصطفےٰ　　کز و شادماں خاطرِ مرتضےٰ
بگوریکہ او قم باذنی بگفت　　زخاک ہر یکے مردہ چوں گل بر ست
زبانش بلوح و قلم مشق ساخت　　شکستہ خطِ مردہ را کردہ راست
چہ مشغول فارغ کہ باوصفِ قید　　بیاورد عنقائے غیبی بصید
زاسپش دو اسپہ شدہ بایزید　　بہنگامِ جستن عناں در کشید

ابوبکرؓ ہزارہ و صاف اُو — زشیرازہ مدح صحاف اُو
کلاہِ نبیؐ فرقِ اُورا سزد — گلیمِ علیؓ زیب اُورا دہد
بہ بغداد درگاہِ آں بادشاہ — بود ثانیِ کعبہ اے مردِ رہ
اغثنی وامدونی یا دستگیر
بہ برہانِ عرفاں دلم کن منیر

(قاضی میر برہان الدین برہان قادری قندہاری رحمۃ اللہ علیہ — از دُرّ الدارین)

رباعیات

۱ اے علیؓ در دو جہاں جز تو نباشد مرتضیٰ — اے رضا جوئے نبیؐ با تو رضا جوید خدا
نامِ یک چشمت حسنؓ نامِ دگر چشمت حسینؓ — زاں دو شد یک نور پیدا نامِ او غوث الورا

(جناب مولوی ہدایت محی الدین صاحب قادری قدائی ناظم دیوانی بلدہ)

۲ گویم ز کمالِ تو چہ غوث الثقلینؓ — محبوبِ خدا ابنِ حسنؓ آلِ حسینؓ
سر بر قدمت جملہ نہادند بگفتند — تاللہ لقد آثرک اللہ علینا

(حضرت مولنا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی)

۳ مطلوب ز کعبہ کوئے غوث است مرا — مقصود ز قبلہ روئے غوث است مرا
چوں قبلہ نما عجب نباشد اے فرد — گر دوختہ چشم سوئے غوث است مرا

(فرد)

آں شاہِ سرافراز کہ غوث الثقلین است
در اصل صحیح النسبین از طرفین است ۴
از سوئے پدر تا بحسنؓ سلسلۂ اوست
وز جانب مادرش بہ دریائے حسینؓ است
(حضرت مولٰنا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی۔ از درالدارین)

رُباعی کہ بر روضۂ اقدس نوشتہ است

ایں بارگہِ حضرت غوث الثقلین است
نقدِ کرم حیدرؓ و نسلِ حسنینؓ است ۵
مادرش حسینیؓ نسب است و پدرِ او
ز اولادِ حسنؓ یعنی کریم الابوین است

بادشاہِ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرورِ اولادِ آدم شاہ عبدالقادر است ۶
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است
(سرحلقہ طریقۂ نقشبندیہ حضرت بہاء الدین شاہ نقشبند قدس اللہ سرہ۔ از فتح المبین)

ترکِ عجمی کاکلِ ترکانہ بر انداخت
از خانہ بروں آمد و صد خانہ بر انداخت ۷
آں دم کہ عقیقِ لبِ خود در سخن آورد
خوں از دہنِ ساغر و پیمانہ بر انداخت
(حضرت سید شاہ ابوالمعالی قدس سرہ۔ از تحفۂ قادریہ)

از ہجرِ تو دلفگارم یا غوثؓ
وز آتش شوق بیقرارم یا غوثؓ ۸
تا خیر چرا بکار باشد رحمے
از تاب گذشت انتظارم یا غوثؓ
(از سوانح عمری غوث الاعظمؓ مصنفہ شاہ مراد مارہروی)

۹
ای شاہ اگر چون تو ظہیرم باشد — در شکلِ تو پیر دستگیرم باشد
دارم نہ غمِ سوال نہ فکرِ جواب — خوفے چہ ز منکر و نکیرم باشد

(محمد علی صاحب عاشق ۔ از مناقب غوثیہ)

۱۰
از جدّ و جہدم مشکلے آسان نمی شود — این نفس کافر است مسلمان نمی شود
خاطر یقین دان کہ حصولِ مرادِ تو — جز فیضِ باطنِ شہِ جیلان نمی شود

(محمد محی الدین صاحب قادری ۔ از بہارستان تقدیس)

۱۱
دل خواست مرا کہ سوئے ایمان بکشد — وین نفسِ خراب سوئے شیطان بکشد
یا غوث فتادہ ام درین کشمکشے — برمن نظرے کہ سوئے ایمان بکشد

(لا اعلم)

۱۲
یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر — بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر
بر درِ درگاہِ والا سائلم آئے آفتاب — خاطرِ ناشاد را کن شاد یا پیرانِ پیر رح

(حضرت خواجہ سید محمد الحسینی گیسو دراز قدس سرہ العزیز ۔ از جذبات حبیبیہ)

۱۳
در حشر گہ جنابِ عبد القادر رض — چون نشر کنی کتابِ عبد القادر رض
از قادریان مجو جداگانہ حساب — ملے شمر از حسابِ عبد القادر رض

(مولانا احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی علیہ الرحمۃ)

۱۴
دیں را اصل حدیث عبد القادرؒ
اہلِ دیں را مغیث عبد القادرؒ
او ما ینطق عن الہویٰ ایں شرحش
قرآن احمدؐ حدیث عبد القادرؒ

(مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی)

۱۵
اے ظلِّ الٰہ شیخ عبد القادرؒ
اے بندہ پناہ شیخ عبد القادرؒ
محتاج و گدائیم و تو ذوالتاج و کریم
شیئاً للہ شیخ عبد القادرؒ

(ایضاً)

۱۶
یارب بجمالِ نامِ عبد القادرؒ
یارب بنوالِ عامِ عبد القادرؒ
منگر بقصور و نقصِ ما قادریاں
بنگر بکمالِ تامِ عبد القادرؒ

(ایضاً)

۱۷
اے پیر جہانگیر کہ جانِ ہمہ کس
دارد ز درت نیلِ مرادات ہوس
بر خاکِ سرِ کوئے تو از صدق و صفا
من از تو ترا می طلبم ایم بس

(حضرت شاہ ابوالمعالی قدس سرہ۔ از تحفۂ قادریہ)

۱۸
محیطِ مرکزِ افضال و آسمانِ جلال
سپہرِ مہرِ کرامت مہ سپہرِ کمال
ستودہ خصلت و کافی کف و موید دست
خجستہ طالع و فرخ رُخ و ہمایوں فال

(از سلطان الاذکار)

۱۹ من ترا محبوب دارم در جہاں محبوب ام　　من ترا طالب چو گشتم خلق را مطلوب ام
اے خوشا چوں مردمِ دیدہ بچشمم جا دہند　　زانکہ ہستم موردِ لطف و عنایت غوث ام

(نواب تقی جاہ بہادر — از ہمدرد دکن ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ)

---

۲۰ یا محی الدین ترحمنا بلطفٍ واسعٍ　　انت غوث الکل مشہور بانواع الکرم
در زدِ رہزن را بیکدم ساختی ابدالِ حق　　اے شہِ دنیا و دیں بر حالِ ما ہم کن کرم

(حضرت خواجہ سید شاہ محمد الحسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ)

---

۲۱ سبز خطِ غوث آمد جانم　　گز نیم نگاہ زندہ کرد ایمانم
اے ساقیٔ میخانۂ اسرارِ ازل　　یک قطرہ دہ از خمکدۂ گیلانم

(ملک الشعراء شیخ غلام قادر گرامی مرحوم شاعر خاص اعلیٰحضرت خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ از رباعیات گرامی)

---

۲۲ فرزندِ نبیؐ فاطمہؓ را نور العین　　لختِ جگرِ شہنشہؓ بدر و حنین
دلہا پا بوس قطبِ ربانی را　　سلطان الاولیاء غوث الثقلینؓ

(ایضاً)

---

۲۳ از کدا میں وصف گویم دلبرا جانانہ　　کیست در عالم کہ تو در حسن زیبا لانہ
سید و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم و غریب　　بادشاہ و شیخ و درویش و ولی مولانہ

(از سوانح عمری غوث الاعظمؓ)

۲۴

آنی کہ تو در دو ہر امید ہمہ — در معرکہ حشر نصیر ہمہ
از لطف نگہ بحال ایں عاجز کن — یا حضرت غوث دستگیر ہمہ

(لا اعلم)

۲۵

سبط سبطینؓ نور عینین علیؓ — روح حسنینؓ نور عینین علیؓ
جان زہرہؓ جناب عبد القادرؓ — غوث الثقلین نور عینین علیؓ

(جناب نجم الدین صاحب قادری بدایونی المخاطب امام الکلام پہلوان سخن)

۲۶

محبوب خدا سید عالی نسبی — مجموعہ اوصاف حسینی حسنیؓ
من جز تو وسیلہ ندارم شاہا — اے ابن علیؓ سبط نبی خذ بیدی

(حضرت مولوی سید شاہ یحییٰ بادشاہ صاحب قادری حاذق)

۲۷

دامنت سرپوش بادا دائما
بر سر جرم محمد قادری

(حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد الحسینی قدس سرہ العزیز)

۲۸

شوریدگان و خستہ و زاریم آہ آہ — وا ماندگان صحبت یاریم آہ آہ
خوانند اگر بلطف بیائیم شاد شاد — رانند اگر بقہر برآریم آہ آہ
مستان زشت خوئے و رندان کو بکو — گہ در شراب و گہ بخماریم آہ آہ

(حضرت بابا شیخ احمد مغربی المخاطب احمد گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ از اکابر المفاخر۔ ورا اندرین)

۲۹

صد چشم وام خواہم تا در تو بنگرم
ایں چشم از کہ خواہم و ایں چشم خود کراست

(سید شاہ محمدؒ عالم گجراتی رحمۃ اللہ علیہ۔ صباح الرشاد من جلوہ قدم سید الافراد ودر الدارین)

۳۰

قادرا قدرت تو داری ہر چہ خواہی آں کنی
مُردہ را جانے بہ بخشی زندہ را بے جاں کنی

(حضرت شاہ نظام نارنولی قدس سرہ)

۳۱

شیخ محی الدین شہ عالی سند　　فی جلالتہ ھو الفرد الاحد
آنکہ چوں جد ہر دو عالم سرور است　　ہر چہ بتواں گفت زینہا برتر است

(حضرت سید شاہ ابو المعالی قدس سرہ۔ تحفۂ قادریہ)

(حصہ دوم ختم)

سگِ درگاہِ میراں شو چو خواہی قربِ ربانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی
حصہ سوم
اردو کلام
مرتبہ
ابوالفضل سید محمود بی اے ایل بی
(عثمانیہ)

(حضرت مولانا مولوی سید عبدالرشید صاحب قادری اخترؔ مدظلہ)

۱۹۰۶ء

ولادت باسعادت

گر نہ ہوں رنج و طرب دہر میں توام پیدا
سازِ مطرب سے نہ ہو نالۂ ماتم پیدا

کیوں تماشے کیلئے ہم کو ملیں دو آنکھیں
گر دو رنگا نہ ہو یہ گلشنِ عالم پیدا

سخنِ سود و زیاں منہ سے نکلتے تھے ہنوز
دستِ قدرت نے جو دو کئے باہم پیدا

خیر و شر دونوں نہ میزانِ عمل میں تلتے
ہوتے دو ہاتھ نہ یکساں جو کم از کم پیدا

غم جو پیش آئے تو ثابت قدمی لازم ہے
سہل و دشوار کی اشکال ہیں توام پیدا

سازِ عشرت بھی ہے پہلو میں خلش کے پنہاں
خار و گل ہیں چمنِ دہر میں منضم پیدا

پردۂ ہجر میں ہے وصل کی صورت روپوش
عیش مخفی ہے محبت میں تو ہم غم پیدا

آج تک راحتِ بے رنج ملی ہے کس کو
زخم پیدا ہو تو ہو زخم کا مرہم پیدا

عیش و عشرت ہے مگر رنج و مصیبت کا مآل
ہر برس عید سے پہلے ہے محرم پیدا

آزمائش کے لئے ہے یہ دو رنگی یکسر
دھوپ میں خشک ہو سبزہ تو ہو شبنم پیدا

امتحان اس کو ہمارا جو نہ ہوتا منظور
درد کرتا نہ کبھی خالقِ عالم پیدا

درد پیدا ہوا دنیا میں ہماری خاطر
درد کے واسطے دنیا میں ہوئے ہم پیدا

غم نہ ہوتے تو ہماری بھی ضرورت کیا تھی؟
ہم نہ ہوتے تو نہ ہوتے یہ غم و ہم پیدا

جب ہوئی نشو و نمائے الم و غم منظور
درد پہلو میں تو آنکھوں میں ہوا نم پیدا

دردِ دل سے ہوئی آفاق میں کعبہ کی نمود
چشمِ پرنم سے ہوا چشمۂ زمزم پیدا

ق

دل میں جس طرح جگہ عشقِ بتاں نے پائی
جس طرح دیدۂ گریاں سے ہوا یم پیدا

خانۂ کعبہ اسی طرح بنا بت خانہ
ہو گئے سینکڑوں اصنام کم از کم پیدا

کر لیا چشمۂ زمزم پہ بتوں نے قبضہ
ہو گیا آبِ بقا میں اثرِ سم پیدا

تیرگی شرک کی جب پھیل گئی چار طرف
نورِ وحدت ہوا عالم میں مجسم پیدا

آئے اللہ کے محبوب ہدایت کے لیئے
ارضِ بطحیٰ میں ہوئے سرورِ عالم پیدا

بُت گرے۔ کفر مٹا۔ شور خدائی میں مچا
وہ ہوا کعبہ میں توحید کا پرچم پیدا

آپ کی ذات سے نابود ہوئی ظلمتِ شرک
آپ کے نام سے شیطاں کو ہوا غم پیدا

گلشنِ دہر سے جب آپ کا سایہ اُٹھا
خندۂ گل سے ہوا نالۂ ماتم پیدا

پھر صحابہؓ سے بڑھی رونقِ باغِ اسلام
پھل ہر اک شاخ میں ہوتے رہے پیہم پیدا

جب صحابہؓ رہے سر پر نہ ائمہ باقی
نخلِ امت میں ہوا پھر شجرِ غم پیدا

پرتوِ مہرِ جہاں تاب اُٹھا گلشن سے
برگِ ہر گل پہ ہوئے قطرۂ شبنم پیدا

پھر مقدر کی طرح دہر نے کروٹ بدلی
پھر ہوا غیب سے کچھ اور ہی عالم پیدا

شہرِ جیلاں سے پھر اک ماہِ منور چمکا
پھر ہدایت کو ہوئے غوثِ معظم پیدا

سر جھکا کر پئے تعظیم ادب سے اُٹھو
طاقِ محرابِ اطاعت میں رہے خم پیدا

شور ہے گلشنِ آفاق میں قد و قامت کا
سرو ایسے قد و قامت کے ہوئے کم پیدا

پردۂ غیب سے آواز سلام آتی ہے
آلِ احمدؐ میں ہوئے رحمتِ عالم پیدا

اور اک مطلعِ پُر نور کروں نذرِ حضور
جس میں ہو روشنیٔ نیرِ اعظم پیدا

مطلعِ ثانی

کس طرح مُردہ دلوں میں ہو دمِ خم پیدا
محیٔ دیں بن کے ہوئے عیسیٔ مریم پیدا

شمعِ ایمن سے منور ہوئی بزمِ اسلام
اُمتِ جد میں ہوئے نورِ مجسم پیدا

ناؤ ڈوبی ہوئی اُمت کی ترانے کے لیئے
بحرِ ہستی میں ہوئے ثانیٔ آدم پیدا

آپ کا دستِ کرم بہرِ حفاظت بس ہے
دانۂ رزقِ مقدر میں جو ہو سم پیدا

ہم قدم ختمِ رسل کے ہیں ولایت میں حضور
شانِ اعجاز ہے رفتار سے پیہم پیدا

حاملِ بارِ نبوت ہوئے معراج میں جب
تھا عجب شور تہِ عرشِ معظم پیدا

دہر میں آپ سلیمانِ ولایت ٹھہرے / نقش پائے نبوی سے ہوئی خاتم پیدا

کون ایسا ہے جہاں میں اسد اللہ کا شیر / گائے میں جس کی ہو خاصیتِ ضیغم پیدا

یوں ہیں بغداد سے روشن عرب و ملکِ عجم / جیسے دندانۂ تشدید سے مدغم پیدا

نیل ہیں دفترِ عصیاں کی سیاہی دھل جائے / ہو غلاموں کو قیامت کا اگر غم پیدا

یاد میں آپ کی مٹ جائیں اگر جیتے جی / پھر قضا اپنی معلق ہو نہ مبرم پیدا

بھول کر آنکھ نہ ڈالیں کبھی مستِ مئے غوث / جام لیکر سرِ محفل ہو اگر خم پیدا

قفسِ تن سے جو نکلا ہے تو پہنچے بغداد / طائرِ روح ذرا اور کرے دم پیدا

سایۂ روزنِ دیوارِ لحد کو بس ہے / ناتوانی ہو یہاں تک تو کم از کم پیدا

ساقی نامہ

ساقیٔ میکدۂ عشق پلا وہ ساغر / جس سے ہو مستیٔ دیرینہ کا عالم پیدا

موجزن دل میں ہو یادِ خمِ صہبائے الست / نعرۂ قالوا بلیٰ لب سے ہو پیہم پیدا

اب نہ کر دیر کہ نوبت ہوئی اپنی آخر / کوسِ رحلت سے ہے آوازۂ ماتم پیدا

ہوش سے پہلے ہی اڑنے کے لئے ہے تیار / طائرِ روح رواں نے وہ کیا دم پیدا

رنگِ رخ زرد۔ بدن سرد۔ اٹھا دل میں درد / عرقِ شرم ہو صورتِ شبنم پیدا

سانس سینہ میں اڑی وہ رگِ گردن پھڑکی / وہ کسی بھولی ہوی شئے کا ہوا غم پیدا

کان میں دور سے آنے لگی آوازِ جرس / وہ ہوئی گردِ پسِ قافلہ کم کم پیدا

سنسنی پڑنے لگی جسم میں ماتھا ٹھنکا / وہ ڈھلا منکا وہ گردن میں ہوا خم پیدا

آنکھیں پتھرائیں حواسوں نے رفاقت چھوڑی / آج بچھڑے جو ہوے تھے کبھی توام پیدا

ایک پل میں ہوئے اسباب تھا زیر و زبر / مردمِ دیدہ سے ہیں معنیٔ مردم پیدا

ہے مثل سانس کے ساتھ آس لگی رہتی ہے / اب بھی دے جام تو ہو جائے نیا دم پیدا

ڈال دے حلق میں دو بوند کہ جان آجائے / مئے سے ہو معجزۂ عیسیٔ مریم پیدا

بسترِ غم سے اٹھوں کہکے اغثنی یا غوث (رض) | پھر نئے سر سے جوانی کے ہوں دم خم پیدا
معجزۂ حضرتِ یوسف کا عیاں ہو جس سے | گر وہ مے میرے لئے ساقیٔ عالم پیدا
شاہدِ گردشِ ایام ہوا افسانہ مرا | داستاں سے ہوں مری معنیٔ مبہم پیدا
ہوش میں آکے دعاؤں تجھے میخانہ کو | رنگِ تاثیر بھی ہو جائے کم از کم پیدا
وہ دعا جو ابھی لب سے نہ ہوئی ہو باہر | شورِ آمیں ہو سرِ عرشِ معظم پیدا
اس طرف ہاتھ اٹھیں اور ہو لب کو جنبش | اس طرف نور کی بارش ہو چھما چھم پیدا
منہ سے نکلے جو دعا بھی تو دعا ہو ایسی | جس سے کیفیتِ مستانہ ہو پیہم پیدا
پیرِ میخانہ سلامت رہے آباد رہے | علم میں تیری جہاں تک ہے عالم پیدا
مست و سرشار رہیں رندِ خرابات مگر | جوشِ مستی میں ہو اور الفتِ باہم پیدا
قادری قبر سے کہہ کہکے اٹھیں یا قادر | نشۂ مے کی ترنگیں رہیں پیہم پیدا
مطلعِ مدح یہ ہر ایک کے ہو وردِ زباں | کس طرح مردہ دلوں میں ہو دم خم پیدا

مدح خوانی میں بڑی بات ہے ثاقب کی
تازہ مضمون ہوئے گرچہ بہت کم پیدا

(جناب نجم الدین صاحب ثاقب بدایونی قادری المخاطب بہ امام الکلام پہلوان سخن)

جا بجا احکامِ ربانی کا اجرا کر دیا | حق تو یہ ہے تم نے حق کا بول بالا کر دیا
خود پرستوں کو رضائے حق کا جویا کر دیا | منکروں کو روشناسِ حق تعالیٰ کر دیا
عظمتِ ذاتِ خدا کا اسمِ اعظم پھونک کر | چپے چپے پر نشانِ صدق برپا کر دیا
کوششِ پیہم سے کفرِ مادیت توڑ کر | ہر طرف اشغالِ روحانی کا چرچا کر دیا
سرکشوں کا سر خدا کے سامنے جھکوا دیا | ملحدوں کو ذاتِ واحد سے شناسا کر دیا
ذکرِ مولائے جہاں سے دو جہاں تک گونج اٹھا | رتبۂ نامِ خدا بالا سے بالا کر دیا
خلق کا رخ جانبِ نورِ ہدایت موڑ کر | ملتِ بیضا کو اسمِ با مسمیٰ کر دیا

دولتِ صبر و رضا اہلِ جہاں کو بانٹ کر
زندگی کی کلفتوں کو راحت افزا کر دیا
خام کاروں کو رہِ صدق و صفا پر ڈال کر
دین میں مضبوط ایمانوں میں پکا کر دیا

(جناب الطاف احمد صاحب انصاری — از رسالہ پیشوا غوث الاعظم نمبر ۱۹۳۳ء)

۳

دل میں کھنچ جائے کچھ اس طور سے نقشہ تیرا ۔۔۔ ہر دم آنکھوں کو میسر ہو نظارہ تیرا
پھر نظر آئے کہیں وہ رخِ زیبا تیرا ۔۔۔ منتظر دیر سے ہے دیکھنے والا تیرا
اولیا نے ترے قدموں کو لیا گردن پر ۔۔۔ مرحبا صلِ علیٰ رتبۂ والا تیرا
یوسفِ حسنِ ولایت شہِ خوبانِ جہاں ۔۔۔ اک نظر مجھ پہ کہ بیدام ہوں بندہ تیرا
خوف خورشیدِ قیامت سے مجھے کیونکر ہو ۔۔۔ کیا نہیں ہے مجھے دامن کا سہارا تیرا
کون ہے جس کو ترے در سے ولایت نہ ملی ۔۔۔ کون ہے جو نہیں پہچانتا رتبہ تیرا
شب جسے کہتے ہیں وہ زلفِ سیہ ہے تیری ۔۔۔ روز کہتے ہیں جسے ہے رخِ زیبا تیرا
دھوم ہے شرق سے تا غرب یہ کس کی تیری ۔۔۔ شہرہ ہے فرش سے تا عرش یہ کس کا تیرا
تو نے تقدیر ہزاروں کی دعا سے بدلی ۔۔۔ ایک محروم نہ رہ جائے یہ بندہ تیرا
لاتخف اپنے مریدوں سے ہے ارشادِ عظیم ۔۔۔ کس قدر جوش پہ ہے فضل کا دریا تیرا

کچھ خبر فائقِ بیمار کی بھی ہے کہ نہیں
دم شب و روز یہ بھرتا ہے مسیحا تیرا

(مولوی سید شاہ محمد عثمان میاں صاحب حسینی قادری فائق رحمۃ اللہ علیہ)

۴

طالب اے غوث ہے اللہ تعالیٰ تیرا ۔۔۔ واہ کیا مرتبہ ہے افضل و اعلیٰ تیرا
سب گھرانوں سے مقدس ہے گھرانا تیرا ۔۔۔ کل گھرانوں میں ہے اے شمع اجالا تیرا
ندیاں جس سے ہیں بہتیں یہ وہ ہے چشمہ تیرا ۔۔۔ چشمے جس سے ہیں ابلتے وہ ہے رشحہ تیرا

قطب ہو غوث ہو اوتاد ہو ابدال مگر
نہ کیا ہے نہ کریگا کوئی دعوےٰ تیرا

کیا کریں فکر کہ کچھ ہم سے نہیں بن پڑتی
اس لئے ہم لئے بیٹھے ہیں سہارا تیرا

تو وہ مخدوم ہے ہر ایک ہے تیرا خادم
تو وہ مولا ہے کہ ہر ایک ہے بردا تیرا

جدِّ امجد ہے دو جانب سے علیؓ شیرِ خدا
بخدا ہے حسب اچھا نسب اچھا تیرا

تری قدرت تری رنگت تری شوکت تری شان
جلوۂ برزخِ کبریٰ ہی سراپا تیرا

تیرا مردود ہے اے غوث خدا کا مردود
چاہا اللہ کا ہے چاہنے والا تیرا

اولیاء جس کو سمجھتے ہیں کمندِ وحدت
اے مہِ برجِ ولایت وہ ہے بالا تیرا

بے نیازی میں بھی اللہ کو خاطر ہے تری
ناز بردار ہے پیارے مرا پیارا تیرا

نزع میں قبر میں محشر میں مریدوں کیلئے
تو مددگار ہے کافی ہے سہارا تیرا

دین و دنیا میں مریدوں کے ہی سر پر سایہ
میرے مولا مرے صاحب مرے آقا تیرا

پوچھے جائیں گے عمل سے تو سنا دینگے ہم
واسطہ تیرا مدد تیری وسیلہ تیرا

المدد اے شہِ بغداد کہ عاصی تسلیم
بندۂ بے دام و درم کس کا ہے تیرا تیرا

(شاہ غلام جیلانی بادشاہ صاحب قادری بیدک ۔ از دیوانِ تسلیم)

۵

واہ کیا مرتبہ اے غوثؓ ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محیِّ دیں ہو
اے خضر مجمعِ بحرین ہے دریا تیرا

مصطفیٰ کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

مُرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں　　ہاں اصیل ایک نوا سنج رہیگا تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہونگے　　سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف　　کعبہ کرتا ہے طوافِ درِ والا تیرا
اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبہ پہ نثار　　شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا
کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز　　کون سے سلسلے میں فیض نہ آیا تیرا
مزرعِ چشت و بخارا و عراق و اجمیر　　کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا
ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر　　بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائینگے اعدا تیرے　　نہ مٹا ہے نہ مٹیگا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے　　جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

اے رضا چیست غم از جملہ جہاں دشمن تست
کردہ ام مامنِ خود قبلہ حاجاتے را

(مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔ از حدائق بخشش حصہ اول)

میں ہوں اے غوثِ جہاں والہ و شیدا تیرا　　ذکر عالم میں رہے گا یہی میرا تیرا　　۶
اولیا میں ہو نہ کیوں مرتبہ اعلیٰ تیرا　　کوئی ثانی کوئی ہمسر نہیں شاہا تیرا
حق ہے جو کچھ شرف و قدر تجھے حق نے دیا　　دیکھنا دیدۂ حق بیں سے تماشا تیرا
رونق افزائے گلِ گلشنِ خوبی تو ہے　　رنگ و بو لائے کہاں سے گلِ رعنا تیرا
تپشِ مہرِ قیامت سے نہیں خوف مجھے　　حشر میں سر پہ رہیگا مرے سایہ تیرا
صورتِ شاہدِ مقصود نظر آجائے　　دیکھ لوں آئینۂ روئے مصفا تیرا
چھوڑ کر جائیں کہاں در ترا اے قطبِ زماں　　ہم فقیروں کو دو عالم میں ہے تکیہ تیرا
دستگیری تری ہر حال میں ہو شاملِ حال　　یہی ہم کو ہے سہارا مرے مولا تیرا
کیوں نہ جائیگا ضیا منزلِ مقصود تلک

اس کے ہے پیشِ نظر نقشِ کفِ پا تیرا
(جناب منشی عبدالرحیم صاحب ضیاؔ ۔ از مقاماتِ دستگیری)

۷ نظر میں دل میں ہے تیری صورت لبوں پہ ہر دم ہے نام تیرا
اسی طرح سے رہا ہے اب تک یونہی رہے گا غلام تیرا
بُرا ہوں اچھا بنا دے آقا یہ دل ہے مُردہ تو کر دے زندہ
کہ عبدِ قادر محیِّ دیں ہے جہاں میں مشہور نام تیرا
وہ ساغر جم جہاں نما تھا یہ جامِ غوثی خدا نما ہے
کہ ہر وہ جام منشّی اس کا کہاں یہ عرفاں کا جام تیرا
تری گلی میں پڑا ہوا سگ پچھاڑے شیروں کو ہو کے غالب
رہے ہزاروں پہ کیوں نہ بھاری مُرید تیرا غلام تیرا
ہو کوئی مجذوب کوئی سالک ہو قطب و ابدال یا ولی ہو
ترے ہی در سے ملا ہے سب کو جہاں میں ہے فیضِ عام تیرا
سیاہ کاروں پہ رحم کرنا گناہ گاروں کو بخشوانا
بوقتِ فریاد دستگیری قسم خدا کی ہے کام تیرا
ہمارے مالک جہاں کے آقا لقب ہے تیرا ہی پیرِ پیراں
کھڑا ہوا ہے ترے ہی در پر یہ فضلؔ ادنیٰ غلام تیرا
(جناب مولوی محمد عبدالمقتدر صاحب صدیقی قادری فضلؔ ۔ از اشکِ محبت)

۸
حق ہے یا غوثؓ آشنا تیرا　　ہم سے کیا وصف ہو ادا تیرا
کہدے اب تو زبانِ پاک سے قُم　　دل ہوا کشتۂ ادا تیرا
سر میں ہر اک کے ہے ترا سودا　　دل ہر اک کا ہے مُبتلا تیرا

۸

عرش کے رونق فزا غوث الوریٰؓ　　　دینِ ایماں کی ضیا غوث الوریٰؓ
جانشینِ احمدِ عالی وقار　　　نورِ حق شانِ خدا غوث الوریٰؓ
راحتِ جانِ علیؓ و فاطمہؓ　　　حضرت غوث الورا غوث الوریٰؓ
شبّر و شبیرؓ کے لختِ جگر　　　پیشوائے اولیا غوث الوریٰؓ
مجھ کو یا حضرت نہ بھولیں حشر میں　　　ہوں بڑا ہی پُر خطا غوث الوریٰؓ
میں دکن میں اور تم بغداد میں　　　جینا یہ کس کام کا غوث الوریٰؓ
بس یہی حسرت ہے کہ وقتِ اخیر　　　لب پہ ہو یا پیر یا غوث الوریٰؓ
آپ ہی کے در سے پائینگے حضور　　　دردِ عصیاں کی دوا غوث الوریٰؓ

ہند میں کب تک پکارے یوں ولیؔ
جلوہ دکھلا دو ذرا غوث الورا

(جنابِ ابوالحسنات سید ولی اللہ صاحب ولیؔ حیدرآبادی ۔ از گلزارِ ولی)
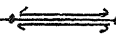
۹

واقفِ رازِ خفی غوث الوریٰؓ　　　مصدرِ سرِّ جلی غوث الوریٰؓ
آپ کے جلوے میں جلوہ دیکھ کر　　　ہو گیا قربان جی غوث الوریٰؓ
ہم رہیں ہر دم ترے قدموں کے پاس　　　ہے یہی اپنی خوشی غوث الوریٰؓ
دولتِ دیدار ہاتھ آئے اگر　　　میں بھی کہلاؤں غنی غوث الوریٰؓ
کیوں نہ ہو آلِ رسول اللہ میں　　　اور اولادِ علیؓ غوث الوریٰؓ
سلسلے میں ہم بھی ہیں رکھنا خیال　　　ہو چکے ہیں قادری غوث الوریٰؓ
ہم کو بغدادِ معلی میں ضرور　　　یاد فرماؤ کبھی غوث الوریٰؓ
ہم غلاموں کی تمہارے ہجر میں　　　بے مزہ ہے زندگی غوث الوریٰؓ
رات دن آنکھوں میں بس پھرتی رہے　　　شکلِ انور آپ کی غوث الوریٰؓ
ہے یداللہ فوق ایدیہم سے صاف　　　سلسلے کی راستی غوث الوریٰؓ

آرزو شایق کی پوری ہو ضرور
کب سے ہے وہ ملتجی غوث الوریٰ

(جناب مفتی مولوی میر اعظم علی صاحب شایقؔ - از کلیات شایق)

۱۰
مجھ کو کافی ہے مرے غوث الوریٰ کا آسرا — ہے حقیقت میں یہی تو مصطفیٰ کا آسرا
دھیان زلفِ پیر کا کیونکر نہ ہو روزِ فراق — دھوپ کی شدت میں نعمت ہے گھٹا کا آسرا
کھینچ لائیگا کبھی مقصد خدا کے پاس سے — ہم کو اے دل ہے بہت دستِ دعا کا آسرا
پیر کی فرقت میں موت اچھی نظر آسے نہ کیوں — نزع کی سختی میں ہوتا ہے قضا کا آسرا
خاک اُڑ اُڑ جائے گی ایک روز تو بغداد میں — ہم ہوئے برباد لیکن ہے صبا کا آسرا
پیر کے قدموں کے باعث منزلِ مقصد ملی — گمرہوں کو ہاتھ آیا نقشِ پا کا آسرا
عاشقانِ ناتواں کو ہے بھروسہ آہ کا — جیسے ہوتا ہے ضعیفوں کو عصا کا آسرا
کوئے غوثِ پاک ہے حق میں مرے دار الشفا — مجھ مریضِ زار کو کب ہے دوا کا آسرا

ہے فنا لازم نہ دنیا کو سمجھ دار الخلود
دوپہر کی دھوپ ہے شایق بقا کا آسرا

(ایضاً)

۱۱
پیارے نبی سے ملتا ہے انداز غوث کا — ہے راز احمدی میں نہاں راز غوث کا
اللہ سے عہد اور غلاموں کے واسطے — کس درجہ بے نیاز سے ہی راز غوث کا
پنہاں ہے نورِ احمدِ مختار کا اثر — صورت کرامتوں کی ہے اعجاز غوث کا
پروا نہیں ہے کچھ اسے دونوں جہان کی — جو ہو گیا ہے عاشقِ جانباز غوث کا
وہ شرق میں ہوں خادم اگر غرب میں تو کیا — پھیلا ہے دور تک پر پرواز غوث کا

ہر وقت ہے یہی دلِ شایق کی التجا
یارب مجھے بنا دے تو ہمراز غوث کا

(ایضاً)

کلامِ بلاغت نظام

۱۲

کیا ہے رتبہ اعلیٰ حق نے ایسا غوثِ اعظم کا
سرِ عرشِ بریں ہے بول بالا غوثِ اعظم کا

نبی نے دوشِ غوثِ پاک پر جس دم قدم رکھا
تو سب ولیوں کی گردن پر قدم تھا غوثِ اعظم کا

ہوئے جتنے ولی سب آپ ہی کے زیرِ سایہ ہیں
نہیں چمکا ہے ایسا نام جیسا غوثِ اعظم کا

ہزاروں اولیاء اللہ عالی رتبہ ہیں بےشک
مگر ہے مرتبہ اعلیٰ سے اعلیٰ غوثِ اعظم کا

مرے قالب میں میرے دل میں میرے ہر بُنِ مو میں
بسا ہے شوق کس کا عشق کس کا غوثِ اعظم کا

سہاروں میں سہارا ہے سہارا فخرِ عالم کا
وسیلوں میں وسیلہ ہے وسیلہ غوثِ اعظم کا

وہیں فی الفور کی بس آپ نے اسکی مدد بےشک
کسی نے نام جب لے کر پکارا غوثِ اعظم کا

تصدق غوثیت کے قطبیت کے ہیں دل و جاں سے
یہ کیسا نام ہے پیارے سے پیارا غوثِ اعظم کا

وہ مالک ہیں وہ صاحب ہیں وہ آقا ہیں مرے بےشک
فقیر و عاجز و مسکین ہوں بندہ غوثِ اعظم کا

حقیقت کیا ہے اس کے سامنے فغفور و قیصر کی
کہ اعلیٰ ہے غلام ادنیٰ سے ادنیٰ غوثِ اعظم کا

ہوا جو نام عبد القادر اسکی وجہ یہ پائی
مقرب عبد ہے قادر ہے مولا غوثِ اعظم کا

نہ کیونکر ہم کہیں بغداد کو جنت سے بھی بڑھ کر
کہ اس میں روضۂ انور ہے کیسا غوثِ اعظم کا

اُسے آصف ہے کیا اندیشہ جس کے یہ وسیلہ ہوں
بھروسہ فخرِ عالم کا سہارا غوثِ اعظم کا

(اعلیٰحضرت غفران مکان نواب میر محبوب علیخاں آصف مرحوم مغفور)

۱۳

ہے اب پیش نظر میرے سراپا غوث اعظم کا ۔۔۔ جدھر دیکھوں نظر آتا ہے جلوا غوث اعظم کا

تصور جم گیا آئینہ دل میں ہے جب سے ۔۔۔ نظر ہر چیز میں آتا ہے چہرا غوث اعظم کا

عجب ہے شان حضرت کی کہ میں کچھ کہ نہیں سکتا ۔۔۔ سراپا نقشہ وحدت ہی نقشہ غوث اعظم کا

خدا اور مصطفیٰ کی دید اس کو کیوں نہ حاصل ہو ۔۔۔ تصور میں جو دیکھے روئے والا غوث اعظم کا

خیال روئے والا میں ہوا ہوں محو کچھ ایسا ۔۔۔ سراپا بن گیا ہے میر نقشہ غوث اعظم کا

خدا کے فضل سے سب اولیاؤں میں زمانے کے ۔۔۔ کسی نے بھی نہیں پایا ہے رتبہ غوث اعظم کا

تمنائے زیارت شاد کے دل میں ہے مدت سے

دکھا دے یا الٰہی اس کو روضہ غوث اعظم کا

(یمین السلطنت مہاراجہ سر کشن پرشاد سابق صدر اعظم بہادر شاد ۔ از باغ شاد)

۱۴

مرے لب پر جو نام پاک آیا غوث اعظم کا ۔۔۔ تڑپ کر دل نے اک نعرہ لگایا غوث اعظم کا

غلام شاہ جیلاں کا ذرا رتبہ کوئی دیکھے ۔۔۔ بنا ہے چتر رحمت سر پہ سایا غوث اعظم کا

ہوا سو جان سے قرباں میں نقاش تصور پر ۔۔۔ وہ نقشہ کھینچ کر مجھ کو دکھایا غوث اعظم کا

فلک اس در پہ مجرائی ملک اس در کے شیدائی ۔۔۔ یہ شان غوث اعظم ہے یہ پایا غوث اعظم کا

طریقت میں شریعت میں ولایت میں کرامت میں ۔۔۔ کسی نے مرتبہ اب تک نہ پایا غوث اعظم کا

حکومت پر ہوں نازاں حکمراں میں اپنے نازاں ہوں ۔۔۔ کہ خالق نے گدا مجھ کو بنایا غوث اعظم کا

دعا یہ ہے کہ جب درپیش ہو ہنگامہ محشر ۔۔۔ نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن خدایا غوث اعظم کا

معطر ہو گئی محفل گل جنت کی خوشبو سے ۔۔۔ کسی نے جب کوئی قصہ سنایا غوث اعظم کا

نہ اٹھتا ہے اٹھائے سے نہ مٹتا ہے مٹائے سے ۔۔۔ دلوں پر حق نے وہ سکہ بٹھایا غوث اعظم کا

ہوائے گلشن بغداد کے آنے لگے جھونکے ۔۔۔ گل داغ عقیدت رنگ لایا غوث اعظم کا

لیا آغوش میں چشم و دل عشاق نے بڑھ کر ۔۔۔ دو عالم میں نہ جب جلوہ سمایا غوث اعظم کا

لقب حضرت کو قدرت نے دیا محبوب سبحانی ۔۔۔ پسند ایسا ہر اک انداز آیا غوث اعظم کا

محی دین پیغمبر ہوئے غوث الوریٰ ٹھہرے — وقار اللہ نے کیا کیا بڑھایا غوث اعظمؓ کا
کہاں ہیں تشنہ لب سیراب ہونے کو ادھر آئیں — کہ ابرِ فیض ہے ہر سمت چھایا غوث اعظمؓ کا
نظر اسکی ہے آنکھیں اسکی ہیں تقدیر اس کی ہے — جسے اللہ نے جلوہ دکھایا غوث اعظمؓ کا

جلیلؔ اللہ کے دیدار احمد کی شفاعت کو
ہمیں اچھا وسیلہ ہاتھ آیا غوث اعظمؓ کا

(استادِ سخن نواب فصاحت جنگ بہادر جلیلؔ ۔ معراجِ سخن)

۱۵

رسول اللہ کا جلوہ ہے جلوہ غوث اعظمؓ کا — عجب پیارا عجب بانکا ہے نقشہ غوث اعظمؓ کا
زلیخا عاشقِ یوسف تو مجنوں عاشقِ لیلیٰ — طبیعت اپنی اپنی میں ہوں شیدا غوث اعظمؓ کا
ولی وہ ہو گیا جس پر پڑی بانکی نظر ان کی — بڑی سرکار ہے اللہ رے رتبا غوث اعظمؓ
محبت پیر کی دل سے نہ جائے اے مرے خالق — مرے سر میں رہے تا حشر سودا غوث اعظمؓ کا
خبر ہم کو ملی البیضۃ منا بالف سے — کہ بڑھ کر شاہ سے خادم ہے ادنیٰ غوث اعظمؓ کا
ذرا اہلِ نظر سے پوچھئے تو لطف آئیگا — نظر میں ان کے ہے کیا کیا تماشا غوث اعظمؓ کا
اگر سچے ہیں ہم خادم تو کیا ڈر نزع کا ہم کو — رہیگا سامنے اس دم بھی چہرا غوث اعظمؓ کا
جسے چاہا اسی دم بحرِ الفت میں دیا غوطہ — ازل سے تا ابد بہتا ہے دریا غوث اعظمؓ کا
ہمیں کیوں ہو بھلا ڈر گرمیِ خورشیدِ محشر سے — مبارک ہو ہمارے سر پہ سایا غوث اعظمؓ کا
رہے ہر دم ہی پیشِ نظر ایمان ہے اپنا — کہ مصحف سے نہیں کم روئے زیبا غوث اعظمؓ کا

یہ ادنیٰ خاک کا ذرہ وہ نورِ رحمتِ عالم
بیاں ہو وصف شائقؔ سے بھلا کیا غوث اعظمؓ کا

(مولوی میر اعظم علی صاحب شائقؔ مفتی اول بلدہ مرحوم ۔ از کلیات شائقؔ)

۱۶

نظر میں دل میں سینہ میں ہے جلوہ غوث اعظمؓ کا — سراپا ہے مرا آئینہ خانہ غوث اعظمؓ کا

تماشا دیدنی ہوگا عدالت گاہِ محشر میں / جو میرے ہاتھ میں دامن رہیگا غوثِ اعظمؓ کا
یہ وہ آئینہ ہے شانِ خدا ہے آئینہ جس میں / کوئی دیکھے خدا را روئے والا غوثِ اعظمؓ کا
رسول اللہ کو دیکھا نہیں ہے جس نے وہ دیکھے / سراپا برزخِ کبریٰ ہی نقشہ غوثِ اعظمؓ کا
برائے دیدنِ لیلیٰ بباید دیدۂ مجنوں / کوئی دیکھے مری آنکھوں سے جلوہ غوثِ اعظمؓ کا

لحد ہے مردمک پلکیں مثالِ چادرِ گل ہیں
وطن کا دیدۂ حق بیں ہے روضہ غوثِ اعظمؓ کا

(مولوی سید شاہ افتخار علی صاحب چشتی وطن رحمۃ اللہ علیہ۔ از بستانِ تصوف)

۱۷
تجلی خدا ہے روئے زیبا غوثِ اعظمؓ کا / مقدر اس کا جس نے دیکھا چہرہ غوثِ اعظمؓ کا
مری آنکھوں میں کھنچ جائے سراپا غوثِ اعظمؓ کا / نظر آئے مرے دل میں تماشا غوثِ اعظمؓ کا
نہیں جنت کا خواہاں ہوں نہ طالب حور و غلماں کا / الٰہی دے مجھے عشق و تولا غوثِ اعظمؓ کا
مبارک زاہدوں کو ناز اپنے زہد و تقوی پر / گنہ گاروں کو کافی ہے وسیلہ غوثِ اعظمؓ کا
کروں میں ناز جتنا بھی مری قسمت پہ زیبا ہے / خدا کا شکر دامن ہاتھ آیا غوثِ اعظمؓ کا
خیالِ غوثِ اعظم میں بسر ہو زندگی میری / دمِ آخر نظر آجائے چہرہ غوثِ اعظمؓ کا
کوئی شیریں کا عاشق کوئی دیوانہ ہے لیلیٰ کا / بنا دے مجھ کو دیوانہ خدایا غوثِ اعظمؓ کا

نہ گھبرا گرمیٔ خورشیدِ محشر سے تو اے حاذق
بہت کافی ہے تیرے سر پہ سایہ غوثِ اعظمؓ کا

(جناب مولوی سید شاہ یحییٰ بادشاہ صاحب قادری حاذق)

۱۸
تصور مجھ کو رہتا ہے ہمیشہ غوثِ اعظمؓ کا / زباں پر ہے مرے ہر دم وظیفہ غوثِ اعظمؓ کا
حسینانِ جہاں کی گر گئی تصویر آنکھوں سے / نگاہوں میں کھنچا ہے جب سے نقشہ غوثِ اعظمؓ کا
تصدق صورتِ پروانہ کردونگا دل و جاں کو / نظر آئیگا جس دم مجھ کو چہرا غوثِ اعظمؓ کا

جگر بندِ علیؓ و فاطمہؓ لختِ دلِ احمدؐ | تعالیٰ اللہ کیا اعلیٰ ہے رتبہ غوثِ اعظمؓ کا
صفا میں نور میں تابندگی میں روشنائی میں | مہ و خورشید سے بہتر ہے چہرہ غوثِ اعظمؓ کا
نہ ہونگا طالبِ گلزارِ فردوسِ بریں یارب | اگر رہنے کو مل جائے گا کوچہ غوثِ اعظمؓ کا

ازل سے ہم شریکِ کشتگانِ تیغِ الفت ہیں
ہمارے دل پہ ہے محمودؔ قبضہ غوثِ اعظمؓ کا

(جنابِ محمود - از جلوۂ احمدی حصہ سوم)

۱۹

ازل کے دن سے ہوں دلدادہ ایسا غوثِ اعظمؓ کا | رہے گا تا ابد میں سر میں سودا غوثِ اعظمؓ کا
حرم میں دیر میں چشم و نظر میں خانۂ دل میں | غرض ہر شے میں ہے ہر جا پہ جلوا غوثِ اعظمؓ کا
وہیں بس ہو گئیں آسان ساری مشکلیں اسکی | جنہوں نے نام لے کر پکارا غوثِ اعظمؓ کا
یہ ممکن ہے نہیں اس میں خیالِ غیر آ جائے | تصور جس نے ہے دل میں جمایا غوثِ اعظمؓ کا
فلک دربان ہو جس کا ملک قربان ہوں جس پر | یہ وہ ہے مرتبہ اعلیٰ سے اعلیٰ غوثِ اعظمؓ کا
کوئی تصویر جیسے آئینہ میں جلوہ آرا ہو | کھنچا آنکھوں میں ہے اس طرح نقشہ غوثِ اعظمؓ کا
تپشِ خورشیدِ محشر کی اذیت کیا اسے دیگی | رہیگا جس کسی کے سر پہ سایا غوثِ اعظمؓ کا

پئے بخشش غلامی کا لقب سردارؔ اچھا ہے
مجھے کافی ہے محشر میں سہارا غوثِ اعظمؓ کا

(جنابِ شاہ یحییٰ عالم صاحب قادری سردارؔ تلمیذ حضرت جلیل از جلوۂ طور)

۲۰

ہے مری آنکھوں میں جلوہ غوثؓ کا | پتلیوں میں ہے تماشا غوثؓ کا
غوثؓ کی چاہت ہے سینہ میں بھری | کھنچ گیا ہے دل میں نقشہ غوثؓ کا
یا خدا بغداد پہنچا دے مجھے | دیکھ لوں آنکھوں سے روضہ غوثؓ کا
بن گئی دار الشفا اُن کی گلی | دل ہر اک بیمار نکلا غوثؓ کا
بے کہے یا غوثؓ کل پڑتی نہیں | ہے مجھے ہر دم وظیفہ غوثؓ کا

نذرِ عقیدت بحضور غوثِ اعظم — ردیف الف

دیکھ لیتے ہیں تجلّی ذات کی
حق نما ہے روئے زیبا غوثؓ کا

مشکلیں حل ہو گئیں واقف مری
نام جب لیکر پکارا غوثؓ کا

(حکیم امتیاز حسین صاحب واقف تلمیذ حضرت جلیل ۔ از ترانۂ واقف)

۲۱

مشہور ہے یہ سکّے قلم کے سریر کا	ہے دوشِ اولیا پہ قدم دستگیر کا
عالم کو تیغِ فیض سے تسخیر کر لیا	فرزند ہے وہ بادشہِ قلعہ گیر کا
یک پل میں جسکو چاہے اسے بادشہ کرے	یہ اختیار ہے ترے در کے فقیر کا
دل میں سوا خدا کے نہ تھی ماسوا کی جا	کیسا خلوص تھا مرے پیرونکے پیر کا
حاصل ہو سیرِ گلشنِ بغداد کی مجھے	مشتاق ہوں میں خطّۂ جنت نظیر کا
پوچھو معینِ دینؒ سے تم فضلِ محیِ دینؓ	معلوم ہے فقیر کو رتبہ فقیر کا
طفلی میں دیکھو حرمتِ ماہِ صیام سے	دن بھر کیا جناب نے پرہیز شیر کا
بڑھکر ہے بادشاہِ جہاں کے سریر سے	رتبہ مرے حضور کے فرشِ حصیر کا

اُن سے ضیا ہے رونقِ دینِ محمدیؐ
باہر نہ شرع سے ہے قدم دستگیر کا

(جناب عبدالرحیم صاحب ضیا ۔ از مقاماتِ دستگیری)

۲۲

شیفتہ ہے دل ہمارا، پیرؓ کا	یا الٰہی ہو نظارا، پیرؓ کا
مسکن اپنا جلد ہو بغداد میں	ہجر ہے کس کو گوارا، پیرؓ کا
حل ہوئی مشکل وہیں اس شخص کی	نام لیکر جب پکارا، پیرؓ کا
اولیا را ہست قدرت از الٰہ	تیرِ جستہ ہے اشارا، پیرؓ کا
ہر ادا سے شانِ وحدت ہی عیاں	جلوۂ حق ہے نظارا، پیرؓ کا

جس نے دیکھا جان سے شیدا ہوا حق نے کیا نقشہ اُتارا پیر کا
کس کی طاقت کس کا دل کس کا دماغ لکھ سکے احوال سارا پیر کا

شائقِ خستہ ہے کافی روزِ حشر
ہم غلاموں کو سہارا پیر کا

(مفتی میر اعظم علی صاحب شائقؔ - از کلیاتِ شائق)

۲۳

ہر دم زباں پہ نام ہے پیروں کے پیر کا یوں ذکر صبح و شام ہے پیروں کے پیر کا
اللہ جانتا ہے یہ بندوں کی کیا مجال کیا رتبہ کیا مقام ہے پیروں کے پیر کا
قبضہ ہے ملکِ دین پہ اسی شہریار کا ہر جا پہ انتظام ہے پیروں کے پیر کا
جس نے پیا خلوص سے وہ با خدا ہوا وحدت کا جام جام ہے پیروں کے پیر کا
ہر ایک آفتاب کو آخر ہوا زوال شمسِ علیٰ مدام ہے پیروں کے پیر کا
ہر مہر کی اُن کی شکل پہ قربان جان ہے ہر ایک دل سے رام ہے پیروں کے پیر کا
کہتا ہوں نام سنتے ہی اُمّی ابی فداک وہ پیارا پیارا نام ہے پیروں کے پیر کا
ہوتے ہیں فیض یاب ابھی تک ہزار ہا کیا فیض فیضِ عام ہے پیروں کے پیر کا

پوچھے کوئی پتہ تو بتا نا یہی
شائقؔ بھی اک غلام ہے پیروں کے پیر کا

(ایضاً)

۲۴

بغداد کو جاؤں تو میں ہو جاؤں وہیں کا ہو دفن میسّر مجھے اس پاک زمیں کا
مضطر ہوں بلا لیجئے بغداد میں شاہا بر لائیے مقصد دلِ ناشاد و حزیں کا
ہوں نزع میں یا پیر مدد کیجئے میری ہو جائے نہ قبضہ کہیں ابلیسِ لعیں کا
بغداد کی دکھلا کے فضا مست بنا دو ارماں نہ مرے دل میں ہے خلدِ بریں کا

یا غوث اعظمی مجھے بلوائیے بغداد | یا پیر مدد کن کہ نہ ہو جاؤں یہیں کا
چوکھٹ پہ جو سر اپنا رگڑتا ہوں شب و روز | مطلب یہ ہے مٹ جائے جو لکھا ہے جبیں کا

یا غوث پہ ہو خاتمہ بالخیر خدایا
ہے خوف سبھی کو تو دمِ بازپسیں کا

(مولوی سید شاہ قطب میاں صاحب حسینی قادری)

۲۵

وا گیسوئے شہ کی ہے ثنا میں دہن اپنا | منہ بند رکھے نافۂ مشک ختن اپنا
مر کر بھی غمِ شہ میں ہے آوارہ پن اپنا | لاشہ کہیں اپنا ہے کہیں ہے کفن اپنا
ظاہر ہے پس مرگ بھی دیوانہ پن اپنا | تربت نہ سلامت ہے نہ ثابت کفن اپنا
باندھی جو کمر ذوقِ غریب الوطنی نے | کس یاس سے منہ تکتی ہے صبح وطن اپنا
کیا داغِ فراقِ شہِ بغداد سے نسبت | منہ دیکھ ذرا شمع سرِ انجمن اپنا
زائر یہ پکار اٹھتے ہیں بغداد میں جاکر | قربان غریب الوطنی پر وطن اپنا
سن لے اسے جو غوث کی ہے شان کا منکر | ہر شعر ہے اک پاسخ دنداں شکن اپنا
اس دوریٔ بغداد نے رکھا نہ کہیں کا | غربت ہی اب اپنی ہے نہ اپنا وطن اپنا
ہم غوث کے مداح ہیں ہم غوث کے پیرو | شیوا بھی اپنا ہے یہی ہے چلن اپنا
ہے حسرتِ نظارۂ حضرت ابھی باقی | ہم منہ نہ چھپائینگے میانِ کفن اپنا
یا غوث کوئی ضبط کی حد بھی شبِ فرقت | رکتا نہیں اب نالۂ گردوں شکن اپنا
ہو نظرِ ساقیٔ کوثر ترے قرباں | کب تک رہے یوں خشک یہ کام و دہن اپنا
جی بھر کے زیارت کے مزے لوٹتے اے دل | تقدیر سے بغداد جو ہوتا وطن اپنا

مدحِ شہِ بغداد کا یہ فیض ہے زیرکؔ
حورانِ جناں کی ہے زباں پر سخن اپنا

(جناب مولوی سید علی احمد صاحب زیرک مرحوم ۔ از تصورات زیرک المعروف بہ تجلی عرفان)

مئے عشقِ شہِ بغداد پلائے یارب	اپنے محبوب کا متوالا بنائے یارب	۲۶
میری حسرت ہے یہی میری تمنا ہے یہی	زندگی میں مجھے بغداد دکھائے یارب	
یاد حضرت کے سوا دھیان کسی کا نہ رہے	خود مجھی کو تو مرے دل سے بھلائے یارب	
اس طرح سے مری آنکھیں کبھی کر دے پرنور	غوثِ اعظم کا رخِ پاک دکھائے یارب	
میکدہ پیر کا ہے زندہ دلوں کی بستی	مجھ سے ناچیز کو بھی اس میں تو جائے یارب	
مجھ پہ بھی پیر کی وہ مست نگاہیں پڑ جائیں	مجھ سے ہشیار کو متوالا بنائے یارب	
آتشِ ہجر نے اک آگ لگا دی دل میں	آبِ وصلِ شہِ جیلاں سے بجھائے یارب	
خانۂ دل مرا ویران ہے ایک مدت سے	پیر کے فیض سے گلزار بنائے یارب	

اہلِ محشر میں جو بے پردہ ہو شائقؔ کا عمل
دامنِ پیر کے سایہ میں چھپائے یارب

(مفتی میر اعظم علی صاحب شائقؔ ۔ (از کلیاتِ شائقؔ)

کیوں نہ ہر دم میں رہوں محوِ ثنائے محبوبؓ	نخلِ ایماں کی ہے بیخ ولائے محبوبؓ	۲۷
خاص محبوبِ خدا ذاتِ مبارک جو بنی	کیا زباں میری کرے وصف و ثنائے محبوبؓ	
درِ والا کی گدائی پہ نہ کیوں فخر کروں	بڑھ کے شاہانِ جہاں سے ہے گدائے محبوبؓ	
سوزشِ گرمیٔ خورشید کا کیا خوف انھیں	روزِ محشر جو رہیں زیرِ لوائے محبوبؓ	
لطف کیا کیا نہ دکھائیگا بروزِ محشر	سر میں سودائے نبیؐ دل میں ولائے محبوبؓ	
بخدا اس کو میں سمجھونگا ہے آوازِ خدا	گر مرے کان میں پہنچیگی صدائے محبوبؓ	

ہوگیا ہے مرا اب عرشِ معلّٰی پہ دماغ
اے معلّیؔ جو مرے دل میں ہے جائے محبوبؓ

(مولوی حاجی محمد مظفر الدین صدیقی معلّیؔ حیدرآبادی ۔ (از ریاضِ معلّیؔ)

۲۸

تو جو اللہ کے پیارے کا ہے پیارا یا غوثؓ / تیری الفت نہیں کس دل کو گوارا یا غوثؓ

بحرِ توحیدِ الٰہی کا شناور تو ہے / شرک سے تجھ کو ہے یک بخت کنارا یا غوثؓ

اولیا صورتِ انجم ہیں تو ہے مہرِ منیر / کیا ہے رخشاں تری عظمت کا ستارا یا غوثؓ!!

معجزاتِ نبوی سے ہیں کرامات ترے / منکروں کو نہیں جز عجز ہے چارہ یا غوثؓ

خوش نصیبی پہ نہ کیوں فخر ہو ہم کو ہر دم / گر ہو حاصل تری تربت کا نظارہ یا غوثؓ

کیا عجب شوق سے ہو جاتے ترے حلقہ بگوش / دیکھتے تجھ کو جو اسکندر و دارا یا غوثؓ

بوئے گیسو سے خجل ہے نہ فقط مشکِ ختن / منفعل عنبرِ سارا بھی ہے سارا یا غوثؓ

نفع گو لاکھ بھی دنیا کا ہو حاصل کیا ہے / تیرے اعدا کو ہے عقبیٰ کا خسارا یا غوثؓ

میرا سینہ ہو نہ کیوں گنجِ شہود و عرفاں / نظرِ لطف ہو گر تیری خدارا یا غوثؓ

لا نہیں سکتے ہیں پیرایۂ الفاظ میں ہم / ہے فزوں جوشِ عقیدت جو ہمارا یا غوثؓ

اولیا کی بھی قیامت میں شفاعت حق ہے
پادشہ کو ہو نہ کیوں تیرا سہارا یا غوثؓ

(الحاج جناب قادر بادشاہ صاحب بادشہؔ رئیس وانباڑی ضلع شمالی ارکاٹ ـ از گلزارِ بادشہ)

۲۹

ادا حضور کی ہو مجھ سے کیا ثنا یا غوثؓ / کہ تم ہو عاشق و معشوقِ کبریا یا غوثؓ

اطاعتِ نبوی آپ کی اطاعت ہے / رضا ہے آپ کی اللہ کی رضا یا غوثؓ

امید شام و سحر رکھتے ہیں یہی قدسی / کہ آستاں پہ رہیں تیرے جبہ سا یا غوثؓ

اگر نگاہِ کرم تیری اس پہ پڑ جائے / تو خاک سیم ہو ہو جائے مس طلا یا غوثؓ

دیا ہر ایک کو جو چاہا جس گھڑی تم نے / ہے بے حساب ترا ذخرِ سخا یا غوثؓ

دو عالم آپ کا تابع ہے کس کو طاقت ہے / کرے جو آپ کے فرمان سے ابا یا غوثؓ

درِ حضور ہے حاجت روائے اہلِ غرض / مجھے بھی خوانِ کرم سے ہو کچھ عطا یا غوثؓ

ذرا ادھر بھی خدارا اک نظر کیجے / میں کب سے منتظرِ لطف ہوں کھڑا یا غوثؓ

زمیں میں خلد میں جن و ملک میں انساں میں
تمہارے فضل کا شہرہ ہے جابجا یا غوثؓ

شمار تیری کرامات کا نہیں ممکن
کہ ٹھیری خاک بھی در کی تری دوا یا غوثؓ

سیادتِ عُرفا مطلقاً تمہیں کو ملی
تمہیں ہو قافلہ سالارِ اصفیا یا غوثؓ

صلوٰۃ و صوم پہ غرّہ نہیں مجھے اصلا
تمہارے لطف و کرم کا ہے آسرا یا غوثؓ

شمائل آپ کے ہیں سب شمائلِ حسنینؓ
وہی ہے جلوہ وہی ہے تری ادا یا غوثؓ

عیاں ہے آپ کے چہرہ سے شانِ مرتضویؓ
وہی جلال وہی رعب و دبدبہ یا غوثؓ

غضب تمہارا نمونہ خدا کے قہر کا ہے
کرم حضور کا ہے رحمتِ خدا یا غوثؓ

قضا ہے تیری مسخر قدر موافق ہے
کیا خدا نے وہی تم نے جو کہا یا غوثؓ

کرم حضور کا ہے ہر جگہ مرے ہمراہ
یہی ہے زادِ یہی میرا آسرا یا غوثؓ

ولی ہیں جتنے جہاں میں ہر ایک کی گردن
خدا کے حکم سے ہے تیرے زیرِ پا یا غوثؓ

وصال آپ کا موصل ہے وصلِ مولا کا
پھرا جو آپ سے وہ حق سے ہی پھرا یا غوثؓ

وسیلہ جس کو ملے دامنِ کرم کا ترے
زہے نصیب زہے طالعِ رسا یا غوثؓ

فقیرؔ میں ہوں ترا تو ہے میرا شاہنشاہ
ہے اٹھتے بیٹھتے ہر دم مری صدا یا غوثؓ

(جناب مولانا عبدالقادر صاحب قادری بدایونی فقیرؔ علیہ الرحمۃ — از بہارستانِ منقبت)

۳۰

ترا ذرہ مہِ کامل ہے یا غوثؓ
ترا قطرہ یمِ سائل ہے یا غوثؓ
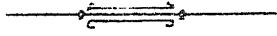
کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوثؓ
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوثؓ

قدِ بے سایہ ظلِ کبریا ہے
تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوثؓ

تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوثؓ

ترا مجنوں ترا صحرا ترا نجد
تری لیلیٰ ترا محمل ہے یا غوثؓ

اشارے میں کیا جس نے قمر چاک
تو اس مہ کا مہِ کامل ہے یا غوثؓ

جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے — وہ بے مانگے تجھے حاصل ہے یاغوث رضؓ

جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں — وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یاغوث رضؓ

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا
تری رحمت اگر شامل ہے یاغوث رضؓ

(مولانا احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ از حدائق بخشش حصہ دوم)

۳۴

صدمہ فرقت میں دل پہ اپنے کب تک اٹھاؤں یاغوث رضؓ یاغوث رضؓ
آتشِ غم سے سینہ ہے بریاں کس کو دکھاؤں یاغوث رضؓ یاغوث رضؓ

ہجر الم کو کیونکر سہوں میں ہند میں کب تک روتا رہوں میں
فرماؤ رو رو دردِ الم سے کیا مرہی جاؤں یاغوث رضؓ یاغوث رضؓ

کھوگئی پونجی میرے جنم کی، لاج رکھو تم اپنے کیے کی
محشر میں جاکر خالق کے آگے کیا منہ بتاؤں یاغوث رضؓ یاغوث رضؓ

مشتاق ولاچار و سرگشتہ ہوکر صحرا الصحرا کب تک پھروں میں
للہ فرمائیے داغ حسرت کیونکر مٹاؤں یاغوث رضؓ یاغوث رضؓ

خانۂ حق سب کہتی ہے خلقت اسمیں نشیں ہے آپکی صورت
مجھ کو دکھے گروہ پاک صورت دل میں چھپاؤں یاغوث رضؓ یاغوث رضؓ

بارگنہ سے بےدست و پا ہوں منزل کٹھن ہے کس طرح جاؤں
میں ناتواں ہوں یہ سخت بوجھا کیونکر اٹھاؤں یاغوث رضؓ یاغوث رضؓ

دل کو نہیں ہے اب تاب فرقت دکھلا دو جلدی وہ پاک صورت
آتشِ غم سے جان و جگر کو کب تک جلاؤں یاغوث رضؓ یاغوث رضؓ

یہ لعلؔ عاجز مسکیں گدا ہے جب سے تمہارا شیدا ہوا ہے
کہتا ہے ہر دم مکھڑا بتادو قربان جاؤں یاغوث رضؓ یاغوث رضؓ

(جناب لعل محمد صاحب لعلؔ۔ از دیوان لعلؔ)

ہر لحظہ سوتے جاگتے ہے لب پہ نامِ غوثؓ
اچھا ملا وظیفہ ذکرِ دوامِ غوثؓ

کیونکر نہ اک جہاں ہو دل سے غلامِ غوثؓ
پرتو فگن جہاں پہ ہے لطفِ عامِ غوثؓ

اک لو لگی ہوئی ہے مجھے غوثِ پاک کی
دل میں ہے یادِ غوث تو لب پر ہے نامِ غوثؓ

سینہ شگاف کر کے دکھا دیں اگر کہو
دیکھے نگیں پہ کندہ ہمارے ہے نامِ غوثؓ

ہر لحظہ دل ادب کا ہے پہلو لئے ہوئے
کیا کیا نہیں میانِ حرم احترامِ غوثؓ

ہے بادۂ محبتِ حضرت بھرا ہوا
نامِ خدا یہ دل بھی ہمارا ہے جامِ غوثؓ

پتھر پہ ہو گی مہرِ سلیماں کھدی ہوئی
دل کے نگیں پہ کندہ ہمارے ہے نامِ غوثؓ

دل قدسیوں کے بھی ہمہ تن گوش بن گئے
ادنیٰ سی ہے یہ خوبیِ طرزِ کلامِ غوثؓ

اتنی فروتنی نہیں گردوں کی بے سبب
رہتا خمیدہ پشت ہے بہرِ سلامِ غوثؓ

مستانہ چال ہے جو نسیمِ بہار کی
زیرک یہ سیکھ آئی ہے طرزِ خرامِ غوثؓ

(جناب مولوی سید علی احمد صاحب زیرک مرحوم۔ از تصوراتِ زیرک)

۳۲

جب دوشِ اولیائے زمانہ ہو بامِ غوثؓ
ہو عرش سے بلند نہ کیونکر مقامِ غوثؓ

جس وقت چھوٹے روح سے یہ جسمِ ناتواں
بارِ خدا زباں پہ ہو اُس وقت نامِ غوثؓ

لیتا ہے میرا نطق بھی بوسے زبان کے
آتا مری زباں پہ ہے جس وقت نامِ غوثؓ

ہر ہر قدم پہ کرتی ہیں صدقے ہزار جان
حوریں جو دیکھتی ہیں طرزِ خرامِ غوثؓ

ہیں یہ نواسے ساقیِ کوثر کے میکشو
ہو دور میں ہمیشہ نہ کس طرح جامِ غوثؓ

ہیں اسجدوا پکارتے آگے ملائکہ
کیا اہتمامِ غوثؓ ہے کیا احترامِ غوثؓ

آزاد بندِ غم سے اسیرانِ زلف ہیں
پڑ جائے یا خدا مری گردن میں دامِ غوثؓ

کیوں خوف ہے سحرؔ تجھے بارِ گناہ سے
ڈر کس لئے ہے عام ہے جب فیضِ عامِ غوثؓ

(جناب مولوی سید قطب میاں صاحب حسینی قادری سحرؔ)

۴۳

معراج میں کھلا یہ عروجِ مقامِ غوثؓ — کرسی ہے پایہ عرشِ معلّیٰ ہے بامِ غوثؓ

سنتے ہی ھذہٖ قدمی اذنِ عامِ غوث — روحیں بھی آ کے جھک گئیں بہرِ سلامِ غوثؓ

محمل ہزار لیلیٰ محمل نشیں ہے ایک — برپا ہیں اہلِ دل کے دلوں میں خیامِ غوثؓ

الٹی پھری ہے پاسِ ادب سے کمندِ آہ — پہنچا کر قریبِ کنگرۂ اوجِ بامِ غوثؓ

پیرِ مغانِ میکدۂ عشق الغیاث — رکنے نہ پائے سلسلۂ دورِ جامِ غوثؓ

آنکھوں میں جلوہ دل میں تصور ہے آپ کا — یہ بھی مقامِ غوث ہے وہ بھی مقامِ غوثؓ

کیا خوف ہے تمازتِ خورشیدِ حشر کا — زیرِ لوائے غوث رہیں گے غلامِ غوثؓ

پھیلا کے پانو چین سے سوتے ہیں اہلِ جنوں — چادر ہے اپنی سایۂ دیوارِ بامِ غوثؓ

ہے دور تک رسائیِ تارِ نگاہِ شوق — لائیگا کچھ نہ کچھ تو کسی دن پیامِ غوثؓ

آتے ہی گھر میں چور بھی ابدال ہو گیا — کچھ حصر نیک و بد پہ نہیں فیضِ عامِ غوثؓ

منظورِ سیرِ حسن ہے اے فرطِ بیخودی — بالائے کوہِ طور ہو یا زیرِ بامِ غوثؓ

ثاقب ہوائے شوق میں روحِ رواں مری
اڑ کر بنے کبوترِ دیوارِ بامِ غوثؓ

(جناب نجم الدین صاحب ثاقب بدایونی قادری المخاطب بہ امام الکلام پہلوانِ سخن)

۴۴

تسکین دہ ہے درد میں یادِ لقائے غوث — کیوں ہر مرض کی ہو نہ دوا خاکپائے غوثؓ

سر ہو تو سر میں گیسوئے شہ کی ہوا رہے — دل ہو تو دل میں اپنے سمائے ولائے غوثؓ

پھر جوششِ جنوں میں ہوں صحرا نوردیاں — وحشت پسند پھر ہو ہوائے ولائے غوثؓ

باندھے ہوئے ہے زمزمہ سنجی کی جو ہوا — شاید ہے عندلیب بھی نغمہ سرائے غوثؓ

کیا پوچھتے ہو شانِ گدایانِ غوث کی — شاہنشہِ جہاں ہے اک ادنیٰ گدائے غوثؓ

تڑپائیں ہجر میں کہ رکھیں شاد دید سے — راضی ہیں ہم اسی پہ کہ جو ہو رضائے غوثؓ

ہوگا نہ خوف انہیں تپشِ مہرِ حشر کا — ہونگے میانِ حشر جو زیرِ لوائے غوثؓ

مر جاؤں یا الٰہی اگر ذکرِ غوثؓ میں
اٹھوں بھی قبر سے تو ہو لب پر ثنائے غوثؓ

ارفع ہے اُن کی شان تو ادنیٰ ہے مدح خواں
واصف سے کیا بیان ہو وصف و ثنائے غوثؓ

(حکیم مرزا محبوب علی بیگ صاحب واصف ابوالعلائی ۔ از بوستانِ محبت)

۳۵

المدد محبوبِ یزداں المدد
المدد مطلوبِ سبحاں المدد

المدد اے بادشاہِ انس و جاں
المدد اے ابرِ احساں المدد

المدد اے بیکسوں کے دستگیر
مہربانِ خستہ حالاں المدد

الغیاث اے مرہمِ زخمِ جگر
اے طبیبِ دردِ پنہاں المدد

عشق کے داغوں کی رکھتا ہوں بہار
سینہ وداغ گلستاں المدد

ظاہر و باطن کے محرم آپ ہیں
واقفِ حالِ غریباں المدد

(حکیم امتیاز حسین صاحب واقف ۔ از ترانۂ واقف)

۳۶

المدد یا شاہِ جیلاں المدد
المدد یا پیرِ پیراں المدد

المدد یا اسمِ اعظم المدد
المدد یا نورِ یزداں المدد

المدد اے نورِ چشمِ مصطفیٰ
قرۃ العین کریماں المدد

المدد یا حضرتِ غوث الوریٰ
المدد محبوبِ سبحاں المدد

بند ہے دروازۂ دید و کلام
یا امام و قطبِ دوراں المدد

دُور ہوتا ہی نہیں وہمِ خودی
دستگیر و شاہِ مرداں المدد

ہو رہا ہے خوار قاضی آپ کا
پیرِ پیراں شاہِ شاہاں المدد

(جناب محمد منیر الدین صاحب فاروقی قادری قاضی پربھنی)

۳۶ جناب سید السادات و قبلۂ اوتاد — دکھائیے مجھے للہ روضۂ بغداد
بلائیے مجھے دارالسلام پر حضرت — دکن میں میں رہوں کب تک بخاطرِ ناشاد
سناؤں کس کو یہاں اپنی داستانِ الم — نوائے تلخ سمجھتے ہیں سب مری فریاد
حضور دیدہ کا بھوکا ہوں نام لیوا ہوں — وظیفہ صبح و مسا کا ہے صرف آپ کی یاد
غلام زادہ ہوں اور خانہ زاد والا ہوں — ذریعہ میری نمو کا ہے آپ کی اولاد
غلام آپ کی درگاہ کا مرا آقا — کنیز آپ کی ہے میری مادرِ ناشاد
لگاتا رہتا ہوں ہر وقت نعرۂ یا غوث رضی — غیاثِ خلق و غوثِ اعظم شہِ امجاد
عطا ہوئی ہے لسنِ دوستاں مجھے کیا غم — اگرچہ ہوتے رہیں سینکڑوں ستم ایجاد
ذریعہ آپ ہیں میری خدا شناسی کا — حضورِ آپ کے شاگرد ہیں مرے استاد

قتیلِ عشق کو جز عشق کچھ نصیب نہیں
لپٹتا ہے منیرؔ اب بیاضِ رشد و رشاد

(جناب منیر الدین صاحب قادری فاروقی منیرؔ)

۳۷ جھانکتا جاؤ ہر اُو نافۂ سوارِ بغداد — جھونکتا جا مری آنکھوں میں غبارِ بغداد
سرمۂ چشمِ حقیقت ہے غبارِ بغداد — غازۂ روئے طریقت ہے بہارِ بغداد
جس نے کعبہ میں نہ دیکھی ہو بہارِ بغداد — دیکھ لے دل میں مرے نقش و نگارِ بغداد
میں ہوں وہ بلبلِ خوش عیش بہارِ بغداد — گل تو گل مجھ سے کھٹکتے نہیں خارِ بغداد
کربلا پر مرا سر آنکھ نجف پر صدقے — دل مدینہ پہ فدا جان نثارِ بغداد
جب کھلی آنکھ وہ نقشہ اتر آیا دل میں — ہے مرا تارِ نظر راہ گذارِ بغداد
پاؤں رکھوں سرِ فلک پر بھی زمیں کا کیا ذکر — میرے تلووں میں چبھے تو کہیں خارِ بغداد
قدمِ پاک کے قابل تو کہاں سر میرا — سمِ توسن ہی سہی شاہسوارِ بغداد
دم ہی جائیگا تو جائیگا سرورِ مئے غوث رضی — سر ہی اتریگا تو اترے گا خمارِ بغداد
آنکھیں روضہ پہ ہیں روضہ ہے مری آنکھوں میں — دل ہے بغداد میں دل میں ہے مزارِ بغداد

ہر قدم بڑھ کے یہ کہتا ہے مرا ذوقِ سجود ... سر میں چبھ جائے الٰہی کوئی خارِ بغداد

اہلِ کیں رکھتے ہیں سینہ میں غبارِ بغداد ... قادری میں ہوں مکدّر نہ ہوں مجھ سے کیونکر

ہو گیا دم جو ہوائے شہِ جیلاں میں فنا ... میرے پھولوں میں بھی آئے گی بہارِ بغداد

بخت زوّار سے دھو دھو کے سیاہی شب و روز ... موجزن نیل کا چشمہ ہے کنارِ بغداد

ہوش کے بدلے مرے سر میں ہوائے گیلاں ... گھر نہ کر جائے آنکھوں میں خمارِ بغداد

اُڑ کے پہنچوں گا پسِ مرگ بھی ان شاء اللہ ... خاک مجھ خاک نشیں کی ہے غبارِ بغداد

گھر بھی محبوب کا محبوب ہے سبحان اللہ ... دل خدا والوں کے ہیں آئینہ دارِ بغداد

جیسے بخشی ہے مدینہ کو نبی نے عزت ... یوں بڑھا آپ کے قدموں سے وقارِ بغداد

صفحۂ دل پہ عرب اور عجم کے اب تک ... صورتِ حرفِ مشدّد ہے شمارِ بغداد

یا خدا جلد ہو ثاقب کی تمنا پوری
حلقۂ چشم بنے بابِ حصارِ بغداد

(محمد نجم الدین صاحب ثاقب قادری بدایونی المخاطب بہ امام الکلام پہلوانِ سخن)

۳۸

خجل ہے چہرۂ انور سے چودھویں کا چاند ... فلک کے چاند سے بڑھ کر ہے یہ زمیں کا چاند

جنابِ غوث کے جلوے سے ہے جہاں روشن ... فروغ بخشِ زمیں ہے سپہرِ دیں کا چاند

نبی کے آنکھ کا تارا ہے یہ قمر طلعت ... یہ چاند ہے فلکِ ختمِ مرسلیں کا چاند

ستارہ دیکھیے کب میری آنکھ کا چمکے ... نظر کب آئے اسے آپ کی جبیں کا چاند

یہ تیری الفتِ عارض کا داغِ روشن ہے ... اسی کا نام ہے میرے دلِ حزیں کا چاند

نثارِ روئے منوّر جو ماہِ کامل ہے ... فدائے ابروئے پُرخم ہے تیسویں کا چاند

ضیا میں ہے وہ کفِ دست بھی یدِ بیضا ... یہی ہے غوثِ مکرّم کی آستیں کا چاند

مکانِ گنبدِ والا نہ کیوں منوّر ہو ... چمک رہا ہے یہاں جلوۂ مکیں کا چاند

اُسی کے نور سے روشن ہے عالمِ عرفاں ... وہی ہے معرفتِ ذات کے یقیں کا چاند

وہ رشکِ مہر ہے جو ہے تجلیٔ اول
یہ رشکِ ماہ ہے گوہر اسی حسیں کا چاند
(امیر الشعرا نواب محمد منور خاں بہادر گوہر نائب خاندان کرناٹک)

کلام بلاغت نظام

۳۹

نورِ حق دیکھو نبیؐ کا روئے تاباں دیکھکر — نورِ احمدؐ دیکھو شکلِ شاہِ جیلاں دیکھکر
تو جو اولادِ حسنؓ ہے تو جو اولادِ حسینؓ — کیوں نہ خوش ہوں رتبۂ پیرِ شاہِ مرداں دیکھکر
آپ سے ہوتی تھیں پیہم وہ کراماتیں عیاں — اولیائے عصر بھی ہوتے تھے حیراں دیکھکر
آپ کے اوصاف ایسے ہیں کہ اہلِ شرک و کفر — کوئی منکر ہو گیا کوئی مسلماں دیکھکر
آپ کے چہرے سے وہ نورِ الٰہی تھا عیاں — ہر کس و ناکس کو غش آتا تھا ہاں ہاں دیکھکر
آدمی کیا ہے فرشتے کی بھی آنکھیں کھل گئیں — یہ تجلی دیکھ کر یہ نورِ عرفاں دیکھکر
سر بھی جھکتا ہے کمر کے ساتھ ہی مشتاق کا — دور سے ہی آستانِ قطبِ دوراں دیکھکر
صدقے ہوتا ہے کبھی قربان ہوتا ہے کبھی — روضۂ انور ترا گردونِ گرداں دیکھکر
عشق و شوقِ مصطفیٰؐ و پیرؓ میرے دل میں ہے — وجد میں آتے ہیں مجھ کو اہلِ عرفاں دیکھکر
اس میں ہی رنگِ بہاراں اس میں عشقِ غوثِ پاک — ہے رگِ گل منفعل میری رگِ جاں دیکھکر
یہ تمنا ہے کہ جاؤں سر کے بل بغداد میں — مثلِ رضواں دور سے لے مجھکو درباں دیکھکر
ناامیدی گھٹ گئی میری توقع بڑھ گئی — ہر کسی پہ آپ کے الطاف و احساں دیکھکر
آپ ہی کے ہاتھ میں ہے نبض پیرِ دستگیرؓ — چارہ سازی کیجئے میرا دردِ پنہاں دیکھکر
توشۂ منزل نہیں ہے میں پریشاں ہوں بہت — جمع بے سامانیوں کا اپنے ساماں دیکھکر

کثرتِ عصیاں سے ہے آصف نہایت مضطرب
کیجئے اس پر کرم اس کو پریشاں دیکھکر

(اعلیٰحضرت غفران مکان نواب میر محبوب علیخاں آصفجاہ سادس نور اللہ مرقدہ)

۴۰

اے شاہدِ کون و مکاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ　　اے سجدہ گاہِ قدسیاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

اے بادشاہِ بندگاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ　　اے دستگیرِ انس و جاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

مہرِ منیرِ لامکاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ　　نورِ خدائے دو جہاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

ہر چند ہوں دل سے قریں دوری کا غم جاتا نہیں　　ملتے نہ تا آستاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

تصویر ہے وہ آپ کی تنویر ہے وہ آپ کی　　صورت ہی جو دل میں نہاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

جس کے مربی آپ ہوں پالا ہے جسکو آپ نے　　وہ جا سکے گا پھر کہاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

کہہ کر میں یا قادرؓ رہوں محفوظ زیرِ ظلِ حق　　قوت دہِ ہر ناتواں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

اے شانِ حسنِ کبریا کہتے تجھے تم کو دیکھ کر　　قطبِ زمانہ الاماں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

ہو جائے یک چشمِ کرم از بہرِ تاج الاولیاؓ

قاضی ہے افقیؔ مدح خواں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

(مولوی قاضی محمد منیر الدین صاحب قادری فاروقی)

۴۱

محبوبِ خدا کے نورِ نظر یا سیدنا عبد القادرؓ　　اولادِ علیؓ کے لختِ جگر یا سیدنا عبد القادرؓ

جز آپ کے جس کا کوئی نہ ہو وہ جائے کدھر آپ ہی کہدو　　ایسے کی بھلا لے کون خبر یا سیدنا عبد القادرؓ

حق تک تو نہیں ہے میری گذر مجھے پیشِ خدا عصیاں کا ہے ڈر　　اس در کے سوا میں جاؤں کدھر یا سیدنا عبد القادرؓ

ہوئی عمر گناہوں میں میری بسر ہی فکر ہے مجھ کو شام و سحر　　کل حق سے ملوں کیا منہ لیکر یا سیدنا عبد القادرؓ

تھیں پیروں کا حق نے پیر کیا مجھے آپکا دامنگیر کیا　　میں کیوں نہ کروں شکرِ داور یا سیدنا عبد القادرؓ

فرماؤ کبھی تو یاد مجھے دکھلا دو ذرا بغداد مجھے　　تم مظہرِ حق کے ہو مظہر یا سیدنا عبد القادرؓ

تیرا دائم و قائم راج رہے تجھے اپنے غلاموں کی لاج رہے

کل پیشِ نبیؐ پیشِ داور یا سیدنا عبد القادرؓ

(لا اعلم)

۴۲

دل مرا کر دیجئے آباد یا پیرانِ پیرؓ　　ہجر میں مدت سے ہوں ناشاد یا پیرانِ پیرؓ

کس طرح تسکینِ خاطر ہو کہ ہوں میں ہند میں
اور مسکن آپ کا بغداد یا پیرانِ پیر رضؓ

نالہ کش کب تک رہوں؟ جلوہ دکھا کر حسن کا
بند کر بھی دو لبِ فریاد یا پیرانِ پیر رضؓ

جس نے چاہا آپ کو اللہ نے چاہا اسے
آپ کی ہے یاد حق کی یاد یا پیرانِ پیر رضؓ

دھن مجھے ہے آپ ہی کی آپ ہی کا ہے خیال
رات دن ہے آپ ہی کی یاد یا پیرانِ پیر رضؓ

صدمۂ پیہم سے آئی ہے لبوں پر جانِ زار
خاطرِ ناشاد کر دیں شاد یا پیرانِ پیر رضؓ

یادِ حضرت میں جو دم نکلے جمیلِ زار کا
گوشۂ مرقد بنے بغداد یا پیرانِ پیر رضؓ

(جناب تراب علی صاحب جمیل قادری عثمانی تلمیذ جلیل و ثاقب)

۴۳

کیوں نہ ہو عالم غلامِ دستگیر
حق کو جب بھایا ہے نامِ دستگیر رضؓ

جامِ جم میں صرف تھی سیرِ مجاز
حق کو دکھلاتا ہے جامِ دستگیر رضؓ

عرش والے بھی بتا سکتے نہیں
کونسی جا ہے مقامِ دستگیر رضؓ

دیکھنا رتبہ کی رفعت دیکھنا
لامکاں میں ہے قیامِ دستگیر رضؓ

دستگیری اسکی ہوتی ہے یہیں
وقتِ مشکل لے جو نامِ دستگیر رضؓ

بادۂ عرفاں سے وہ رہتا ہے مست
جو کہ پی لیتا ہے جامِ دستگیر رضؓ

یوں ڈرائے گا فرشتوں کو ولی
جانتے ہو ہوں غلامِ دستگیر رضؓ

(ابو الحسنات جناب ولی اللہ صاحب قادری ولی۔ از گلزارِ ولی)

۴۴

اے صبا لادے پیامِ دستگیر رضؓ
ہوں میں مشتاقِ کلامِ دستگیر رضؓ

اولیا جتنے ہوئے ہیں ذی حشم
دوش پر سب کے ہے گامِ دستگیر رضؓ

سو رہینگے بے خبر راحت سے ساتھ
قبر میں ہم لے کے نامِ دستگیر رضؓ

آج کر دے بادۂ عرفاں سے مست ساقیا دے مجھ کو جامِ دستگیرؓ
سرنگوں ہیں بادشاہانِ جہاں دیکھ کر شانِ غلامِ دستگیرؓ
قبر میں آئیں جو پرسش کو ملک ہو ہمارے لب پہ نامِ دستگیرؓ
جاہ و حشمت کی نہیں پروا مجھے
اے تجمل ہوں غلامِ دستگیرؓ

(جناب تجمل مرحوم)

۴۵
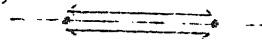
دستگیری کیجئے پیرانِ پیرؓ ہیں پریشان آپ کے در کے فقیر
ہیں عدوئے جاں ستاں پیر و جواں ہو رہے ہیں ہم نہایت ہی حقیر
ہے تعجب آپ کے ہوتے ہوئے ہم رہیں ظالم کے پنجے میں اسیر
حملہ آور ہم اب ہیں مرغاں ہوا بازِ اشہب غوثِ اعظم دستگیر
شمعِ حق قندیلِ نورانی ہو آپ ذاتِ عالی سے ہے عالم مستنیر
محیِ دین و مخزنِ نورِ خدا سیّد السادات اور پیروں کے پیر
دیجئے للّٰہ اب عزِ قبول
دست بستہ عرض کرتا ہے منیرؔ

(جناب منیر الدین صاحب قادری فاروقی منیرؔ قاضی پربھنی)

۴۶
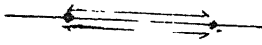
مجھ پر رہے چشمِ کرم یا غوثِ اعظم دستگیرؓ ہوں آپ کا حق کی قسم یا غوثِ اعظم دستگیرؓ
کیا آپ کے ہوتے ہوئے خدام پر درگاہ کے دنیا کرے جور و ستم یا غوثِ اعظم دستگیرؓ
بیحد ستانے لگ گیا ہر دم رلانے لگ گیا بغداد سے دوری کا غم یا غوثِ اعظم دستگیرؓ
بالا رہا اونچا رہا انوار پھیلاتا رہا ہر ملک میں اخضر علم یا غوثِ اعظم دستگیرؓ
سلطانِ جملہ اولیا مسند نشینِ مصطفٰے عزِ عرب فخرِ عجم یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

السحی امام الاولیاء ہر اک ولی با وصفا
ہے آپ کے زیرِ قدم یا غوث اعظم دستگیر

میں نامِ نامی آپ کا رکھتا ہوں لوحِ قلب پر
مانندِ نقشِ سنگ مرتسم یا غوث اعظم دستگیر

عظمت تمہاری فرض ہے سمجھے تمہارے اہلِ دل
رکھتے ہیں اپنے سر کو خم یا غوث اعظم دستگیر

تیرے سوا کوئی نہیں قاصیؔ کے دل پر حکمراں
کعبہ نہیں بیت الصنم یا غوث اعظم دستگیر

(جناب محمد منیر الدین صاحب قادری فاروقی منیرؔ)

۷۴

آئیگی جب تک نہ وہ صورت نظر یا غوث پاک
مٹ نہیں سکتا مرا دردِ جگر یا غوث پاک

ہو تصور میں یہاں تک مجھ کو حاصل محویت
آپ ہی آئیں نظر دیکھوں جدھر یا غوث پاک

جس نے دیکھا خواب میں بھی روئے انور آپ کا
اس کی قسمت پر اسی کی ہے نظر یا غوث پاک

آپ کی فرقت میں دل پر جو گزرتی ہے مرے
آپ کیا اس سے نہیں ہیں باخبر یا غوث پاک

عرضِ حالِ زار کی مجھ کو ضرورت ہی نہیں
منکشف ہے آپ پر سب خیر و شر یا غوث پاک

وہ بھی دن آئے کروں میں صاف با صد اشتیاق
اپنے پلکوں سے تمہاری رہگذر یا غوث پاک

دل میں ارماں ہے یہی دل کی تمنا ہے یہی
میرا سر ہو آپ کا ہو سنگِ در یا غوث پاک

دونوں عالم میں نہ کیونکر اس کا بیڑا پار ہو
جس پہ پڑ جائے تمہاری اک نظر یا غوث پاک

سر وہ کیا سر ہے کہ جس میں آپ کا سودا نہیں
دل وہ کیا جس میں نہیں ہو تم جلوہ گر یا غوث پاک

اور تو حاضر نہیں کچھ رونمائی کے لئے
داغ ہائے دل کے حاضر ہیں یہ ہم گہر یا غوث پاک

مشغلہ میرا یہی ہے ورد ہے ہر دم یہی
رات دن یا غوث الاعظم ہر سحر یا غوث پاک

مدعا ہو جائے پورا اس کا بس اک آن میں
ایک ادنیٰ سا اشارہ ہو جدھر یا غوث پاک

صورتِ انور جو آجائے نظر میں کردوں نذر
اپنی آنکھیں اپنا دل اپنا جگر یا غوث پاک

سیلِ اشکِ تر رواں ہے دیدۂ مشتاق سے
یہ محبت کا تمہاری ہے اثر یا غوث پاک

آپ کا بیمار ہوں کیا ہو مسیحا سے غرض
آپ ہی ہیں دردِ دل کے چارہ گر یا غوث پاک

جس کے دل میں آپ کا ہو عشق الفت آپ کی کیوں دو عالم سے نہ ہو وہ بے خبر یا غوث پاکؒ
رات دن محوِ طوافِ روضۂ پُر نور ہیں اس لیئے گردش میں ہیں شمس و قمر یا غوث پاکؒ

لطف تو جب ہے کہ ہو محمودؔ کا یوں خاتمہ
آپ کا ہو پائے اقدس اس کا سر یا غوث پاکؒ

(ابو الفضل سید محمود بی۔ اے۔ ایل ایل بی عثمانیہ)

۴۸

مظہرِ حق، رہبرِ جن و بشر یا غوث پاکؒ ہیں فدا ماں باپ قرباں آپ پر یا غوث پاکؒ
عرشِ حق ہے دل بناؤ اپنا گھر یا غوث پاکؒ آنکھ میں رہ جاؤ تم مثلِ نظر یا غوث پاکؒ
دل میں عشق پیر ہو آنکھوں میں عشق دید ہو لب پہ ہو یا [illegible] شام و سحر یا غوث پاکؒ
گرمیٔ محشر میں جس دم نفسی نفسی سب کہیں میں پکاروں یا محمد خیر البشر یا غوث پاکؒ
ہجر میں کب تک رہوں رنج و الم کب تک سہوں [illegible] سے کب تک کہوں لیجے خبر یا غوث پاکؒ
آپ کا بیمار ہوں ہیں آپ ہی میری دوا جاؤں کیوں پھر شفا جوئی کے در یا غوث پاکؒ
آنکھ رہتی ہے کشادہ ہر زماں مثلِ صدف آپ اس میں آئیے مثلِ گہر یا غوث پاکؒ
مغفرت کو حق شفاعت کو نبی حامی ہیں جب میرے عصیاں کا مجھے اب کیا خطر یا غوث پاکؒ

جسم سے سوئے عدم جب روحِ فاضلؔ ہو رواں
آپ کے اقدام پر ہو اس کا سر یا غوث پاکؒ

(جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب قادری فاضل۔ از نذرانۂ فاضل)

۴۹

ہوں حزین خستہ جگر بے بال و پر یا غوث پاکؒ کیجیے لطف و عنایت کی نظر یا غوث پاکؒ
آرزو ہے آپ ہوں دل میں بجائے آرزو اور آنکھوں میں مری مثلِ نظر یا غوث پاکؒ
خانۂ دل میں کبھی ہو جائیے رونق فزا گھر نہیں میرا یہ ہے خالق کا گھر یا غوث پاکؒ
لطف گر ہو جائے بن جائے سیہ کاروں کا کام بگڑی بن جائے پڑے جس پہ نظر یا غوث پاکؒ

ہو تصور اس طرح حضرت کے روئے پاک کا — آپ آجائیں نظر دیکھوں جدھر یا غوثِ پاکؒ
آپ کی فرقت میں میں کب تک سہوں رنج و الم — بہہ گیا آنکھوں سے میری ایک اک یا غوثِ پاکؒ
آپ ہی کے روئے انور کا تصور ہے مجھے — آپ ہی کی یاد ہے شام و سحر یا غوثِ پاکؒ
کیوں نہ پہنچونگا لوائے احمدی تک حشر میں — رہبری کو آپ آجائیں اگر یا غوثِ پاکؒ

حشر تک میری ہو سجدے سے اُٹھیگا نہ سر
سر مرا ہو آپ کا ہو سنگِ در یا غوثِ پاکؒ

(جناب مولوی سید شاہ درویش محی الدین صاحب قادری درویش۔ — از غزلیات نعتیہ)

۵۰

سِرِّ ظاہر سِرِّ باطن جسم و جانِ غوثِ پاک — شکل بیچوں شانِ بیچوں شکل و شانِ غوثِ پاکؒ
بے نشاں کا ہے نشاں نام و نشانِ غوثِ پاک — لامکاں کہتے ہیں جس کو ہے مکانِ غوثِ پاکؒ
جو خدا کی ہے زباں وہ ہی محمدؐ کی زباں — جو محمدؐ کی زباں وہ ہے زبانِ غوثِ پاکؒ
ایک موسیٰ اُس پہ بیخود ایسے بیخود سینکڑوں — طور سے بہتر ہے سنگِ آستانِ غوثِ پاکؒ
جو دلوں میں ان کے ہیں اُن کے خزانوں میں نہیں — بادشاہوں سے ہیں بہتر خادمانِ غوثِ پاکؒ
حاجیو تم کو مبارک بوسۂ سنگِ سیاہ — جا کے میں چومونگا سنگِ آستانِ غوثِ پاکؒ

نزع کا جب وقت آئے یا محمدؐ یا خدا
منہ رہے مائلؔ کا سوئے آستانِ غوثِ پاکؒ

(استادِ سخن احمد حسین صاحب مائلؔ۔ — از دیوانِ مائلؔ)

۵۱

قبلۂ اربابِ عرفاں ہے ادائے غوثِ پاکؒ — سُرمۂ چشمِ بصیرت خاکپائے غوثِ پاکؒ
ہے رضا خلاقِ عالم کی رضائے غوثِ پاکؒ — اُس کی قسمت ہی جو ہوست ولائے غوثِ پاکؒ
اُس کی ہر جنبش پہ سو جانیں نچھاور کیجیے — وہ نظر جو ہو گئی محوِ لقائے غوثِ پاکؒ
دولتِ "الفقر فخری" ہے ہر دل اُس کا غنی — ہے سوا رتبہ میں شاہوں سے گدائے غوثِ پاکؒ

نذرِ عقیدت حصّہ دوم — ردیف کاف (مفتوح)

میرے ذوقِ دید کی تکمیل اس صورت سے ہو — کچھ نظر آئے نہ مجھ کو ماسوائے غوثِ پاکؒ

ماہرؔ ناشاد کو دے دولتِ فقر و غنا
غوثِ اعظمؒ کا تصدق اے خدائے غوثِ پاکؒ

(جناب منظور حسین صاحب ماہرؔ القادری)

۵۲

روزِ محشر سایہ گستر ہے جو دامانِ رسولؐ — تابِ دوزخ سے ہیں بے پروا غلامانِ رسولؐ
رہنمائے گمرہاں و سرگروہِ مقبلاں — عاشق و معشوقِ یزداں جانِ جانانِ رسولؐ
مقتدائے سالکاں و مخزنِ اسرارِ حق — بادشاہِ عاشقاں و گنجِ عرفانِ رسولؐ
نورِ چشمِ فاطمہؓ مہرِ درخشانِ علیؓ — غوثِ اعظمؒ شاہِ جیلاں ماہِ تابانِ رسولؐ

حسرتِ محروم ہے امیدوارِ التفات
اس طرف بھی اک نظر اے میر سامانِ رسولؐ

(مولانا فضل الحسن صاحب حسرتؔ موہانی۔ از حدیقہ معرفت)

غوثِ اعظمؒ

۵۳

سُرورِ دلِ مصطفےٰ غوثِ اعظمؒ — تجلّیِ نورِ خدا غوثِ اعظمؒ
ہیں زیرِ قدم تیرے سر اولیا کے — ہے اعلیٰ ترا مرتبہ غوثِ اعظمؒ
تم اچھے ہو اللہ کے ہو پیارے — میں اچھا نہیں ہوں تو کیا غوثِ اعظمؒ
بھلوں کی تو ہوتی ہے ساری خدائی — بُرے کو بھلا کیجئے یا غوثِ اعظمؒ
کہاں چھوڑتے ہیں گنہگار دامن — کہ وابستہ تیرے ہیں یا غوثِ اعظمؒ
کبھی روضۂ پاک پر یاد کیجے — یہ دل اب نہیں مانتا غوثِ اعظمؒ
اغثنی اغثنی اغثنی اغثنی — مدد اپنے خادم کی یا غوثِ اعظمؒ

خبر بھی ہے کچھ حسرتِ بے نوا کی
کہ کیا حال اس کا ہے یا غوثِ اعظمؓ
(حضرت مولانا محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی حسرت سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ۔ از نسیم عرفان)

۵۴

مرض دردِ دل کی دوا غوثِ اعظمؓ — کرے کون تیرے سوا غوثِ اعظمؓ
کرم کر برائے خدا غوثِ اعظمؓ — بحقِ شفیع الوریٰ غوثِ اعظمؓ
مددگار کا نام میں نے جو پوچھا — تو ہنس کر خضرؑ نے کہا غوثِ اعظمؓ
جو حلّالِ مشکل کو پوچھا تو بولا — کہ فرزندِ مشکل کشا غوثِ اعظمؓ
یہ کہتے ہیں سب اہلِ عرفاں بیشک — نہیں ہیں خدا سے جدا غوثِ اعظمؓ
تمہیں کو ملا یہ خطابِ معظم — تمہیں کو خدا نے کہا غوثِ اعظمؓ
تو اپنے سوا داد رس عاجزوں کا — بتا دے کوئی دوسرا غوثِ اعظمؓ

گدا تیرے در کا شہیدِ حزیں ہے
اسے قیدِ غم سے چھڑا غوثِ اعظمؓ

(جنابِ شہید مرحوم۔ گلدستۂ شہیدی)

۵۵

ہے پیاری وہ تیری ادا غوثِ اعظمؓ — ہے ہر دل ترا مبتلا غوثِ اعظمؓ
ہے ارفع و اعلیٰ تری ذاتِ والا — بڑا ہے ترا مرتبہ غوثِ اعظمؓ
تو مہرِ ولایت تو بدرِ کرامت — تری ذات نورِ خدا غوثِ اعظمؓ
تو محبوبِ سبحاں تو مقبولِ یزداں — تو منظورِ ذاتِ خدا غوثِ اعظمؓ
تو قطبِ معظم تو غوثِ مکرم — تو سرتاجِ کل اولیا غوثِ اعظمؓ
ملی کس کو یہ عظمت و شان و شوکت — ملا کس کو یہ مرتبہ غوثِ اعظمؓ
تو چشم و چراغِ جنابِ علیؓ ہے — تو ہے سبطِ خیر النسا غوثِ اعظمؓ

یہ دل یہ جگر دونوں تجھ پر سے قرباں
مری جان تجھ پر فدا غوثِ اعظمؓ

ہے بڑھ کر ہر اک بادشاہِ جہاں سے
ترے در کا ادنیٰ گدا غوثِ اعظمؓ

ترے عشق میں میرے لب اور زباں کو
وظیفہ ہے صبح و مسا غوثِ اعظمؓ

تمہیں میرا مطلب تمہیں میرا مقصد
تمہیں ہو مرا مدعا غوثِ اعظمؓ

ہمیں کیا مسیحا سے مطلب کہ کافی
ہے دامن کی تیرے ہوا غوثِ اعظمؓ

جو اہلِ بصیرت ہیں ان کی نظر میں
ہے سرمہ تری خاکِ پا غوثِ اعظمؓ

سرِ روزِ قیامت غلاموں کو تیرے
ہے کافی ترا آسرا غوثِ اعظمؓ

جو آنکھوں کو ہو تیرا شوقِ زیارت
تو سر میں ہو تیری ہوا غوثِ اعظمؓ

وہ مشقِ تصور ہو آنکھوں کو حاصل
نہ دیکھوں ترے ماسوا غوثِ اعظمؓ

تری دولتِ دید جس کو ہو حاصل
کرے لے کے کیا کیمیا غوثِ اعظمؓ

خدایا مری روح جب تن سے نکلے
ہو جاری مرے لب پہ یا غوثِ اعظمؓ

نظر اک عنایت کی محمود پر بھی
کہ ہے تیرے در کا گدا غوثِ اعظمؓ

(ابوالفضل سید محمود قادری بی اے ایل ایل بی عثمانیہ)

۵۶

شہنشہ شفیع الوریٰ غوثِ اعظمؓ
سراپائے نورِ خدا غوثِ اعظمؓ

ہیں رہبر مرے رہنما غوثِ اعظمؓ
ہیں ہادی مرے پیشوا غوثِ اعظمؓ

ہو تم ابنِ مشکل کشا غوثِ اعظمؓ
مری مشکلیں حل ہوں یا غوثِ اعظمؓ

نہ کیوں وردِ ہر دم ہو یا غوثِ اعظمؓ
مرے دردِ دل کی دوا غوثِ اعظمؓ

جو سلطانِ کل انبیا مصطفےٰ ہیں
تو سلطانِ کل اولیا غوثِ اعظمؓ

یہ دل تم پہ صدقے جگر تم پہ قرباں
مری جان تم پر فدا غوثِ اعظمؓ

نہ کیوں بادشاہوں پہ ہو فخر حاصل
ہوں در کا تمہارے گدا غوثِ اعظمؓ

فدا میں کروں نقد سو بار جاں کو
نظر آؤ اک بار یا غوثِ اعظمؓ
قیامت میں حاذق کو پروا ہی کیا ہے
وہ طفلی سے ہے آپ کا غوثِ اعظمؓ
(حضرت مولوی سید شاہ یحییٰ بادشاہ صاحب قادری حاذق)

۵۷

خدا کا ہے تو آئینہ غوثِ اعظمؓ
خدائی کا قبلہ نما غوثِ اعظمؓ
وجودِ محمد ﷺ نما غوثِ اعظمؓ
سراپا ہے خیر الوریٰ غوثِ اعظمؓ
دعائے رسولِ خدا غوثِ اعظمؓ
ادائے علی مرتضیٰ غوثِ اعظمؓ
مرادِ نبوت عمادِ ولایت
محمد کا ہے معجزہ غوثِ اعظمؓ
زباں تیری ہے اور گویا خدا ہے
ترا ہاتھ دستِ خدا غوثِ اعظمؓ
نبیؐ کا نواسہ علیؓ کا نبیرہ
جگر پارۂ فاطمہؓ غوثِ اعظمؓ
نبیؐ تو نہیں ہے نبیؐ کا گنی ہے
فصلّ وسلّم علی الغوث الاعظمؓ
ترا نامِ نامی اور اسمِ گرامی
بڑا اسمِ اعظم ہے یا غوثِ اعظمؓ
اِدھر سے اُدھر کر دیا اک نظر میں
تو ہے چشمِ باطن کشا غوثِ اعظمؓ
سگِ آستانہ گنہ گار عینیؔ
پڑا ہے ترے در پہ یا غوثِ اعظمؓ
(جناب عینی شاہ صاحب قادری چشتی النظامی)

۵۸

میں ہوں آپ کا مبتلا غوثِ اعظمؓ
دکھا دو وہ رُخ چاند سا غوثِ اعظمؓ
مرا مرض ہے لا دوا غوثِ اعظمؓ
ترا در ہے دار الشفا غوثِ اعظمؓ
خدا و محمدؐ علیؓ فاطمہؓ سے
نہ پاتا ہوں تجھ کو سوا غوثِ اعظمؓ
تری شکل میں شانِ احمدؐ ہے پیدا
مجھے اپنی صورت دکھا غوثِ اعظمؓ

مصیبت میں اور بیکسی میں سبھوں کے | بجے آپ حاجت روا غوثِ اعظمؓ
تمہاری عنایت سے چشم کرم سے | ہزاروں ہی ہوئے اولیا غوثِ اعظمؓ
اسی در کی امید رکھتے ہیں سارے | زمانے کے شاہ و گدا غوثِ اعظمؓ
میں لاؤں کہاں آپ سا دو جہاں میں | مددگار و مشکل کشا غوثِ اعظمؓ

فدا ہے فدا زلف و عارض پہ دل سے
یہ کیفی غلام آپ کا غوثِ اعظمؓ

(جناب رضی الدین صاحب کیفی مرحوم ۔ از جلوۂ محمدی حصہ دوم)

۵۹

بنے مظہر کبریا غوثِ اعظمؓ | ہوئے نائب مصطفیٰ غوثِ اعظمؓ
شہنشاہِ کُل اولیا غوثِ اعظمؓ | ملا ایک کے بھی پیشوا غوثِ اعظمؓ
وہ ہو آپ کا حسن یا غوثِ اعظمؓ | خدا جس کا عاشق ہوا غوثِ اعظمؓ
دل و جان تم پر فدا غوثِ اعظمؓ | مرے مرشد و رہنما غوثِ اعظمؓ
مرا حال فرقت سے بیحد برا ہے | خبر لیجے بہرِ خدا غوثِ اعظمؓ
مریضِ جدائی کو جبتک نہ ہو وصل | نہ ہوگی نہ ہوگی شفا غوثِ اعظمؓ
نہیں عیشِ دنیا سے کچھ بھی علاقہ | ہوا جب سے عشق آپ کا غوثِ اعظمؓ
مرے ایک ہی کے نہیں کچھ مسیحا | ہر اک دردِ دل کی دوا غوثِ اعظمؓ
عجب کیا جو آئے نظر حق تعالیٰ | نظر میں ہیں جلوہ نما غوثِ اعظمؓ
ازل سے ابد تک ہوا ہے نہ ہوگا | ولیِ خدا آپ سا غوثِ اعظمؓ
رہے روئے والا تصور میں ہر دم | ہو مقبول یہ التجا غوثِ اعظمؓ
کہاں جاؤں میں چھوڑ کر آپ کا در | کوئی ہے کہیں آپ سا غوثِ اعظمؓ
تمنائے دل ہے کہ جاری ہو یا رب | دمِ واپسیں لب پہ یا غوثِ اعظمؓ

قیامت کے دن فاضلِ بے نوا کو

نہ کیجے فراموش یا غوث اعظم

(جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل قادری ۔ از نذرانہ فاضل)

۶۰

مرے ہر مرض کی شفا غوث اعظمؓ — مرے دردِ دل کی دوا غوث اعظمؓ
خبر اس کی لی جس نے تم کو پکارا — ہوئی ختم تم پر وفا غوث اعظمؓ
خدائی نہ کیونکر مدد تم سے چاہے — خدا نے تمہیں خود کہا غوث اعظمؓ
نہیں اس کی بخشش میں شک کچھ بھی جسنے — تمھیں یاد دل سے کیا غوث اعظمؓ
مرا دل ہے صدقے مری جان قربان — مری آنکھیں تجھ پر فدا غوث اعظمؓ
خدا کی تجلی نظر آئی تجھ میں — خدا جانے رتبہ ترا غوث اعظمؓ

جمیلؔ اس عنایت کے قابل کہاں تھا
اسے رنگ میں رنگ دیا غوث اعظمؓ

(جناب تراب علی صاحب جمیل عثمانی قادری)

۶۱

تم ہو ہمارے یا غوث اعظمؓ — ہم ہیں تمھارے یا غوث اعظمؓ
تم جن کو چاہیں حق ان کو چاہے — حق کے پیارے یا غوث اعظمؓ
منجدھار میں ہے للہ لگا دو — کشتی کنارے یا غوث اعظمؓ
محتاج سارے پاتے ہیں دولت — آکر دوارے یا غوث اعظمؓ
دنیا کو باندی تم نے بنایا — بنکر دلارے یا غوث اعظمؓ
فرقت میں تیرے عاشق پہ تیرے — چلتے ہیں آرے یا غوث اعظمؓ
امداد کیجے حسرت کا مارا — کب تک پکارے یا غوث اعظمؓ
آنکھوں سے اوجھل کب تک رہینگے — آنکھوں کے تارے یا غوث اعظمؓ
پھرتا ہوں شاداں رہتا ہوں فارغ — تیرے سہارے یا غوث اعظمؓ

جز ذاتِ والا اب کون میری بگڑی سنوارے یا غوثِ اعظمؓ

قاضیؔ مضطر ہے یار و دلبر

کیونکر گزارے یا غوثِ اعظمؓ

(جناب محمد منیر الدین صاحب فاروقی قاضی پربھنی)

۶۲

ہوں خاک تجھ قدم کا یا پیر غوث الاعظم — محتاج تجھ کرم کا یا پیر غوث الاعظمؓ

قادر تجھے کیا رب قدرت ترے میں ہے سب — بر لا تو میرا مطلب یا پیر غوث الاعظمؓ

جگ میں تری کرامت لاحد و لانہایت — جاری ہے تا قیامت یا پیر غوث الاعظمؓ

الحق تو محیؔ الدین ہے قتالِ مشرکین ہے — یہ شیخِ رہِ یقیں ہے یا پیر غوث الاعظمؓ

تجھ در کی بے نوائی تجھ دار کی گدائی — بہتر ز بادشاہی یا پیر غوث الاعظمؓ

گر ہے کمالؔ عاصی تو بخشوا معاصی

دوزخ سے دے خلاصی یا پیر غوث الاعظمؓ

(از حضرت شاہ کمال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ)

۶۳

تو ہے وہ شہِ جود و الکرم غوثِ اعظمؓ — گدا ہے ترا شاہِ عجم غوثِ اعظمؓ

برائے خدا دو ہمیں اب رہائی — کہ ہیں ہم گرفتارِ غم غوثِ اعظمؓ

ہے کاندھے پہ ہر ایک قطب و ولی کے — تمہارا مبارک قدم غوثِ اعظمؓ

تمہاری تمنا کوئی کا میرے دل سے — نہ ہوگا کبھی شوق کم غوثِ اعظمؓ

غلام آپ کا ہوں مرید آپ کا ہوں — تمہارا ہی بھرتا ہوں دم غوثِ اعظمؓ

مری ناؤ کو اب کنارے لگا دو — کہ ہوں غرقِ دریائے غم غوثِ اعظمؓ

یہی عرض ہے عبدِ قادر وفاؔ کی

کرو مجھ پہ لطف و کرم غوثِ اعظمؓ

(جناب وفا صاحب مرحوم — از مجموعہ نجم الضیاء)

مرج البحرین

٦٤

عطا کن اے خدائے غوثِ اعظمؓ — دلِ دردآشنائے غوثِ اعظمؓ
بنادانی بسے کردم خطاہا — معافی ہو برائے غوثِ اعظمؓ
تعالی اللہ چہ دولت دارم امشب — کہ میرے دل میں آئے غوثِ اعظمؓ
چہ دیدم روئے خوبش سجدہ کردم — مرا کعبہ ہے پائے غوثِ اعظمؓ
نہ من تنہا دریں میخانہ مستم — خدائی مبتلائے غوثِ اعظمؓ
کسے کم دیدہ مثلِ ایں جوانِ شوخ — دلِ عالم فدائے غوثِ اعظمؓ
چناں مائل شدم بر حسنِ جاناں — نہیں دل میں سوائے غوثِ اعظمؓ
بدہ ساقی شرابِ ارغوانی — کہ ہوں محوِ لقائے غوثِ اعظمؓ
چو مجنوں در طریقِ عشقِ لیلے — ہوا ہوں میں فدائے غوثِ اعظمؓ
زلیخا وار بہرِ عشقِ یوسف — رہوں زیرِ قبائے غوثِ اعظمؓ

چرا نالد سحر از مرگِ ہجراں
بقا ہے جب فنائے غوثِ اعظمؓ

(جناب سید قطب میاں صاحب قادری سحر)

٦٥

رئیس الاولیا ہے غوثِ اعظمؓ — امام الاتقیا ہے غوثِ اعظمؓ
ہے اعظم تیرا منصب تیرا رتبہ — لقب تیرا بجا ہے غوثِ اعظمؓ
تری توصیف توصیفِ نبی ہے — تو جزوِ مصطفےٰ ہے غوثِ اعظمؓ
تو ہے لختِ دلِ زہراؓ و حیدرؓ — تو محبوبِ خدا ہے غوثِ اعظمؓ
ہیں تیرے خوشہ چیں سب اہلِ عرفاں — تو سب کا مقتدا ہے غوثِ اعظمؓ
وہی سچا محبِ مصطفےٰ ہے — جسے تیری وِلا ہے غوثِ اعظمؓ

شرف وہ ہے کہ خود لفظِ شرف کو　　شرف تجھ سے ملا ہے غوثِ اعظمؓ

چمن تیرے فیوضِ باطنی کا　　عجب پھولا پھلا ہے غوثِ اعظمؓ

جمالِ پاک سے تیرے سراسر　　عیاں نورِ خدا ہے غوثِ اعظمؓ

ولایت ذات پر ہے تیرے نازاں　　تری ہر دل میں جا ہے غوثِ اعظمؓ

ادب سے سر تمامی اولیا کا　　ترے آگے جھکا ہے غوثِ اعظمؓ

ادا ہو مجھ سے کیونکر وصف تیرا　　مجھے کیا حوصلہ ہے غوثِ اعظمؓ

نہیں کچھ اور ارماں بادشہ کو

ترا شوقِ لقا ہے غوثِ اعظمؓ

(الحاج جناب خطیب قادر بادشاہ صاحب بادشہ رئیس وانیاڑی ضلع شمالی ارکاٹ۔　　از گلزارِ بادشہ)

۶۶

ترے در پہ سائل ہیں شاہانِ عالم　　تو سلطانِ عالم ہے اے جانِ عالم

میں سرکارِ عالی کے قربان جاؤں　　بھکاری ہیں اس در کے شاہانِ عالم

مرے دبدبے والے میں تیرے صدقے　　ترے در کے کتے ہیں شیرانِ عالم

مسلماں مسلماں ہیں تیرے سبب سے　　مری جان ہے تو ہی ایمانِ عالم

تو بحرِ حقیقت تو دریائے عرفاں　　ترا ایک قطرہ ہے عرفانِ عالم

مسیحا خدارا حسنؔ کی بھی سن لے

بلا میں ہے یہ لوثِ دامانِ عالم

(جناب مولانا حاجی محمد حسن رضا خاں صاحب مرحوم بریلوی حسنؔ برادر مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ ۔

از ذوقِ نعت و محفل گیارھویں شریف)

۶۷

للہ مرے حال پہ اب کیجئے ترحم اے غوثِ مکرم　　ٹک اپنا جمال آ کے دکھا دو شہِ عالم اے غوثِ مکرم

کس طرح سنبھالوں نہیں دل میرا سنبھلتا بجز وصل تمہارے　　دم بھرتا ہے دم آپ ہی کے وصل کا ہر دم اے غوثِ مکرم

ہر دم ہے دعا حق سے مری اے شہِ جیلاں جب وقتِ نزع ہو | بس وردِ زباں پر یہی نام آپ کا ہو ہم اے غوثِ مکرم
کیا مجھ سے تیر نگہ سے کرو بسمل تا چین ہو دل کو | فرقت میں ہوں آپ کے کب تک یونہی پرغم اے غوثِ مکرم

یکبار کبھی بہرِ خدا لعلِ حزیں کو نزدیک بلا کر
للہ جمال اپنا دکھا دو شہِ عالم اے غوثِ مکرم

(جناب لعل محمد صاحب لعل حیدرآبادی — از دیوانِ [illegible])

68

[illegible] سے فلک میرے مددگار ہیں غوث الثقلین رض | غم مجھے کیا مرے غمخوار ہیں غوث الثقلین رض
نزع کے وقت بھی آئے تو [illegible] اٹھ بیٹھا | کیا مسیحا ہے پئے بیمار ہیں غوث الثقلین رض
خلق بھی عام ہے اخلاق محمد کی طرح | ساری امت کے طرفدار ہیں غوث الثقلین رض
عشق نے احمد مختار کے رتبہ وہ دیا | خلق مجبور ہے مختار ہیں غوث الثقلین رض
میکش میکدۂ عشق تو لاکھوں ہیں مگر | بادۂ عشق سے سرشار ہیں غوث الثقلین رض
جتنے اخیار ہیں سب آپ کے ہیں زیرِ علم | فوجِ ابرار کے سردار ہیں غوث الثقلین رض
کوئی چیز آپ کو مقبول نہیں غیر خلوص | جنسِ الفت کے خریدار ہیں غوث الثقلین رض
آپ کی ذات کریم آپ کا احسان عظیم | ہم خطاکار گنہگار ہیں غوث الثقلین رض
ساری مجلس تو ہوئی جامِ عطا سے سیراب | ایک ہم تشنۂ دیدار ہیں غوث الثقلین رض
لاکھوں قیدی ہوئے حضرت کی عنایت سے رہا | ہم بدستور گرفتار ہیں غوث الثقلین رض
جو میں پاتا ہوں سمجھتا ہوں وہیں سے پایا | درحقیقت مرے سرکار ہیں غوث الثقلین رض
چرخ دشمن ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا | میرے حامی و مددگار ہیں غوث الثقلین رض
ضعفِ نقشِ قدم اٹھ نہیں سکتے ہیں قدم | ہم ترحم کے سزاوار ہیں غوث الثقلین رض

عرضِ حاجت کی بھی حاجت نہیں اس در پہ امیرؔ
حال سے تیرے خبردار ہیں غوث الثقلین رض

(استادِ سخن منشی امیر احمد صاحب امیرؔ مینائی مرحوم — محامد خاتم النبیین)

۶۹

دیکھئے جلوۂ جانانۂ غوث الثقلینؓ
دل دو عالم کا ہے پروانۂ غوث الثقلینؓ

کعبۂ دل میں ہے بغداد کی سرحد کی بہار
دونوں آنکھیں ہیں مری جلوہ خانۂ غوث الثقلینؓ

ہے محبان کا دو عالم میں خدا کا محبوب
حق سے بیگانہ ہے بیگانۂ غوث الثقلینؓ

لے چلو اب مجھے بغداد کے آنگن کی طرف
کیا کرے ہند میں دیوانۂ غوث الثقلینؓ

یا خدا دے مجھے دیدار کہ پیاسی ہیں نظر
دیکھ لیں جلوۂ مستانۂ غوث الثقلینؓ

چوم لیتے ہیں بلا ایک با ادب شوق کے ساتھ
میرے دیوان میں ہیں افسانۂ غوث الثقلینؓ

ہو گئی بے خبری دونوں جہاں سے ہاتف
دل کو ہے مستیٔ پیمانۂ غوث الثقلینؓ

(جناب عاشق حسین خاں صاحب ابو العلائی ہاتف ۔ از باغ مدینہ)

۷۰

قبلۂ کون و مکاں حضرتِ غوث الثقلینؓ
کعبۂ امن و اماں حضرتِ غوث الثقلینؓ

صاحبِ جود و کرم عقدہ کشائے عالم
دستگیرِ دو جہاں حضرتِ غوث الثقلینؓ

آشکارا کنِ اسرارِ خداوندِ زمن
واقفِ سرِ نہاں حضرتِ غوث الثقلینؓ

نظرِ لطف و عنایات و کرم ہو جائے
جانبِ خستہ دلاں حضرتِ غوث الثقلینؓ

خامہ تحریرِ محامد میں ترے عاجز ہے
اور قاصر ہے زباں حضرتِ غوث الثقلینؓ

بحرِ عصیاں سے نکالو مجھے زندہ کر دو
اے مسیحائے زماں حضرتِ غوث الثقلینؓ

بوجھ عصیاں کا بس اب مجھ سے نہیں اٹھ سکتا
ہے بہت بارِ گراں حضرتِ غوث الثقلینؓ

فوجِ غم لشکرِ اندوہ نے آ گھیرا ہے
اب سخن جائے کہاں حضرتِ غوث الثقلینؓ

(مولوی سید محمد فخر الدین حسین صاحب بہادر سخن دہلوی تلمیذ غالب مرحوم ۔ از دیوانِ سخن)

۷۱

کیوں نہ اپنا سر جھکائیں اولیا بغداد میں
جلوہ گر ہے جانشینِ مصطفےٰ بغداد میں

عاشقو دیدار کا لوٹو مزا بغداد میں
شکل محبوبی دکھاتا ہے خدا بغداد میں

یہ چمن محبوب کا ہے اور وہ باغ حبیب
روز آتی ہے مدینہ کی ہوا بغداد میں

کچھ نہ پوچھو ہر قدم پر کیا نظر آیا مجھے
دونوں آنکھیں بند کرکے جب چلا بغداد میں

کیوں کروں جا کر در جنت پہ رضواں کو سلام
خلد میں جو ملنے والا تھا ملا بغداد میں

گر تمنائے زیارت مجھ کو لیکر جائے گی
بیٹھ جاؤں گا برنگ نقش پا بغداد میں

چند سانسیں لگ گئی تھیں اس میں غوث پاکؒ کی
بارک اللہ کیا معطر ہے ہوا بغداد میں

ہو کے بے خود اس طرح سجدے پہ میں سجدہ کروں
نقش ہو میری جبیں کا جا بجا بغداد میں

بعد مردن جان و تن کی اس طرح تقسیم ہو
روح یثرب میں رہے لاشہ مرا بغداد میں

وہ بھی دن آئے مرا اللہ پوچھے مجھ سے یوں
تو بہت خوش ہے تجھے کیا مل گیا بغداد میں

اے خدا میں بھی ترے محبوب کا دیوانہ ہوں
گو دکن میں ہوں مگر دل ہے مرا بغداد میں

میں چلا تھا دیکھنے محبوبؒ سبحانی کی شکل
کیا تماشا ہے خدا مجھ کو ملا بغداد میں

لطف ہو اس فرش پر گر پانو رکھدیں غوث پاک
چل کے مائل ہند سے آنکھیں بچھا بغداد میں

(استاد سخن جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب مائل مرحوم۔ از دیوان مائل)

غزل ذو قافیتین

۷۲

جانیوالا ہے مرے دل کا دھواں بغداد میں
آنیوالا ہے اثر اے آسماں فریاد میں

عندلیب گلشن بغداد مجھ سا کون ہے
کس کی خاطر ہے یہاں بن باغباں صیاد میں

گر ہوائے دست وحشت ہے یہی بعد فنا
اڑکے پہنچیں گی کفن کی دھجیاں بغداد میں

تلخیاں بھی ہجر شہ کی ہیں عجب لذت فزا
کیوں قیامت کی نہوں دلچسپیاں روداد میں

سینہ داغ ہجر سے گلزار رضواں بن گیا
بس گئی بوئے گل باغ جناں فریاد میں

دل میں ذکر غوثؒ ہر دم گل کھلاتا ہے نئے
کچھ عجب رنگینیاں رہتی ہیں پنہاں یاد میں

ہے رواں روحوں پہ روحیں کشتگانِ ہجر کی — آ رہا ہے کارواں پہ کارواں بغداد میں
دستگیری کیجئے یا غوثِ اعظم دستگیر — پھنس گیا ہوں بیٹھے بیٹھے کہاں فساد میں

قافیے ہر شعر میں دو دو پھر آتی سادگی
یہ غزل چلکر پڑھو ثاقبؔ جہاں آباد میں

(جناب نجم الدین صاحب ثاقبؔ قادری بدایونی المخاطب بہ امام الکلام بلبلِ ہند(ان سخن)

---

۴۳ — جلوہ افگن ہو جو نورِ شہ جیلاں دل میں — کوئی باقی نہ رہے حسرت و ارماں دل میں
دین و ایماں کی ترقی ہے جو منظور تمہیں — غوثِ اعظم کی محبت ہے نہاں دل میں
حق ہے کہتے ہیں جو سب ساتھ ہی دلہا کے برات — ان کے ہمراہ خدائی کا ہے ساماں دل میں
سوزشِ ہجر نے وہ آگ لگائی حضرت — دل ہے آتش ہیں کہ ہے آتشِ سوزاں دل میں
کبھی بغداد میں بلوا کے دکھا دو جلوہ — رہ نہ جائے پسِ مردن کہیں ارماں دل میں
موت آئے مری یا پیر تو یوں دم نکلے — لب پہ ہو نام ترا اور ترا ارماں دل میں

ظلمتِ قبر سے گھبرائے جو تیرا شائقؔ
شمع روشن ہو ترا چہرۂ تاباں دل میں

(مفتی میر اعظم علی صاحب شائقؔ مرحوم۔ از کلیات شائقؔ)

---

۴۴ — جلوہ افزا جب سے ہیں غوث الوریٰ بغداد میں — بس گئی ہے باغ جنت کی فضا بغداد میں
مژدہ باد اے دردمندانِ محبت مژدہ باد — دردِ دل کی ملتی ہے اچھی دوا بغداد میں
روضۂ پرنور اک زینہ ہے بامِ عرش کا — ڈھونڈنے والوں کو ملتا ہے خدا بغداد میں
جھوٹ کے جھونکے ہیں ہوا کے ہی مسیحائی کی شاں — جاتے ہی بیمار پاتے ہیں شفا بغداد میں
مضطرب دل ہے بہت اب یاد میں محبوب کی — اس کو لے بھی جا اڑا کر اے صبا بغداد میں
زندگی جب تک ہی یہ دل سے نہ جائے یادِ غوثؓ — موت جب آئے تو آئے اے خدا بغداد میں

گر وہاں کی ہے زمیں قسمت میں تیرے اے جمیل
کھینچ ہی لے جائیگی تجھ کو قضا بغداد میں

(میر تراب علی صاحب جمیل قادری عثمانی تلمیذ جلیل و ثاقب)

---

۷۵ کیا غم مری مدد پہ اگر غوثِ پاک ہیں
اللہ بھی ادھر ہے جدھر غوثِ پاک ہیں

حامی مرے شفیق مرے دادرس مرے
ہیں اس طرف رسول ادھر غوثِ پاک ہیں

مجھ کو نہیں سپید و سیاہ جہاں سے کام
میری نظر میں شام و سحر غوثِ پاک ہیں

کر دیں گے ڈوبتی ہوی کشتی کو میرے پار
باندھے ہوئے مدد پہ کمر غوثِ پاک ہیں

کھٹکا نہیں ہے کچھ مجھے آفاتِ دہر کا
آئے کوئی بلا تو سپر غوثِ پاک ہیں

اس نام سے کلیجے میں ٹھنڈک نہ کیوں پڑے
مرہم برائے زخم جگر غوثِ پاک ہیں

شرعِ محمدی کی ہے رونق حضور سے
سرسبز نخلِ دیں کے ثمر غوثِ پاک ہیں

دریائے بے کنار ولایت ہیں آسماں
مثلِ صدف ہے اس میں گہر غوثِ پاک ہیں

ہے کون جو مطیع نہیں دل سے حضور کا
فرمانروائے جن و بشر غوثِ پاک ہیں

پروا نہیں جو کوئی نہیں قدرداں امیر
صد شکر قدردانِ ہنر غوثِ پاک ہیں

(استاد سخن منشی امیر احمد امیر مینائی مرحوم۔ محامد خاتم النبیین)

---

۷۶ یا غوث فداک امی و ابی ہے آپ کی کیسی شان کہوں
ہے قبلہ کہوں یا کعبہ کہوں یا دین کہوں ایمان کہوں

ہے جلوہ تمہارا ہر شے میں اور سارے موجودات کے آپ
ہیں نور کہوں اسرار کہوں یا روح کہوں یا جان کہوں

اوراق جو ارشادات کے ہیں مطلق نجد اجائز ہے انہیں

تفسیر کہوں کہ حدیث کہوں فرقان کہوں قرآن کہوں

جو ادنیٰ گدائے بے ساماں ہے در کا تیرے کونین کا وہ
ہے میر کہوں کہ وزیر کہوں پادشاہ کہوں سلطان کہوں

بغدادِ شریف کا ہر کوچہ فیضانِ قدوم مبارک سے
گلشن ہے کہوں گلزار کہوں یا باغ کہوں بستان کہوں

جس شہر میں آپ کا مولد ہے اس خطۂ پاک و مبارک کو
جنت ہے کہوں فردوس کہوں یا خلد کہوں جیلان کہوں

جو عہد خدا سے تم نے لیا ہے ستر بار ہمارے لئے
رحمت ہے کہوں شفقت ہی کہوں یا لطف کہوں احسان کہوں

نطقؔ آپ کے در پر ہے جو پڑا پاشاہ دو عالم اس کے تئیں
خادم ہے کہوں کہ غلام کہوں یا سگ ہے کہوں سگبان کہوں

(جناب حافظ علیم اللہ صاحب قادری نطقؔ خلیفہ حضرت رزد علیشاہ صاحب)

۷۷

بغدادی پیر میرے جہاں بھر کے پیر ہیں
اور نائب رسولِ خدائے کبیر ہیں

کُل اولیا میں شان نرالی ہے آپ کی
انجم ہیں وہ تو اُن میں یہ بدر منیر ہیں

ہر شعر اُن کے وصف کا گلزار کیوں نہ ہو
یہ باغ پنجتن کے گُل بے نظیر ہیں

شاہی کو کچھ سمجھتے نہیں ایسے ہیں غنی
جتنے جناب پیر کے در کے فقیر ہیں

مجھ کو بھی بحرِ ہجر سے آکر نکالئے
یا غوث آپ سب کے شہِ دستگیر ہیں

شہرت جہاں میں انکے کرشموں کی کیوں نہ ہو
سب پیر ہیں ولیؔ تو یہ پیرانِ پیر ہیں

(ابو الحسنات جناب سید ولی اللہ صاحب قادری ولیؔ ۔ از گلزارِ ولی)

۷۸

عجب رتبہ میں عالی شان محی الدین جیلی ہیں
نبیؐ کے نورِ چشم و جاں محی الدین جیلی ہیں

نہ کیونکر ہو جہانِ درد کو ان کی ہمہ جا کی شفا سمجھیں
ہمارے درد کے درماں محی الدین جیلی ہیں

ہے فرمانِ حکومت ان کا جاری سارے عالم پہ
اگرچہ ساکنِ جیلاں محی الدین جیلی ہیں

ضیائے نور سے ان کے منور سارا عالم ہے
شرف کے نیّرِ تاباں محی الدین جیلی ہیں

ہو کیا خوف اے معلّیٰ مجھ کو شورِ روزِ محشر سے
حمایت پر مری ہر آں محی الدین جیلی ہیں

(مولوی حاجی محمد مظفر الدین صدیقی معلیٰ حیدرآبادی۔ از ریاضِ معلیٰ)

۷۹

اے شہِ جیلاں ترے دربار میں آتا ہوں میں
دوش پر صد بارِ عصیاں باندھ کر لاتا ہوں میں

گوہرِ مقصد سے ہو جاتا ہے دامن پُر مرا
جب ترے دربار میں اے بحرِ فیض آتا ہوں میں

کون سا ہوگا وہ دن یارب کہ لیکے زادِ رہ
یہ کہوں احباب سے بغداد کو جاتا ہوں میں

ہے کئی دن سے جو دل میں آرزوئے پائے بوس
مرتے مرتے اس لئے ہر شب سنبھل جاتا ہوں میں

باز آتا ہی نہیں تڑپنے سے تیری یاد میں
اس دلِ مشتاق کو ہر چند سمجھاتا ہوں میں

دور جس شب سے ہوا ہوں بزمِ پُر انوار سے
شمع کی مثل اے مہِ تاباں گھلا جاتا ہوں میں

سیدِ بغداد کی فرقت میں ترکی روز و شب
خونِ دل پیتا ہوں اور لختِ جگر کھاتا ہوں میں

(ترک علی شاہ صاحب قلندر ترکی۔ از سرمایۂ حیات)

۸۰

نورِ نظرِ سلطانِ اُمم غوثِ اعظم شاہِ جیلاںؓ
سرچشمۂ فیض و بحرِ کرم غوثِ اعظم شاہِ جیلاںؓ

اے حیدرؓ کے پسر اے بنتِ رسولؐ کے لختِ جگر
واقف ہی شرف سے ترے عالم غوثِ اعظم شاہِ جیلاںؓ

اے راحتِ جانِ حسینؓ و حسنؓ نہ ہی تجھ سے علیؓ کا نام
دنیا میں ہے جنت تیرا حرم غوثِ اعظم شاہِ جیلاںؓ

ہر فضل و کمال میں ہو یکتا اور بدل نوال میں ہے یکتا
کیا کوئی کرے اوصاف رقم غوثِ اعظم شاہِ جیلاںؓ

بغداد میں ہند سے آیا ہوں در بارگہ لے آیا ہوں ۔۔۔ اس عاجز پہ ہو نگاہِ کرم غوثِ اعظم شاہِ جیلاںؒ

داماں مرادِ مرا بھر دو انجام بخیر مرا کر دو ۔۔۔ آسان ہو منزل ملکِ عدم غوثِ اعظم شاہِ جیلاںؒ

ہمیں عالم میں اپنا ماویٰ بڑھ کر اس در سے ترے شہا پایا ۔۔۔ تیرے ہی درِ دولت کی قسم غوثِ اعظم شاہِ جیلاںؒ

تری ذاتِ مقدس ہے یکتا اے نورِ نگاہِ حبیبِ خدا ۔۔۔ اے فخرِ نسلِ نبی آدم غوثِ اعظم شاہِ جیلاںؒ

شیئاً للہ شیئاً للہ ہے اشرفیِ مسکیں کی یہ صدا

دیدیجئے کچھ ازراہِ کرم غوثِ اعظم شاہِ جیلاںؒ

(مولوی شاہ ابو احمد محمد علی حسینی اشرفی جیلانی سجادہ نشین حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ ۔ از تحائف اشرفی)

۸۱

خیرِ محض بہ شانِ اثر غوثِ پاکؒ ہیں ۔۔۔ شر سے جو پاک ہو وہ بشر غوثِ پاکؒ ہیں

رکھتا ہوں اپنے سینہ میں آنکھوں میں آپ کو ۔۔۔ روحِ رواں و نورِ نظر غوثِ پاکؒ ہیں

سچی خوشی نہاں تھی جمالِ جمیل میں ۔۔۔ شامِ وصال و عیشِ سحر غوثِ پاکؒ ہیں

نورِ خدا و نورِ نبیؐ نورِ کائنات ۔۔۔ نورِ منیر و شمس و قمر غوثِ پاکؒ ہیں

دونوں نہوں تو جملہ ہو بے ربط و مہملہ ۔۔۔ حق مبتدا ہے اس کی خبر غوثِ پاکؒ ہیں

رونق شجر کی ہے ثمر آبدار سے ۔۔۔ حسنینؓ ہیں نہال ثمر غوثِ پاکؒ ہیں

ہیں ایک جسم ہی سے یہ ارکانِ بندگی ۔۔۔ دل ہیں اگر علیؓ تو جگر غوثِ پاکؒ ہیں

آتے ہیں دست بستہ شہانِ ملکِ خدم ۔۔۔ بزمِ ولا میں تاج بسر غوثِ پاکؒ ہیں

ہیں اصل سے فروع کی سرسبزیاں منیرؔ

شاخیں ہیں سب شیوخ شجر غوثِ پاکؒ ہیں

(جناب محمد منیر الدین صاحب قادری فاروقی منیرؔ قاضی پربھنی)

۸۲

دکھا دو روضۂ اقدس تمہارا یا محی الدینؒ ۔۔۔ دلِ مشتاق ہے مضطر تمہارا یا محی الدینؒ

بتا دو چہرۂ انور خدارا یا محی الدین ۔۔۔ ہمارا دل ہے دیوانہ تمہارا یا محی الدینؒ

میسر ہے اُسے دونوں جہاں کی نعمتیں بیشک
تمہارا جس کو حاصل ہے نظارہ یا محی الدینؓ

ہمارے رنج و غم کے دُور کرنے کو کفایت ہے
تمہارے چشمِ حق بیں کا اشارہ یا محی الدینؓ

مرا دل اور جاں قرباں تمہارے نامِ نامی پر
عجب کچھ ہے تمہارا نام پیارا یا محی الدینؓ

قدم لیتے نہ کیوں پھر دوش پر پیارے ولی اللہ
بلند ایسا ہی رتبہ ہے تمہارا یا محی الدینؓ

ہوئی اک آن میں آسان اسکی مشکلیں ساری
رجوعِ قلب سے جس نے پکارا یا محی الدینؓ

بلا لو جلد اس مخمور کو بغداد میں حضرت
نہیں ہوتا دکن میں اب گزارا یا محی الدینؓ

(جناب مخمور۔ جلوۂ محمدی حصہ سوم)

فریاد بحضور صاحب بغداد

۸۳

گرفتارِ بلا پابندِ غم یا غوثِ اعظمؓ ہوں
کرم فرما کہ مشتاقِ کرم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

بلاؤں پر بلائیں ہیں مصیبت پر مصیبت ہے
ہوئی مدت کہ میں وقفِ الم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

مری قسمت مرقع تنگئی ہے نامرادی کا
میں وہ ناکامِ اندوہ و الم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

ہجومِ صد پریشانی ہے دلپر روح مضطر ہے
وفورِ یاس سے مائل بہ غم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

قوی ہمت ستم پیشہ اُدھر اعدائے ملت ہیں
اِدھر میں خستۂ مشقِ ستم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

مری روزی ترے دستِ گدا پرور کا صدقہ ہے
نمک پروردۂ بابِ کرم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

تمہارا ہی سہارا ہے تمہیں فریادرس ہو گے
تمہیں سے آج خواہانِ کرم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

غلامِ شاہِ بطحے خانہ زادِ خسرو جیلاں
ترے در کی ترے سر کی قسم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

عرب کے تاج والے کی دہائی لاج رکھ لینا
کہ میں مدّاحِ سلطانِ اُمم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

بلائیں دُور ہوں مشکل کشاؓ کی زلف کا صدقہ
رہا ہوں دامِ غم سے یکقلم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

خمِ ابرو کی گردش سے مٹا دے گردشِ قسمت
میں ہر سجدۂ شکرانہ خم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

ترے اندازِ بذل و جود سے ہوں نور کا طالب

ترا محتاج بے دام و درم یا غوث اعظمؓ ہوں

(مولوی محمد اظہر الحق صاحب انور قادری بدایونی)

۹۴

غوث اعظمؓ کے جو محشر میں غلام آتے ہیں | کس تمنا سے ملک بہر سلام آتے ہیں
منزلیں روح کی ہیں مکہ، مدینہ، بغداد | راہِ جنت میں یہ دو تین مقام آتے ہیں
غوث کے در سے نہ اٹھنے کا ہو ساماں یا رب | مجھ کو بغداد میں رضواں کے پیام آتے ہیں
حشر میں دیکھتے ہیں قادریوں کی شوکت | قصر فردوس پہ غلماں لب بام آتے ہیں
دل کو ملتی ہے ترے روضۂ انور میں ضیا | روشنی کے لئے قدسی سرِ شام آتے ہیں
نزع میں خاتمہ بالخیر کرا دیں گے مرا | غوث الاعظمؓ ہی بُرے وقت میں کام آتے ہیں
فیض یہ غوث کی درگاہ سے ہوتا ہے نصیب | بنتے ہیں خاص خدا در پہ جو عام آتے ہیں
سلسلہ جنسے ہے تسبیح طریقت کا ملا | بخشوانے کو وہ محشر میں امام آتے ہیں
دلِ عشاق کا کیونکر نہ فلک پر ہو دماغ | غوثؓ کے زیر قدم وقتِ خرام آتے ہیں
قادری سلسلے میں ہونگے وہ قدسی داخل | غوث الاعظمؓ کی جو خدمت میں مدام آتے ہیں

گیارھویں کی کوئی محفل ہے فلک پر شاید
کہ ملک لینے کو حامد کا کلام آتے ہیں

(خان بہادر مولوی حامد بخش صاحب مرحوم و مغفور قادری رئیس اعظم بدایون)

۹۵

ہستی ہے تیری محترم محفل کائنات میں | رفعتیں تجھ کو ملگئیں معرکۂ حیات میں
فضل و کمال کا ترے ذکر ہے عظمتوں کے ساتھ | مجلس حال و قال میں بزم تجلیات میں
عشق کی لذتیں بھی ہیں شوق کی دعوتیں بھی ہیں | آ کہ ہے تیرا انتظار شورش کائنات میں
رنج ہے غم ہے یاس ہے ہجر سے دل اداس ہے | دیکھ کہ ہے عجب سماں معرکۂ حیات میں
پردۂ ناز سے کبھی لطف و کرم کی ہو نظر

روح رضا ہے مضطرب حسرتِ التفات میں

(مولانا احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی ۔ پیشوا غوث الاعظم نمبر ۔ اگست ۱۹۳۳ء)

---

۸۶ کھڑا ہوں دست بستہ در پہ یا غوث الورا دیکھو ذرا دیکھو محی الدینؓ نورِ کبریا دیکھو

گدائے بے سر و ساماں ہوں با حالِ پریشاں ہوں کرم کی اک نظر مجھ پر مرے شاہا ہو تجھے شہ دیکھو

گنوائی عمر غفلت میں لٹی بستی مرے دل کی کروں میں کس سے فریادی مرے مشکل کشا دیکھو

تکے ہیں راہزن سارے کہ لوٹیں نقدِ دل میرا بچا لو یا محی الدین محبوبِ خدا دیکھو

مریضِ عشق ہوں شاہا دوا سے کیا مجھے مطلب دکھا دو آپ کا چہرہ کہ ہو جائے شفا دیکھو

خبر لو یا محی الدینؓ شکستہ ہے دلِ خادم ابھی برباد ہو جائے نہ دیکھے تم ذرا دیکھو

کروں میں کس سے معروضہ جو بر آئے مرا مطلب مرے مولا مرے آقا مرے حاجت روا دیکھو

سوائے جنسِ عصیاں کے نہیں پونجی میں کچھ باقی خطائیں نذر لایا ہوں مرے مولا ذرا دیکھو

غلامِ کمتریں ہے لعلِ عاجز بے نوا خادم
کرم کیجے محی الدینؓ معشوقِ خدا دیکھو

(جناب لعل محمد صاحب لعل ۔ از دیوان لعل)

---

۸۷ نہ کیوں پھر قلب اس کا مثلِ خورشیدِ درخشاں ہو کہ جس کے دل کے آئینہ میں شکلِ شاہِ جیلاںؓ ہو

یہی ہے آرزو میری دمِ آخر خداوندا زباں پہ کلمہ ہو آنکھوں میں شکلِ شاہِ جیلاںؓ ہو

نہ جنت کی غرض مجھ کو نہ دوزخ کی مجھے پروا تمنا ہے کہ ہاتھوں میں محی الدین کا داماں ہو

نہ دیکھو ہند میں بغداد بلوا لو مجھے جلدی کہاں تک تا کجا تا کے یہ دل فرقت سے حیراں ہو

تمہارے ہجر کی سختی سہی جاتی نہیں مجھ سے بڑی مشکل میں ہوں امداد میری شاہِ جیلاںؓ ہو

غلامِ بارگاہِ غوثیہ ہوں مجھ کو کیا ڈر ہے جو عقدہ ہو وہ حل ہو اور جو مشکل ہو آساں ہو

تمنا ہے ولیِ کمتریں کی بس یہی ہر دم

کہ جیسا مدح خواں یاں ہے وہاں بھی وہ ثنا خواں ہو

(ابوالحسنات سید ولی اللہ صاحب ولیؔ — از گلزارِ ولی)

۸۸

دستگیری کا طلبگار ہوں شیئاً للہ　میں بغداد میں ناچار ہوں شیئاً للہ

حالِ دل شرم سے اب تک نہ کہا تھا لیکن　آج میں درپئے اظہار ہوں شیئاً للہ

کرمِ خاص کے لائق تو نہیں میں پھر بھی　آپ کا غاشیہ بردار ہوں شیئاً للہ

مجھ سے اب دین کی پستی نہیں دیکھی جاتی　غلبۂ کفر سے بیزار ہوں شیئاً للہ

پائے رفتن ہے نہ ہے ہند میں جائے ماندن　سخت مشکل میں گرفتار ہوں شیئاً للہ

جلوۂ پاک نظر آئے تو بر آئے مراد　تشنۂ شربتِ دیدار ہوں شیئاً للہ

کیا کروں میری دعا بھی تو نہیں ہے مقبول　میں کہ اک فردِ گنہگار ہوں شیئاً للہ

آپ ہی سنئے کہ اب اور کہوں میں کس سے　بستۂ دامنِ سرکار ہوں شیئاً للہ

غوثِ اعظمؓ سے جو مانگو گے ملیگا حسرتؔ

پس کہو حاضرِ دربار ہوں شیئاً للہ

(جناب فضل الحسن صاحب حسرتؔ موہانی — از حدیقۂ معرفت)

۸۹

طالبِ جلوۂ دیدار ہوں شیئاً للہ　دل سے یا غوث میں لاچار ہوں شیئاً للہ

دستگیری مری فرمائیے سلطانِ عراق　استعانت کا طلبگار ہوں شیئاً للہ

ہائے کیونکر ہو سفر جانبِ بغدادِ شریف　بے زر و بیکس و نادار ہوں شیئاً للہ

لاج رکھنا مرے دامانِ طلب کی یا غوثؓ　آپ کا غاشیہ بردار ہوں شیئاً للہ

کب سے بیٹھا ہوں لئے دل میں تمنائے جمال　میں کہ حسرت کشِ دیدار ہوں شیئاً للہ

زندگی تلخ ہے یا حضرتِ غوث الثقلینؓ　سخت مشکل میں گرفتار ہوں شیئاً للہ

حالتِ دردِ جگر کس سے کہوں کون سُنے　محیِ دیں آپ میں بیمار ہوں شیئاً للہ

لاتخف کہدو کہ ہو خطرۂ عصیاں سے نجات
ہوں مریدوں میں خطاکار ہوں شیئاً للہ

اے ملیحِ عربی بھیک عنایت ہو کہ ہیں
غوثِ اعظمؓ کا نمک خوار ہوں شیئاً للہ

ناؤ منجدھار میں دریا میں ہے جوشِ طوفاں
کیسے یا غوثؓ میں اب پار ہوں شیئاً للہ

تھام لو ہاتھ کہ تا شافعِ محشر پہنچوں
معصیت کیش و گنہگار ہوں شیئاً للہ

اپنی اس عزتِ بالا کی بدولت یا غوثؓ
ہدفِ طعنۂ اغیار ہوں شیئاً للہ

آپ سے یا شہِ جیلاں ہوں مدد کا طالب
میں کہ بے یار و مددگار ہوں شیئاً للہ

قدمِ ناز کی ٹھوکر کا تمنائی ہوں
سر قتادہ پسِ دیوار ہوں شیئاً للہ

ایک حسرت یہ ضیا کی ہے امیرِ بغداد
کاش میں حاضرِ دربار ہوں شیئاً للہ

(جناب ضیاء القادری صاحب بدایونی المخاطب بہ لسان الحسان)

۹۰

یا جیلانی شیئاً للہ یا جیلانی شیئاً للہ
یا جیلانی شیئاً للہ المدد باذن اللہ

آپ کا ہو کر حال تباہ آؤ مدد کو شاہنشاہ
چلاتا ہوں شام و پگاہ یا جیلانی شیئاً للہ

ایک طرف شیطان مرید ایک طرف یہ نفسِ پلید
مجھ کو نہیں ہے کچھ امید تیرے سوا اے عالیجاہ

کب تک ہو یہ آہ و بکا میرے مرض کی کر دے دوا
ایک نظر میرے مولا حال ہوا ہے سخت تباہ

ہو نہ مدد میں کچھ تاخیر دشمن ہیں برنا و پیر
کیجیے مدد یا دستگیر غوثِ اعظمؓ شاہنشاہ

میں ہوں برا پر تیرا ہوں ہوں رسوا پر تیرا ہوں
ہوں کیا کیا پر تیرا ہوں تیرا ہوں دے مجھکو پناہ

کچھ بھی نہیں مجھ میں تقویٰ سب سے برا ہوں سب سے برا
تو اچھا ہے تو اچھا عبدالقادرؓ شاہنشاہ

میرے دل میں ہمت ہو دور یہ ساری کلفت ہو
عزت ہو اور حرمت ہو پاؤں مرادیں حاطر خواہ

آپ کی چشمِ عنایت ہو حال پہ میرے رحمت ہو
آپ نشانِ عظمت ہیں بادشہِ با تخت و کلاہ

مانا ہے یہ سب سے حقیر حسرتِ عاجز پر تقصیر
تیرے در کا پر ہے فقیر یا جیلانی شیئاً للہ

(حضرت مولانا محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی قادری حسرت)

۹۱

بیمار ہوں فرقت سے یا غوث الاعظم شیئاً للہ
ہو مجھ کو شربت وصل عطا غوث الاعظم شیئاً للہ

خواہش نہیں دولت شاہی کی ہے آرزو در کی گدائی کی
ہے آپ سے اتنا معروضہ غوث الاعظم شیئاً للہ

دو جگ میں وسیلہ تیرے سوا کوئی نہیں ہے میرے مولا
لو روز قیامت مجھکو بچا غوث الاعظم شیئاً للہ

سب عمر چلی ہے غفلت میں کیا عرض کروں اب میت میں
روشن ہے جان پہ تجھ پر غوث الاعظم شیئاً للہ

ہے بوجھ گناہ سر پہ بھاری اب حاجت سے آہ و زاری
آیا ہوں در دولت پہ شہا غوث الاعظم شیئاً للہ

آوارہ ہوں سرگرداں ہوں مضطر حیران و پریشاں ہوں
بے ہوش بچانے صبر بچا غوث الاعظم شیئاً للہ

بس اتنی دعا ہے فائق کی جب نزع کی حالت ہو طاری
دکھلا دیجے رخ سے زیبا غوث الاعظم شیئاً للہ

(مولوی سید شاہ محمد عثمان میاں صاحب قادری فائقؔ ۔ از افکار غیب)

۹۲

نبی کی آنکھ کا تارا محی الدین جیلانیؒ
مرے اللہ کا پیارا محی الدین جیلانیؒ

پکارے اولیا سارے جو دیکھی شان محبوبی
اداؤں نے تری مارا محی الدین جیلانیؒ

پکاروں میں تجھے کس نام سے مشکل کشائی کو
ترا ہر نام ہے پیارا محی الدین جیلانیؒ

بہار باغ کثرت ہے گل گلزار وحدت ہے
ترا ہر ایک رخسارا محی الدین جیلانیؒ

سو بغداد سر ہے ہادی میں بیخود ہوں آتے ہیں
خودی کا ہے یہ نقارا محی الدین جیلانیؒ

دکھاتا ہے دکھاتا ہے محمدؐ کو محمدؐ کو
ترے چہرے کا نظارا محی الدین جیلانیؒ

جو دو عالم کے پیارے ہیں وہ اللہ اور محمدؐ ہیں
تو ان پیاروں کا ہے پیارا محی الدین جیلانیؒ

جو ہم مرتے ہیں تو مرتے ہیں کس پر تجھ پہ مرتے ہیں
یہ جینے کا ہے کفارا محی الدین جیلانیؒ

صدا مائل کی سنکر تو جو پھر انجان ہو جائے
کہاں جائے وہ بیچارا محی الدین جیلانیؒ

(ڈاکٹر احمد حسین صاحب مائلؔ ۔ از دیوان مائل)

کلامِ فصاحت التیام

۹۳

نظر میں روز و شب ہے جلوۂ محبوب سبحانی　　یہی خورشید تاباں ہے یہی ہے شمع نورانی

مخالف اب ہوا ہے اور کشتی میری طوفانی　　مدد کر ہاں مدد کر غوث اعظم قطب ربانی

ہو اولاد علیؓ ہو تم تو ہو آل پیمبر بھی　　شرافت کو بھی تم سے فخر ہے یا قطب ربانی

ترے دست کرامت میں ہے آثار ید اللّٰہی　　ترے ناخن میں ہے تاثیر صد مہر سلیمانی

شریعت میں طریقت میں ولایت میں کرامت میں　　نہیں اس عہد سے اب تک کوئی بھی آپ کا ثانی

نہ مانے جو ترا کہنا تو اس بدبخت کی قسمت　　نہ سمجھے جو ترا رتبہ تو اس ناداں کی نادانی

محبت شمع سے پروانے کو ہے گل سے بلبل کو　　مجھے ہے عشق تیرا یا محی الدین جیلانیؓ

غلاموں کا ترے ہے مرتبہ شاہوں سے بھی بڑھ کر　　کہ رکھیں در پہ ان کے قیصر و فغفور پیشانی

پریشاں اس پریشانی کو کر دے مہربانی سے　　ہوئی ہے جمع میرے قلب میں از حد پریشانی

بچائے رکھے اسے یا پیرؓ اپنی دستگیری سے　　کہ تیرے ہاتھ ہے اس ملک و دولت کی نگہبانی

نہیں کچھ عرض کی حاجت مجھے سب تجھ پہ روشن ہے　　مرا داغ درونی اور میرا درد پنہانی

ترا ہی نام کا ہے جزو میرے اسم میں شامل　　رکھے کی لاج تیرے ہاتھ ہے محبوب سبحانیؓ

رہے دم میں ہے جب تک دم کہے جاؤں کہے جاؤں　　محی الدین جیلانی محی الدین جیلانیؓ

یہ آصف ہی بہت عاصی ہے الٰہی بخش دے اس کو

طفیل سرور عالم طفیل قطب ربانیؓ

(اعلیحضرت غفراں مکان نواب میر محبوب علیخاں آصف جاہ سادس آصف نور اللہ مرقدہ)

اے غوثِ پاک تیرا نام نامی | نہیں پنہاں تری ذاتِ گرامی
نہ پہنچا طائرِ ادراک واں تک | تعالی اللہ تری اعلٰی مقامی
بہت کی جستجو راہِ طلب میں | نہ رہبر ہی ملا ایسا نہ حامی
بس اب سیراب جامِ دید کر دے | رہیگی تا کجا یہ تشنہ کامی
زمانہ چاہیئے اس پختگی کو | کہ الفت میں رہے باقی نہ خامی
بشر کا ذکر کیا اے غوثِ اعظمؓ | ملک بھی آستاں کے ہیں سلامی

وسیلہ حشر میں ہے مغفرت کا
بشارت کو ترے در کی غلامی

(نواب بشارت جاہ بہادر۔ از رہبر دکن۔ مورخہ ۱۱۔ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ)

۹۵

ہے دل کو آرزو غوث الورٰیؓ کی | نظر کو جستجو غوث الورٰیؓ کی
جو صورت تھی نبیؐ کی ہو وہی شکل | بلا شک ہو بہو غوث الورٰیؓ کی
دلِ مردہ میں تازہ جان آجائے | جو سن لے گفتگو غوث الورٰیؓ کی
وہ بحرِ فیض تھے بحرِ دو جہاں میں | نہ کیوں ہو آبرو غوث الورٰیؓ کی
کرامت سے کہا اک چاند کر دے میں | ہے شہرت کو بکو غوث الورٰیؓ کی
کھلے وقتِ سحر جب آنکھ یارب | ہو صورت روبرو غوث الورٰیؓ کی

مرے دل کی کلی ہاشم کھلی ہے
صبا لائی جو بو غوث الورٰیؓ کی

(نواب ہاشم جاہ بہادر۔ از رہبر دکن مورخہ ۱۵۔ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ نمبر ۲۵۵ جلد ۱۳)

۹۶

یہ دل محبوب سبحانی کے صدقے | محی الدین جیلانیؓ کے صدقے
نثارِ رتبۂ ابوذر ہمہ روئے | فرشتے قبر نورانی کے صدقے
تمہارے لطفِ پنہانی کے قرباں | تمہارے اسمِ لاثانی کے صدقے
تمہاری ذات سے ہے نظمِ عالی | جہانبانی کے سلطانی کے صدقے
سبک روحی ہیں کب ہے لذتِ درد | دمِ بسمل گراں جانی کے صدقے
یہ دل ہوا ورِ جوشش قلزمِ عشق | یہ کشتی موجِ طوفانی کے صدقے
مرے دل پر چلے وہ خنجرِ عشق | ملک ہوں جسکی قربانی کے صدقے
یہ زیبا ہے جو ہوں لوح و قلم بھی | تمہارے اسمِ لاثانی کے صدقے

فدائے شمع پروانہ ہوئے داغ
ہم اپنے قطب ربانی کے صدقے

(استادِ سخن فصیح الملک جناب داغ دہلوی مرحوم - ازمہتابِ داغ)

۹۷

محیطِ فیضِ رحمانی محی الدین جیلانیؓ | تمہارا کون ہے ثانی محی الدین جیلانیؓ
تمہیں ہو خلق کے سرور تمہیں ہادی تمہیں رہبر | تمہیں محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانیؓ
شریعت کو کیا تازہ طریقت کو کیا زندہ | مسیحائی میں لاثانی محی الدین جیلانیؓ
چراغِ کعبۂ عرفاں فروغِ دیدۂ ایماں | امام و قطبِ ربانی محی الدین جیلانیؓ
بلا شبہ ہے آئینہ جمالِ کبریائی کا | تمہاری شکل نورانی محی الدین جیلانیؓ
تمہارے ہاتھ میں رکھی ہے خلاقِ دو عالم نے | ہر اک مشکل کی آسانی محی الدین جیلانیؓ
وہ لاکھوں تاجداروں سے ہے بڑھکر جسکو حاصل ہے | تمہارے در کی دربانی محی الدین جیلانیؓ
ازل سے آپ کے حصہ میں تائیدِ الٰہی سے | دو عالم کی ہے سلطانی محی الدین جیلانیؓ
تمہارے اک اشارے سے قلوبِ خلق پر کیا کیا | کھلے اسرارِ پنہانی محی الدین جیلانیؓ
ہزاروں سینے تم نے بھر دیئے علمِ لدنی سے | رہے تعلیمِ روحانی محی الدین جیلانیؓ

مدد کو آئیے جلدی کہ گرداب حوادث میں
مری کشتی ہے طوفانی محی الدین جیلانی رض

تمہارے چشم و ابرو سے تمہارے روئے نیکو سے
ظہورِ نورِ ایمانی محی الدین جیلانی رض

خزانہ تم ہو عرفاں کا تمہارا ہی مقولہ ہے
درِ گنجِ خدا دانی محی الدین جیلانی رض

جلیلِ خستہ پر ایسی عنایت ہو کہ محشر میں
نہ ہو اس کو پشیمانی محی الدین جیلانی رض

(استادِ سخن نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل۔ ازمعراجِ سخن)

۹۸

قدِ محبوبِ سبحانی قدم تک سر سے لاثانی
سراپا شانِ رحمانی مجسم نورِ یزدانی

مرے محبوبِ سبحانی تری صورت ہے نورانی
یہ عارض اور یہ پیشانی دو عالم میں ہے لاثانی

رخِ محبوبِ سبحانی نبی کی شکلِ نورانی
گلِ گلزارِ عرفانی چراغِ نورِ ربانی

جو چاہے فضلِ ربانی کرے ان کی ثنا خوانی
کہ ہیں محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی

جو کی ان کی ثنا خوانی ہوئی مقبولِ یزدانی
سخن گوئی سخن دانی سخن سنجی سخن دانی

ہمارا بخت یاور ہے ترقی پر مقدر ہے
کہ وہ در اور یہ سر ہے وہ چوکھٹ ہے یہ پیشانی

کھلا جب پیر کا پنجہ وہ مظہر ہے یداللہ کا
اگر ہاتھ اس کا ہاتھ آیا تو پایا دستِ یزدانی

مئے عرفانِ محبوبی پلا دے تا کھلے ساقی
خدا فہمی خدا یابی خدا بینی خدا دانی

بتا دو صاحبِ عرفاں کہ دل کا ہے یہی ارماں
ملی ہے صورتِ انساں تو سیرت بھی ہو انسانی

جو دل میں عشق تیرا ہے تو سر میں تیرا سودا ہے
مرے مالک مرے مولا مرے معشوقِ یزدانی

ہو کیوں طے کڑی منزل کہ پیشِ ہادیِ کامل
نہایت سہل ہے مشکل نہیں دشوار آسانی

بچا کر مکرِ دشمن سے فریبِ نفسِ پرفن سے
رہِ عقبیٰ کے رہزن سے کرو میری نگہبانی

جو بد ہوں نیک خو کر دو مجھے تم سرخ رو کر دو
مجھے ذی آبرو کر دو نہ پانی پر پھرے پانی

دو عالم میں نہ ہو خفت رہے ہر اک جگہ حرمت
تمہارے ہاتھ ہے حضرت مری عزت مری پانی

عطا فرمائیے حضرت مجھے دارین کی نعمت
طفیلِ شافعِ امت حبیبِ خاصِ یزدانی

جیوں تیرے غلاموں میں مروں تیرے غلاموں میں　　اٹھوں تیرے غلاموں میں قیامت میں ہے یہ بانی

ہیں آنکھیں فرشِ رہ آؤ نگاہوں میں سما جاؤ　　کرم بندے پہ فرماؤ کرو تشریف ارزانی

وہ تیرا جلوہ جانانہ وہ تیری چال مستانہ　　خدا خود جس کا دیوانہ خدائی جس کی دیوانی

گلِ گلزارِ حضرت کے رسا ہیں سونگھنے والے

چمن میں نکہتِ گل سے ہو کیونکر پریشانی

(شاہ وجیہہ الدین عثمانی رسا مرحوم)

۹　شاہِ عرفاں نورِ ایماں عبد القادر جیلانی رض　　تیرے صدقے تیرے قرباں عبد القادر جیلانی رض

ہجر میں تیرے کیوں نہ مروں جب تو نہ ملے کس طرح جیوں　　تو ہی مرا دل تو ہی مری جاں عبد القادر جیلانی رض

دن کو شب کو دور سے تیری قبر پہ صدقے ہوتے ہیں　　مہرِ منور ماہِ تاباں عبد القادر جیلانی رض

زاہد میکش ملا صوفی ابرِ رحمت جسے کہیں　　ہے وہ تمھارا سایۂ داماں عبد القادر جیلانی رض

سیرت میں تمثالِ محمد صورت میں تصویرِ علی رض　　کیوں نہ خدائی تم پہ ہو قرباں عبد القادر جیلانی رض

بر میں جامۂ معشوقی ہے سر پہ تاجِ محبوبی　　میرا بانکا شاہِ خوباں عبد القادر جیلانی رض

حشر سے جب میں خلد میں جاؤں پیچھے پیچھے تیرے چلوں　　ہاتھ ہوں میرے تیرا داماں عبد القادر جیلانی رض

سر سے قدم تک نورِ محمد اللّٰھم صلِ علیٰ　　قبلۂ عرفاں کعبۂ ایماں عبد القادر جیلانی رض

گن گن کر ایک ایک اٹھا دے میرے دل کے ساتوں حجاب

مائل کی ہو مشکل آساں عبد القادر جیلانی رض

(ڈاکٹر محمد حسین صاحب مائل حیدرآبادی۔　　از دیوانِ مائل)

۱۰　فروغِ نورِ ایمانی محی الدین جیلانی رض　　ضیائے چشمِ نورانی محی الدین جیلانی رض

تمھیں ہو ہادیٔ دوراں تمھیں سرور تمھیں سلطاں　　تمھیں محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی رض

تمھیں ہو صاحبِ عرفاں تمھیں ہو رونقِ ایماں　　تمھیں مقبولِ یزدانی محی الدین جیلانی رض

خدا کے فضل و قدرت سے ہیں جتنے اولیا کی ... تمھیں حاصل ہے سلطانی محی الدین جیلانیؒ
ابھی تک جاری و ساری ہے دنیا کے رگ و پے میں ... تمھارا فیضِ روحانی محی الدین جیلانیؒ
سہارا بے سہاروں کا وسیلہ بے وسیلوں کا ... تمھاری ذات لاثانی محی الدین جیلانیؒ
تمھارے در کی دربانی بھی مل جائے تو یہ سمجھوں ... ملی مجھ کو سلیمانی محی الدین جیلانیؒ
نہ کیوں ہو محو دل جیسے تصور خواب میں بھی گر نظر آئے ... تمھارا حسن لاثانی محی الدین جیلانیؒ
تمنا ہے تو بس یہ ہے جو ارماں ہے تو بس یہ ہے ... ترے در پر ہو پیشانی محی الدین جیلانیؒ
نظر میں یوں سما جاؤ جدھر دیکھوں نظر آئے ... تمھاری شکل نورانی محی الدین جیلانیؒ
مجھے بیخود بنا دو مست کردو بے خبر کر دو ... پلا کر جامِ عرفانی محی الدین جیلانیؒ
نہیں کچھ عرض کی حاجت کہ تم پر آشکارا ہے ... مرا سب دردِ پنہانی محی الدین جیلانیؒ
جو سچ پوچھو مقدر ہے اسی کا جس نے دیکھی ہے ... تمھاری شکل نورانی محی الدین جیلانیؒ
بوقتِ نزع بھی پیہم زباں پر ہو یہی جاری ... محی الدین جیلانی محی الدین جیلانیؒ
تمنائے دلی یہ ہے کہ ہو پیشِ نظر ہر دم ... تمھارا روئے تابانی محی الدین جیلانیؒ
قیامت میں وسیلہ مغفرت کا بنگئی تم سے ... مری وابستہ دامانی محی الدین جیلانیؒ
جو آجائے ادھر بھی اک نسیم لطف کا جھونکا ... تو زائل ہو پریشانی محی الدین جیلانیؒ
علیؓ کے تم ہو پوتے تم کو آساں ہے بھی آساں ہے ... مری مشکل کی آسانی محی الدین جیلانیؒ

ہو محمود حزیں پر بھی کرم کی اک نظر ایسی
مٹے سب اس کی حیرانی محی الدین جیلانیؒ

(ابو الفضل سید محمود قادری بی اے ایل ایل بی عثمانیہ)

۱۰۱

خدا کے عرش کا تارا محی الدین جیلانیؒ ... شہ کونین کا پیارا محی الدین جیلانیؒ
رسولؐ اللہ کا نور نظر اللہ کا مظہر ... علیؓ کا تو جگر پارا محی الدین جیلانیؒ
مچی نورانیت کی دھوم جب تیری ولایت کا ... بجا عالم میں نقارا محی الدین جیلانیؒ

تو محبوبِ خدا چہرہ ترا ماہ منوّر ہے
ترا رخسار مہ پارا محی الدین جیلانی رضؓ

ترے در پر جو آیا چین پایا ہو گئی تسکیں
پھرا برسوں تک آوارا محی الدین جیلانی رضؓ

عقیدہ ہے مرادر پر ترے آنا عقیدت سے
گناہوں کا ہے کفارا محی الدین جیلانی رضؓ

نہ جانیں تو نہ جانیں چند ناداں مرتبہ تیرا
تو اک عالم کا ہی پیارا محی الدین جیلانی رضؓ

رسول اللہ کا اللہ کا جلوہ نظر آیا
ہوا جب تیرا نظارا محی الدین جیلانی رضؓ

درِ مقصد سے بھر دے فاضلِ مسکیں کا بھی دامن
کھڑا ہے در پہ بیچارا محی الدین جیلانی رضؓ

(جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب قادری فاضل۔ از نذرانۂ فاضل)

۱۰۲

غوثِ اعظم رضؓ سا جسے راہنما ملتا ہے
دم میں وہ منزلِ مقصود سے جا ملتا ہے

غوثِ اعظم رضؓ سے پیمبر کا پتا ملتا ہے
شہِ کونین کے ملتے ہی خدا ملتا ہے

نہ جدا ہو کبھی دل سے مرے اے الفتِ پیر
زندگی کا ترے رہنے سے مزا ملتا ہے

جستجو سے ہو نہ برداشتہ خاطر اے دل
لاکھ میں ایک کہیں مردِ خدا ملتا ہے

حشر کا روز ہے سرگرمِ حمایت ہیں پیر رضؓ
آج عشاق کو اُلفت کا صلہ ملتا ہے

قادری ہوتے ہی قدرت ہوئی ایسی حاصل
بادشاہی کا فقیری میں مزا ملتا ہے

دائمی زیست کے پیاسے جو چلے آتے ہیں
تیرے صدقے میں اونھیں آبِ بقا ملتا ہے

چور نے آپ کے باعث سے ولایت پائی
ہم گنہ گاروں کو اب دیکھئے کیا ملتا ہے

دل میں ہے یاد تو آنکھوں میں تصور ہر دم
پیر کے ہجر میں بھی لطف سوا ملتا ہے

مہرِ پرنورِ مدینہ ہو کہ بغداد کا چاند
دونوں جلوؤں میں وہی نورِ خدا ملتا ہے

سرگریباں میں رکھ دیکھئے دل میں فاضل
کوئے جاناں کا اسی گھر سے پتہ ملتا ہے

(ایضاً)

۱۰۳

ہو مرہمِ زخمِ مظلوماں یا عبد القادر جیلانی
ہو راحتِ جانِ محبوباں یا عبد القادر جیلانیؒ

تصویرِ حسنؓ تو ہو حسینؓ حیدرؓ کے تمہیں ہو نور العین
لاریب ہو محبوبِ سبحاں یا عبد القادر جیلانیؒ

مُردوں کو کیا تم نے زندہ ہے خوب لیا اعجاز نیا
ہیں تم سے مسیحا کے قرباں یا عبد القادر جیلانیؒ

تم رحمتِ حق محبوبِ یزداں تم عقدہ کشائے ہر دو جہاں
تم شاہِ زمن سلطانِ زماں یا عبد القادر جیلانیؒ

شمشیرِ حزیں ہے خستہ جگر ہو جائے کرم کی اس پہ نظر
ہے تیری عنایت کا خواہاں یا عبد القادر جیلانیؒ

(خان بہادر محمد عبد الکریم خان شمشیر ۔ از متاعِ المعرفت ۱۳۴۲ھ)

۱۰۴

غوث الوریٰؓ ہیں سب کے شہِ دستگیر بھی
سرتاج اولیا بھی ہیں پیروں کے پیر بھی

دُہرا شرف انہی کو خدا سے ہوا عطا
معشوق بھی ہیں عاشقِ ربِّ قدیر بھی

غوث الوریٰؓ کے نقشِ کفِ پا کے سامنے
ذرّہ مری نظر میں ہے بدرِ منیر بھی

اوصافِ شانِ شاہ کا ادنیٰ یہ وصف ہے
بے مثل بھی ہیں آپ ہی اور بے نظیر بھی

غوث الوریٰؓ کے خاص غلاموں میں نام ہے
ہے کتنا خوش نصیب ولیؔ حقیر بھی

(جناب ابوالحسنات سید ولی اللہ صاحب قادری ولیؔ ۔ از گلزارِ ولی)

۱۰۵

میں ہوں بہت حیران و پریشاں عبد القادر جیلانیؒ
کیجے میری مشکل آساں عبد القادر جیلانیؒ

صدقے تجھ پر میرے دل و جاں عبد القادر جیلانیؒ
جانِ مریداں پیرِ پیراں عبد القادر جیلانیؒ

میرا جینا مرنا جو کچھ ہے وہ تیرے دم سے ہے
جسم ہوں میں اور تو ہے مری جاں عبد القادر جیلانیؒ

سایۂ رحمت ابرِ کرامت نامِ خلقت جانے پناہ
بیشک تیرا سایۂ داماں عبد القادر جیلانیؒ

نورِ علیؓ دلبندِ پیمبرؐ جانِ خدائی شانِ خدا
نام ترا محبوبِ سبحاں عبد القادر جیلانیؒ

قلبِ منوّر منزلِ داور جانِ مطہر نورِ الٰہ
چہرہ انور ماہِ تاباں عبد القادر جیلانیؒ

تیری محبت تیری الفت جب تک دل میں کامل ہو
کامل ایماں ہو نہ مسلماں عبدالقادر جیلانی رض

قبر سے اُٹھکر عاشق تیرا حشر میں جبدم آئیگا
ہاتھ میں ہوگا تیرا داماں عبدالقادر جیلانی رض

نزع میں ہے یہ فاضلِ مسکیں گھات میں ہے شیطانِ لعیں
کر دے اسکی مشکل آساں عبدالقادر جیلانی رض

(جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب قادری فاضل۔ از نذرانۂ فاضل)

---

۱۰۶ تو غوثِ مکرم ہے اللہ کا پیارا ہے
سب جگ کا اُجالا ہے اور میرا سہارا ہے

دل نذر میں دیدونگا محبوب کو دے دونگا
یارب مجھے ملجائے محبوب جو میرا ہے

سب پیر ہیں عالم میں تو پیر ہے پیروں کا
ہیں سارے محب حق کے محبوب تو حق کا ہے

محبوبِ خدا تو ہے اور شان تری ارفع
اور سب کے قیاسوں سے رتبہ ترا اعلیٰ ہے

جو فضل کے ساتھی ہیں ہو فضل و کرم اُنپر
سب تیرے یہ خادم ہیں ان سب کا تو آقا ہے

(جناب مولوی محمد عبدالمقتدر صاحب صدیقی قادری فضل۔ از اشکِ محبت)

---

۱۰۷ خاتونِ قیامت کے دلبر یا حضرت غوث الصمدانی رض
سلطانِ رسل کے لختِ جگر یا حضرت غوث الصمدانی رض

کیا کر سکے کوئی تمھاری ثنا رتبہ ہو سمجھ سے جسکا ورا
سبطین نبی کے نورِ نظر یا حضرت غوث الصمدانی رض

الفت میں رہوں میں تمھاری فنا ہر دم ہو تصور دلمیں جما
دم بھر نہ جدا ہو رُخ سے نظر یا حضرت غوث الصمدانی رض

کیوں بھول گئے شاہا مجھکو وقت میں تڑپتا ہوں کچھ تو
اکبار تو اب آجاؤ نظر یا حضرت غوث الصمدانی رض

تم پاس ہو جو جانِ جہاں سب میری مصیبت ہو آساں
دل میں رہو میرے شام و سحر یا حضرت غوث الصمدانی رض

دنیا کے پڑا ہوں جھگڑے میں بے طرح پھنسا ہوں کچھ خبر لے
للہ چھڑاؤ اب آکر یا حضرت غوث الصمدانی رض

بیکس بے بس بیچارہ ہوں مفلس ہوں غریب تمھارا ہوں
بھولو نہ مجھے میرے سرور یا حضرت غوث الصمدانی رض

قدموں کے پاس بلالو مجھے بیتاب بہت ہوں دوری سے
فرماؤ کرم کی ایک نظر یا حضرت غوث الصمدانی رض

مرقد کی ہو کیوں وحشت مجھ کو محشر کی ہو کیوں دہشت مجھ کو
جب آپ ہوں پیچھے تھامے مرے یا حضرت غوث الصمدانیؓ
حاذق کی دعا ہے بس اتنی جب نکلے تن سے جانِ حزیں
زانو پہ رہے سر رُخ پہ نظر یا حضرت غوث الصمدانیؓ

(حضرت مولوی سید شاہ یحییٰ بادشاہ صاحب قادری حاذق)

۱۰۸

مہِ تابانِ وحدت آفتابِ برجِ عرفانی — جنابِ قطبِ ربانی محی الدین جیلانیؓ
کیا دامانِ امیدِ گدا کو پُر گہر دم میں — ترا دستِ عطا ہے یا ہے شاہا ابرِ نیسانی
مگر آپ کی صورت میں حسنِ یوسفی چمکا — بہت مدت سے پنہاں پردے میں تھا ماہِ کنعانی
نگاہِ فیض سے ابدال کر دیتے ہیں چوروں کو — درِ شہ پر نہیں سائل کو محرومی و حیرانی
تصرف آپ کا ہے انفس و آفاق میں جاری — ولایت آپ کی ہے فرش سے تا عرش [illegible]
لگا دھبہ نہ دامن پر تعلق ہائے دنیا کا — فرشتوں سے زیادہ ہے تمہاری پاک دامانی
بہت ڈوبے ہوؤں کو آپ نے شاہا نکالا ہے — کنارے سے لگا دیجے مری کشتی ہے طوفانی
نہیں کیا خوف ہے آفاتِ ارضی و سماوی کا — اغثنی جب کہا جاتی رہی اک دم میں پریشانی

نظرِ لطف و کرم کی کیجے مشکل کشائی سے
یہ عارف بھی تمہارا ہے شہا اک بندۂ جانی

(از مثنوی معدن فیض)

۱۰۹

مرحبا کیا غوثِ اعظمؓ پیر ہے — سب ولی اللہ کے وہ میر ہے
جس نے کھینچا تھا وہی عاشق ہوا — کیا محی الدینؒ کی تصویر ہے
مارتے ہی مردے زندہ ہو گئے — اُن کی ٹھوکر میں عجب تاثیر ہے
کیمیا سے کون رکھتا ہے غرض — خاک اس در کی تلے اکسیر ہے
کافروں کا کفر غارت ہو گیا — چمکی جب محبوبؒ کی شمشیر ہے
دور ہوں افسوس اپنے پیر سے — آہ! کیا الٹی مری تقدیر ہے

خوف کیا ہے دوست تجھ کو حشر کا
تیرا حامی غوثِ اعظم پیر ہے

(جناب دوست مرحوم)

۱۱۰

[illegible] ہیں عیاں دولتِ روحانی کی — واہ کیا بات ہے اس چہرۂ نورانی کی
شوق دیکھے تجھے کس آنکھ سے یہ مہرِ جمال — کچھ نہایت ہی نہیں تیری درخشانی کی
مجھے وہ سگ بھی ہے افضل جسے غوث ہو نصیب — آستانِ حرمِ یار پہ دربانی کی

رشکِ شاہی ہو نہ کیوں اپنی فقیری حسرت
کب سے کرتے ہیں غلامی شہِ جیلانی کی

(مولانا فضل الحسن صاحب حسرت موہانی ۔ از حدیقہ معرفت)

۱۱۱

علیؑ کے لعل زہراؓ کے دلارے — رسولؐ اللہ کی آنکھوں کے تارے
نمونے شیوۂ خلقِ حسنؓ کے — نمایاں ہیں تری سیرت میں سارے
حسینؓ ابنِ علیؓ کی شانِ تسلیم — تری جانب کو کرتی ہے اشارے
کبھی اے بادشاہِ اہلِ عرفاں — نظر ہم پر بھی اک ہو جائے بارے
کسی کی اور کیا پروا ہو ان کو — جنھیں کافی ہوئے تیرے سہارے

کرو حسرت حضورِ میرِ بغداد
جمالِ نورِ مطلق کے نظارے

(ایضاً)

۱۱۲

ٹل گئی آئی بلا زائل پریشانی ہوئی — دافعِ غم مدحِ زلفِ شاہِ جیلانی ہوئی
مہرباں جس پر ہوا وہ بادشاہِ اہلِ دل — کشورِ دل کی میسر اس کو سلطانی ہوئی
دی وہ رفعت وصفِ حضرت نے زمینِ شعر کو — آسماں کو بار رہا جس سے پریشانی ہوئی

جبہ سائی جس نے کی اس آستانِ پاک پر
مطلعِ نورِ سعادت اسکی پیشانی ہوئی

جب ہوئی آراستہ بزمِ حسینانِ جہاں
شمعِ محفل صورتِ محبوبِ سبحانی ہوئی

ان کے دیوانوں کی مستانہ ادائیں دیکھکر
گلشنِ فردوس میں ہر حور دیوانی ہوئی

ہاں بڑھی رونق دکانِ معرفت کی آپ سے
جنسِ عرفاں کی زمانہ بھر میں ارزانی ہوئی

غوثِ اعظم کو ملا رتبہ فنا فی اللہ کا
ذاتِ حضرت کی خدا کی ذات میں فانی ہوئی

بھر دیئے لاکھوں کے دامن گوہرِ مقصود سے
ذاتِ اقدس فیض میں بخشش میں لاثانی ہوئی

میری بگڑی بھی بنے میرا بھی بیڑا پار ہو
دستگیرِ خلق ہو یہ بات ہے مانی ہوئی

مدحِ دندانِ مبارک جب سنائی بزم میں
ہر طرف سے مرحبا کی گوہر افشانی ہوئی

(جناب محمد منور خاں صاحب گوہر — از رہبر دکن سالگرہ نمبر ۱۳۵۲ھ)

قادری ترانہ

۱۱۳

پیروں میں پیر محی الدین عبدالقادر جیلانی رض

نورِ الٰہی ۔ نورِ محمدؐ ۔ نورِ محمد ہاد

نوروں میں نور محی الدین عبدالقادر جیلانی رض

باغِ رسالت ۔ زینتِ گلشن ۔ اہلبیتِ اطہار

پھولوں میں پھول محی الدین عبدالقادر جیلانی رض

اشرف و اکرم ۔ حسنی حسینی ۔ سید السادات

خوباں میں خوب محی الدین عبدالقادر جیلانی رض

قَدَمِی هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ

شانوں میں شان محی الدین عبدالقادر جیلانی رض

حق کا پیارا ۔ راج دلارا ۔ قدرت کا دمسا

شیروں میں شیر محی الدین عبد القادر جیلانی رضہ

ملک و دولت - جاہ و حشمت - امر رب کے کاج

شاہوں میں شاہ محی الدین عبد القادر جیلانی رضہ

صدق مجسم - غوث الاعظم - ہادیٔ الیاس

شیخوں میں شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضہ

(جناب مولوی محمد الیاس برنی صاحب قادری ناظم دار الترجمہ)

قصیدہ مدحیہ

۱۱۱

مقام بیخودی میں دورِ دوراں کا کسے غم ہے / وہ دنیا اور دنیا ہے وہ عالم اور عالم ہے

نہ پوچھو منزلت ہم بادہ خوارانِ محبت کی / ہر اک ٹپکا ہوا ساغر ہمارا ساغرِ جم ہے

نرالا ہے سرور اپنا انوکھا ہے خمار اپنا / سوا ہے اس قدر ہی کیف مستی جس قدر کم ہے

ازل کہتے ہیں جس کو اپنے نشے کی ترنگیں ہیں / ابد ہے نام جس کا اپنی کیفیت کا عالم ہے

زمیں ہے اپنے میخانے کا پایاندار چھوٹا سا / فلک زینہ ہے کرسی ہے ستون چھت عرش اعظم ہے

جہات ستہ دیواریں اسی ایوانِ عالی کی / مکانِ لامکاں بھی ایک شیشے کی طرح خم ہے

جو سطح بحر پر دو کشتیاں اپنے پیالوں کی / تو دورِ مہر و مہ خوانِ گزک کی طرح پیہم ہے

حیات و موت دو موجیں ہیں اپنے ساغرِ مے کی / عدم ہے بیخودی ہستی خودی کا اپنی اک دم ہے

بہارِ ہشت جنت چار چھینٹے اپنے دامن کے / شراب آتشیں کا اک دھواں تا جہنم ہے

وہ اک چھوٹا ہوا ساخم ہے جس کو گور کہتے ہیں / صدائے صورِ محشر ایک شورِ خیر مقدم ہے

فنا کیسی بقا کس کی کہاں کا عالم برزخ / وہ ہا و ہوئے مستانہ یہ بدمستی کا عالم ہے

کہاں کا دیر کعبہ کیا وہاں بھی ہم یہاں بھی ہم / برہمن راز سے واقف نہ زاہد اپنا محرم ہے

ہماری جنت خم ہے سنگ اسود نام ہے جس کا / ہمارے جام کا ہلکا سا چھینٹا آب زمزم ہے

ہمیں سے دونوں عالم ہیں ہمیں ہیں دونوں عالم میں / سوا و ماسوا کس کا جو کچھ ہے ہم میں منضم ہے

نہ ساقی سے جدا ہم ہیں نہ ہم سے ہے جدا ساقی
ہوئے فانی تو پھر باقی کہاں تفریق یا ہم ہے

سرورِ جامِ وحدت نے بنایا ایسا متوالا
خوشی کی ہے خوشی باقی نہ غم کا اب کوئی غم ہے

ملایا ہم کو ساقی سے تصدق پیرِ بادہ کے
وہ پیرِ بادہ جن کا نامِ نامی غوثِ اعظم ہے

وہ پیرِ بادہ یعنے محیِ دینِ احمدِ مرسل
مریضانِ معاصی کے لئے عیسیٰ مریم ہے

وہ پیرِ بادہ یعنے عبدِ قادر سید و سلطاں
علی کی جان محبوبِ شہنشاہِ دو عالم ہے

وہ پیرِ بادہ یعنے خواجہ و مخدومِ ہر خواجہ
گدا ایک ایک ان کے در کا رشکِ خسرو جم ہے

وہ پیرِ بادہ درویش و فقیر و شیخ و مولانا
خدائی میں معظم ہے مکرم ہے مفخم ہے

وہ پیرِ بادہ یعنے بادشاہِ عالمِ علوی
درِ والا یہ جس کے سرِ شہانِ دہر کا خم ہے

ولی ایسا ولایت جس نے ادنیٰ چور کو بخشی
غریب ایسا غنا جس کی خدائی میں مسلم ہے

وفورِ بے خودی میں ایک مستانہ غزل پڑھ دو
طبیعت کی یہ خواہش دل کا یہ عزمِ مصمم ہے

غزل

۱۱۵

مری چشمِ حقیقت بیں میں جائے غوثِ اعظم ہے
حریمِ دل درِ دولت سرائے غوثِ اعظم ہے

عجب دلکش عجب پیاری ادائے غوثِ اعظم ہے
خدائی کیا خدا بھی مبتلائے غوثِ اعظم ہے

وہ سر ہے سر کہ جس سر میں ہوائے غوثِ اعظم ہے
وہ دل ہے دل کہ جس دل میں ہوائے غوثِ اعظم ہے

فنا کہتے ہیں جس کو وہ بقائے غوثِ اعظم ہے
بقا اک موجۂ بحرِ فنائے غوثِ اعظم ہے

اٹھائیں کس طرح سر خشتِ خم سے جوشِ مستی میں
تصور میں ہمارے نقشِ پائے غوثِ اعظم ہے

نہ کوثر کی اسے پروا نہ وہ تسنیم پر مائل
جو سرشارِ مئے حبِ ولائے غوثِ اعظم ہے

ہو الظاہر ہو الباطن کے معنی کیوں نہ ہوں روشن
سویدا دل میں آنکھوں میں ضیائے غوثِ اعظم ہے

مریدی لا تخف اللہ ربی سے ہوا ظاہر
غلاموں پر عجب بذل و عطائے غوثِ اعظم ہے

ہجومِ حسرتِ بغداد کا مسکن بنا ہے دل
یہ گھر اللہ کا مہماں سرائے غوثِ اعظم ہے

وہی بندہ ہوا ان کا جو گزرا اپنی ہستی سے
خودی نا آشنا بر آشنائے غوثِ اعظم ہے

نہ کیوں محبوب ہوں دونوں کہ ہیں محبوب کے مسکن
نظر میں غوثِ اعظم دل میں جائے غوثِ اعظم ہے

جو وہ شہِ پاک پر کھڑا تقریرِ ختمِ رسالت کا
تو گردن اولیا کی زیرِ پائے غوثِ اعظمؓ ہے

اتر آتا ہے استقبال کو عرشِ معلّٰے سے
کہ جنبش میں لبِ معجز نمائے غوثِ اعظمؓ ہے

ادب سے پڑھ دے ثاقبؔ اور اک مطلع قصیدے کا
یہ مجمع مجمعِ اہلِ ولائے غوثِ اعظمؓ ہے

مطلعِ ثانی

۱۱ گدائے غوث ہیں شاہوں سے اپنی شان کیا کم ہے
یہی کاسہ گدائی کا ہمارے کاسۂ جم ہے

وہ نورِ محض تھا جس نے جلایا طور کا سینہ
ہمارے دل میں جس کی ضو ہے وہ نورِ مجسّم ہے

نبی کا دل علیؓ کی جان ہو حسنین کے پیارے
تمہاری ذاتِ عالی موجبِ فخرِ دو عالم ہے

شفا بخشِ مریضانِ معاصی کون ہے تم سا
مسیحا جن کے تم ہو پھر انہیں کیا موت کا غم ہے

خدا شاہد تمہیں ہو ناخدائے کشتیٔ امت
کہ برّ و بحر میں جاری تمہارا حکم محکم ہے

حقیقت میں خدائی کی حقیقت تم پہ ہے روشن
تمہاری طرح اسرارِ خدا سے کون محرم ہے

تمہیں نے پار کی اک عمر کی ڈوبی ہوئی کشتی
تمہارے دستِ قدرت میں نظامِ عالم ہے

تمہیں نے لب ہلا کر سینکڑوں مُردے کئے زندہ
کرامت بھی یہ اعجازِ مسیحائی سے کیا کم ہے

تمہارا نام لے لونگا لحد میں بھی دمِ پرسش
تمہارا بندۂ بے دام ہوں کس بات کا غم ہے

تمہارے عشق میں جو مر مٹے ہیں موت سے پہلے
قضا ان کے لئے باقی معلّق ہے نہ مبرم ہے

عجب تاثیر رکھتا ہے تمہارا ذکر یا مولا
ہمارے حق میں ہے اکسیر منکر کے لئے سم ہے

ہزاروں کوہِ غم پامال ہو جاتے ہیں دم بھر میں
تمہارا نام بھی نامِ خدا کیا اسمِ اعظم ہے

ہوئی ہے قلبِ ماہیت تمہارے اک اشارے سے
کیا لڑکی کو لڑکا یہ خبر مشہورِ عالم ہے

ہزاروں کورِ مادر زاد بینا کر دئے تم نے
جمالِ پاک کی یہ نور افزائی مسلّم ہے

بنا ناچور کو ابدال تھی اک بات ادنیٰ سی
کرشمہ چشمِ رحمت کا تمہاری یہ کم از کم ہے

اڑا کر رنگِ رخ کی طرح یہ پہنچا ناتوانی میں
الٰہی دور ہی بغداد سے اب ناک میں دم ہے

الٰہی جیتے جی آجائے جنت کا مزہ مجھ کو
کہ میرے حق میں اب یہ ہند کا خطہ جہنم ہے

الٰہی اب دکھا دے روضۂ محبوبِ سبحانی — تمنائے دلِ حسرت زدہ تجھ سے یہ پیہم ہے

الٰہی بانیٔ محفل کو رکھ اپنی حفاظت میں — دعائے ثاقبِ محزوں یہی ہر لحظہ ہر دم ہے

الٰہی جو شریکِ بزم ہیں اُن سب پہ رحمت کر

ترے نزدیک یہ ادنیٰ سے ادنیٰ کم سے بھی کم ہے

(جناب محمد نجم الدین صاحب ثاقب قادری بدایونی المخاطب بہ امام الکلام پہلوانِ سخن)

۱۱۷

غوث دوسرا دل میں آجا بغداد و مدینہ دل کر دے — وہ ذوالکرمی سج دھج دکھلا گھائل کر دے بسمل کر دے

اے ابرِ عطائے ذوالمننی چھا لے برسا کی بدلی — بغداد کے جلووں سے روشن یہ محفل کی محفل کر دے

اے پیرِ مغاں آ میری طرف رندوں میں لٹا صہبائے نجف — شیشے بھر دے ساغر بھر دے میخانۂ جیلاں دل کر دے

ہے فرقتِ جیلاں شاق مجھے بغداد کا رکھ مشتاق مجھے — ہاں داغِ جدائی غم پہ غم دل کو ہدفِ ملِ کر دے

اے مقصدِ آقا بہرِ خدا کر جنبشِ لب کو وقفِ دعا — تا بابِ اجابت اے تو رسا فریادِ لبِ سائل کر دے

اے مستِ شرابِ جامِ فنا ہاں ایک نگاہِ ہوش رُبا — دنیا کی محبت دل سے مٹا دنیا سے مجھے غافل کر دے

مایوس ہو رکھ حق پہ نظر تکمیلِ عقیدت غوث سے کر — قدرت ہے یہ عبدالقادرؒ میں ناقص کو کامل کر دے

لب پہ ہو ہوالقادر کی صدا دلمیں ہو ولائے غوث ورا — اے رحمتِ عالم بہرِ خدا ذاکر کر دے شاغل کر دے

ہے بحرِ حوادث میں بیڑا بغداد سے آ طوفاں سے بچا — سیلاب کی اوٹھتی موجوں کو آغوشِ لبِ ساحل کر دے

مائل بہ جفا ہیں اہلِ ہوا ہے غم سے پریشاں حالِ ضیاؔ

دامانِ کرم کی دیکھے ہوا آسان ہر اک مشکل کر دے

(جناب لسان الحسان ضیاء القادری بدایونی ضیاؔ)

۱۱۸

وقفِ غمِ پیہم ہے یا غوث یہ شیدائی — ہاں اک نگہِ رحمت یا سیدی مولائی

کیا صورتِ دلکش ہے کیا شانِ دل آرائی — دیوانہ ہے اک عالم دنیا ہے تماشائی

تو حسن میں لاثانی ہے اے شہِ جیلانی — اللہ رے یہ سج دھج اللہ رے یکتائی

غوث دوسرا ہو تم محبوب خدا ہو تم　　کیا رنگ ولایت ہے کیا شان دل آرائی
مردوں کو کیا زندہ راہب ہوئے شرمندہ　　تھی جنبش لب گویا اعجاز مسیحائی
اک سجدہ قضا کر دے اک فرض ادا کر دے　　سر رکھ دے اسی در پر اے ذوق جبیں سائی
بغداد کے ہر یا لے بغداد میں بلوا لے　　بے چین ہیں متوالے بیخود ہیں تمنائی
دل میں غم عصیاں ہے سر پر ترا داماں ہے　　ہے یاس و تمنا میں اک معرکہ آرائی
آفات کو رد کر دو للہ مدد کر دو　　دیکھو مری ہو جائے دنیا میں نہ رسوائی
بغداد سے سینہ تک سینہ سے مدینہ تک　　اے نور نجف تیری ہے انجمن آرائی
تیری منی سج دھج تیری حسنی صورت　　صورت گر عالم کو محبوب پسند آئی
جیلاں کی ہواؤں سے فردوس بنی تربت　　اک نیند کے جھونکے میں گزری شب تنہائی
ہر آہ سے پیدا ہو آواز ہو القادر　　بیتابی دل کیوں ہو ممنون شکیبائی
دجلے سے اٹھیں لہریں بغداد قریب آیا　　کب تک ارے سودائی یہ بادیہ پیمائی

رگ رگ سے ضیا جاری یا غوثؓ کے نغمے ہیں
ہر تار نفس ہے اک بجتی ہوئی شہنائی

(جناب لسان الحسان ضیاء القادری بدایونی ضیاء)

۱۱۹

بھلا مدحت گری اُن کی بھلا اُن کی ثنا خوانی　　کہ لا سکتے نہیں دونوں جہاں جن کا کوئی ثانی
یہ میری بیکسی، یہ کس مپرسی، یہ پریشانی　　نہیں فریاد رس، فریاد ہے یا غوث صمدانیؓ
ذرا اقدس کا صدقہ، بن گئی بگڑی ہزاروں کی　　مری بگڑی بھی بن جائے ذرا یا شاہ جیلانیؒ
کسی سے کیا کہوں میں حال اپنا، درد دل اپنا　　گزارش آپ سے ہے آپ ہیں محبوب سبحانیؓ

خیالی خوف کیا محشر کا مجھ کو میرے حامی ہیں
شہنشاہ ولایت غوث اعظم قطب ربانیؓ

(محمد عبدالحمید خاں خیالی حیدرآبادی)

۱۲۰

تمہاری صورتِ انور پہ صدقے جسم بھی جاں بھی
نہ تنہا جسم و جاں قرباں تم پر دین و ایماں بھی

جو دیکھی شکلِ انور ہو گئے سو جان سے شیدا
ملک بھی جن بھی انساں بھی پری بھی حور و غلماں بھی

لقب ہے آپ کا مِیراں محی الدین جیلانیؒ
غیاثِ خلق بھی غوثِ زماں محبوبِ سبحاں بھی

وہ پایہ تم نے پایا ہے وہ رفعت تم کو حاصل ہے
کہ جس کے سامنے خم گنبدِ گردونِ گرداں بھی

کیا اس طرح زندہ سینکڑوں مردوں کو ٹھوکر سے
ثنا خواں جس کے عیسیٰ بھی خضر بھی آبِ حیواں بھی

بچا لینا مری کشتی کہ ہیں درپے تباہی کے
ہوا بھی دوریٔ ساحل بھی تاریکی بھی طوفاں بھی

خدا کے فضل سے سب آپ ہی کے زیرِ فرماں ہیں
ولی بھی غوث بھی ابدال بھی اقطاب و ارکاں بھی

جو آ جائے نظر وہ صورتِ انور فدا کر دوں
یہ دل بھی یہ جگر بھی اور یہ آنکھیں بھی یہ جاں بھی

نہیں کچھ عرض کی حاجت کہ تم پر آشکارا ہے
مرا مقصد بھی میرا مدعا بھی میرا ارماں بھی

کرم کی اک نظر محمودؔ پر فرمائیے شاہا
کہ ہے بیکس بھی بے [illegible] پریشاں بھی

([illegible] صفائیؔ [illegible] محمود قادری بی اے ایل ایل بی عثمانیہ)

۱۲۱

مرا دل شاہِ جیلانی کے صدقے
یہ آنکھیں شکلِ نورانی کے صدقے

تصوّر پیر کا ہٹنے نہ پایا
نظر کی اس نگہبانی کے صدقے

جسے چاہا بنایا قطب دم میں
عطائے قطبِ ربانی کے صدقے

ہوئی اس نام سے آسان مشکل
میں ایسے مشکل آسانی کے صدقے

شبیہ غوثؒ پر ہر اک فدا ہے
ہے عالم حسنِ لاثانی کے صدقے

شرف رکھتا ہے شیروں سے بھی بڑھ کر
سگِ درگاہِ جیلانی کے صدقے

جمیلؔ آ کر پھرا خالی نہ کوئی
یہ دل محبوبِ سبحانی کے صدقے

(میر تراب علی صاحب جمیلؔ عثمانی قادری)

۱۲۲

وظیفہ جب سے اپنا نامِ یا غوثِ اعظمؓ ہے — خدا کی یاد میں گویا زباں مصروف ہر دم ہے

مجھے کی زندگی ہے قدر کے قابل ہی جو دم ہے — لبوں پر رات دن وصف و ثنائے غوثِ اعظمؓ ہے

بشر کیا بلکہ جن کیا ملک کا سر یہاں خم ہے — زمیں پر عرشِ اعلیٰ آستانِ غوثِ اعظمؓ ہے

تپش دل میں خلش سینے میں لب پر آہ ہر دم ہے — ق — طبیعت مضطرب ہے جان مضطر چشم پُرنم ہے

خدا وہ دن کرے بغداد کو جاؤں شفا پاؤں — کوئی پوچھے تو لوں کہہ دوں کہ اب ہر رنج و غم کم ہے

سرِ عجز آستانِ شہ پہ رکھ کے مرنیوالوں کو — درِ فردوس سے پیدا صدائے خیر مقدم ہے

سبوئے اُلفت کا نشہ کم نہیں ہے ہوشیاری سے — ہوا ہوں باخبر جب سے کہ مدہوشی کا عالم ہے

کلیجے سے لگا رکھوں نہ کیونکر آپ کے غم کو — جدائی میں یہی اک مونس و غمخوار و ہمدم ہے

مطیع اپنا کیا یا غوث کہہ کر نفسِ سرکش کو — خدا کی شان نامِ پیر کیا ہے اسمِ اعظم ہے

مرے آنسو کا قطرہ قدر میں بڑھ کر ہے موتی سے — خزانہ گوہرِ یکتا کا میری چشمِ پُرنم ہے

حبیبِ حق کے [illegible] آیا [illegible] یارہ بھی حیرانِ فاضل

فراقِ ہجر [illegible]

(جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب قادری فاضل — از نذرانہ فاضل)

۱۲۳

مدت سے میرے دل میں تمنائے غوثؓ ہے — اور سر میں اک زمانے سے سودائے غوثؓ ہے

رخسارِ پاک کا جو تصور ہے رات دن — آنکھوں میں پھر نظر میں تماشائے غوثؓ ہے

منعم نہیں ہے دل میں زر و سیم کی ہوس — اکسیر مجھ کو خاکِ کفِ پائے غوثؓ ہے

سچ ہے کہ دو جہاں میں وسیلہ نجات کا — حُبِّ رسول اور تولائے غوثؓ ہے

مطلب نہیں ہے اس کو حسینانِ دہر سے

یٰسیں نیازی دیکھئے شیدائے غوثؓ ہے

(از غلام یٰسین خاں صاحب صدیقی — از کلام یٰسین نیازی ۱۳۵۱ھ)

۱۲۴

بغداد کے اُو داتا کچھ راہِ خدا دیدے — صدقہ درِ دولت کا کچھ راہِ خدا دیدے
سائل کوئی یاں آکر محروم نہیں جاتا — ہے نام ترا آقا کچھ راہِ خدا دیدے
یہ حکم ہے قرآں میں سائل کو نہ دے جھڑکی — در پر ہے فقیر آیا کچھ راہِ خدا دیدے

یٰسین بھی آیا ہے شاہا ترے کوچہ میں
خالی نہ اُسے پلٹا کچھ راہِ خدا دیدے

(غلام یٰسین خاں صاحب یقین۔ از کلام یٰسین نیازی)

۱۲۵

پلا دو جامِ عرفانی محی الدین جیلانیؒ — کہ ہو دفع پریشانی محی الدین جیلانیؒ
امامِ قطبِ ربانی محی الدین جیلانیؒ — علی سیرت حسن ثانی محی الدین جیلانیؒ
نمودِ سرِّ پنہانی محی الدین جیلانیؒ — طلسمِ گنجِ حقانی محی الدین جیلانیؒ
فیوضِ نفسِ رحمانی محی الدین جیلانیؒ — عطا و فضلِ ربانی محی الدین جیلانیؒ
جمالِ روئے نورانی محی الدین جیلانیؒ — صفائی قلبِ عمرانی محی الدین جیلانیؒ
تمہارے نام پر مردانِ حق گردن جھکاتے ہیں — کہ ہو محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانیؒ
تمہارا نام لیوا ہوں تمہیں پر جان دیتا ہوں — محی الدین جیلانیؒ محی الدین جیلانیؒ
کرم فرمایئے وقتِ مدد ہے المدد شاہا — رہے کب تک یہ حیرانی محی الدین جیلانیؒ
دل و جاں آپ پر صدقے نہیں ہے آپ سا کوئی — ہمارے پیر لاثانی محی الدین جیلانیؒ
میسر درسِ اقدس سے ہوئی اربابِ حکمت کو — خدا فہمی خدا دانی محی الدین جیلانیؒ
کیا ظلمت کدہ روشن ضیائے نورِ انور سے — چراغِ بزمِ روحانی محی الدین جیلانیؒ
محی ملت و دین و علوم و سیرتِ قدرت — کمالِ فضلِ انسانی محی الدین جیلانیؒ
گلِ شادابِ گلزارِ محبت پیکرِ خوبی — بہارِ باغِ رضوانی محی الدین جیلانیؒ
کمالِ عشق و عرفاں سے فنائے ذاتِ حق ہو کر — ہوئے محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانیؒ

علیمِ خستہ جاں کے واسطے شمعِ حقیقت ہے

تمہارا روئے نورانی محی الدین جیلانیؒ

(جناب محمد نیر الدین صاحب قادری فاروقی نیرؔ)

۱۲۰

غوثؓ کے چاہنے والے کو خدا ملتا ہے　　کوئے جاناں کا اسی در سے پتہ ملتا ہے

بے قراروں کا تماشا ہے ترے کوچے میں　　لطف نالوں میں تڑپنے میں مزا ملتا ہے

در ترا چوم کے کر لیتے ہیں روضہ کا طواف　　تیری طاعت میں عبادت کا مزا ملتا ہے

میری عرضی شہ بغداد کو پہنچے کیونکر　　نہ تو قاصد نہ کبوتر نہ ہما ملتا ہے

یا یا اللہ کو جس نے تمہیں پایا یا غوثؓ　　راستہ کعبہ کا بغداد سے جا ملتا ہے

غوثؓ کے وصف میں حل ہوتی ہے مشکل اپنی　　سننے والوں کو مزہ ہم کو صلا ملتا ہے

بارگاہ شہ جیلاںؓ میں حاضر ہے غریب
دیکھئے ہاتفؔ محتاج کو کیا ملتا ہے

(جناب ہاتفؔ مرحوم)

۱۲۷

یا غوث اعظمؓ امداد کیجے　　ہم عاجزوں کا دل شاد کیجے

بھولے ہیں راہ شرع نبیؐ ہم　　تم رہنما ہو ارشاد کیجے

بستی ہمارے دل کی ہے ویراں　　آباد کیجے آباد کیجے

محبوب سبحاں فریاد رس ہیں　　اے اہل حاجت فریاد کیجے

شرع نبیؐ کے پھیلے ہیں دشمن　　ان ملحدوں کو ناشاد کیجے

زندہ کئے جو دین محمدؐ　　پھر اک کرشمہ ایجاد کیجے

بے توشہ راہ میں ہوں مسافر
مسکینؔ کی کچھ امداد کیجے

(حضرت مسکین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ ۔ از حلیہ محمدی)

۱۲۸

مجھے ہے کام ہجرِ پیر میں آنسو بہانے سے — نکلتی ہے تب ہجراں کی گرمی اس بہانے سے

غلاموں کو نہ ترساؤ جمال اپنا دکھانے سے — گھٹا چھائی ہے غم کی چاند سی صورت دکھانے سے

تمہیں پڑنا ہے جب تک بلاؤ گے نہ پاس اپنے — تمہارے روٹھنے والے نہ مانیں گے منانے سے

میں مرتا جاؤں تم ہر دم لبوں سے قُم کہے جاؤ — مجھے ہو کام مرنے سے تمہیں مطلب جِلانے سے

یقیں ہے نزع میں تشریف لاؤ گے مگر آقا — نہ جب تک دم نکل جائے نہ ترکو تم ستانے سے

میں مرجاؤں گلی میں آپ کے حضرت یہی بس ہے — غرض دفن و کفن سے ہے نہ لاشے کو اٹھانے سے

اسی کا مجھ کو رونا ہے کہ ہوں میں دور قدموں سے — بلا لو پاس بدتر حال ہے صدمہ اٹھانے سے

مرا ہے اعتقاد ایسا ہی ہے بات ایماں کی — ہوئے ہیں اولیا سب بہرہ ور تیرے گھرانے سے

فرشتوں کو جواب صاف دوں گا قبر میں شائق
غلامِ غوثِ اعظم ہوں ڈرونگا کب ڈرانے سے

(جناب منشی میر اعظم علی صاحب مرحوم شائق۔ از کلیات شائق)

۱۲۹

بھلا کس رو سے ہو وصف جنابِ غوثِ صمدانیؓ — سراپا سے عیاں ہے جن کے سب انوار ربانی

ہے کیسی شان و شوکت ہے یہ کیا توقیر و عظمت ہے — دلوں میں جس کی ہیبت ہے خرد کو جس میں حیرانی

علیمِ ظاہر و باطن وسترِ واجب و ممکن — وہ ہیں مولائے انس و جاں نہیں ان کا کوئی ثانی

خدا کے دوست آتے ہیں جو کچھ مشکل ہو لاتے ہیں — یہاں تعلیم پاتے ہیں رہ و رسمِ خدادانی

لقب ہے محی دیں تیرا مکاں تیرا مکیں تیرا — امام المرسلیں تیرا ہے جد یا شاہِ جیلانی

بھلا کیا لطف جینے میں اور ایسے کھانے پینے میں — نہ ہو جب دل میں سینے میں تری تصویر نورانی

ہو بڑھ کر اس سے کیا عزت ہنر کافی ہے یہ نسبت
تجھے کہتی ہے جو خلقت مریدِ شاہِ جیلانی

(مولوی سید شاہ محمود میاں صاحب قادری علیہ الرحمہ۔ از توشۂ عقبیٰ)

سلطانِ اولیا

۱۳۰ مسند نشینِ مسندِ عرفانِ اولیا — پیرانِ پیر غوثِ جہان جانِ اولیا

ذاتش کہ ہست ظلِ سراجِ منیر بدر — آں غوثِ پاک شمعِ شبستانِ اولیا

سبطِ رسولؐ سبطِ علیؓ۔ دلبرِ حسنؓ — قطبِ عراق خسروِ خوبانِ اولیا

رو بیت کہ نورِ صاحبِ قراں ازو نمود — آں مصحفِ جمال تو قرآنِ اولیا

رنگِ نگارِ روئے حسنؓ طلعتِ حسینؓ — گلدستۂ بہارِ گلستانِ اولیا

درویش و پادشاہ و فقیر و گدا نواز — مخدوم و خواجہ سرورِ سلطانِ اولیا

خواہی چو قربِ حق بدرِ غوث ما بیا — معراجِ قرب عرشۂ ایوانِ اولیا

برگردنِ شرف قدمِ نازِ تو نہاد — قایم زاتباعِ تو ایمانِ اولیا

نازم ضیاؔ کہ از کرمِ غوثِ مقتدر
من نیز زیرِ سایۂ دامانِ اولیا

(جناب لسان الحسان ضیاء القادری بدایونی ضیاؔ)

نوٹ۔ یہ غزل دیر سے وصول ہوئی اس لئے آخر میں درج کی گئی۔

دست پیر از غائبان کوتاہ نیست
دست او جز قبضۂ اللہ نیست (رومی)

مرتبہ

ابوالفضل سید محمود بی۔ اے۔ ایل ایل بی

(عثمانیہ)
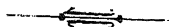
هو القادر

محبوب جہاں ہے رب کا پیارا تو ہے
ہر بیکس و بے بس کا سہارا تو ہے
کیا خوف اگر چرخ ہے درپے اپنے
ہر طرح مددگار ہمارا تو ہے

(صاحبزادہ نواب کاظم جاہ بہادر کاظمؔ)
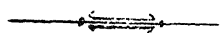
ترجمہ قصیدۂ خمریہ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نشۂ جامِ عشق نے بے خود و مست کر دیا
شعلۂ دل فروز نے نور سے دل کو بھر دیا

شاہدِ حسن و عشق! آ مجمعِ عام میں بھی آ
بادہ کشوں کے آفتاب! آ مرے جام میں بھی آ

ہم نے تو جام بھر لیا ساقی کے فیضِ عام سے
مانگ لو تم بھی میکشو آج حیاتِ تام سے

سارے جہاں کے میکشو آؤ کہ صلائے عام ہے
حسن کے میکدے میں آج عشق کا اہتمام ہے

شیشے کی مہر کھل گئی خوب پیو پلائے جاؤ
عالمِ وجد و کیف میں ساقی کے راگ گائے جاؤ

اے مرے میکشو اٹھو دیر کرو نہ زینہار
ساقی پلا رہا ہے لو جام پہ جام بار بار

مجھ سے ہے جو بچی ہوئی جھوٹی شراب پی بھی لو
سوچتے کیا ہو شیخ جی بادۂ ناب پی بھی لو

تم بھی بلند رتبہ ہو تم میں کوئی کسر نہیں
میرے مقام تک مگر عرش کا بھی گذر نہیں

کون مرا شریک ہے عالمِ عز و جاہ میں
میرا مقام خاص ہے قرب کی بارگاہ میں

آپ کو کیا بتاؤں میں اپنے مقام کا پتہ
کافی ہے ذی حیات کو مجھی کے نام کا پتہ

شیخ ہوں سب شیوخ کا کون ہے اب مرا نظیر
تم ہی کہو کہ لوگ سب کہتے ہیں کس کو دستگیر

تاجِ کمال سر پہ ہے خلعتِ خاص بر میں ہے
فضلِ خدا سے سارا فضل آج ہمارے گھر میں ہے

سرِّ قدیم کائنات مجھ پہ ہے سب کھلا ہوا
رب سے ملا ہوا ہوں میں مجھ سے ہے رب ملا ہوا

نقش ہے آج ہر جگہ نام مرا جہان پر
حکم مرا زمین پر حکم مرا زمان پر

آتشِ قلب سے مرے بحر بھی آب آب ہو
سوزِ درونِ عشق سے ماہی کا دل کباب ہو

میرے جگر کی آگ سے سنگ بھی پارہ پارہ ہو
طور کے طور جل اٹھے کوہ بھی اک شرارہ ہو

گر گئیں لاکھ بجلیاں ہاتھ مرے جہاں اٹھے
مردے ہزار جی اٹھے میری ذرا سی بات سے

میرے ہی روئے پاک پر شمس و قمر کی ہے نظر
دیتے ہیں رات دن مجھے لیل و نہار کی خبر

میرے مرید عیش کر تو تو میرا مرید ہے　　تیرے لئے ہر ایک دن فضلِ خدا سے عید ہے
میرے مرید ڈر نہیں میرا خدا رحیم ہے　　تجھ کو کوئی خطر نہیں میرا خدا رحیم ہے

رتبے سے میرے ربط کیا دہر کے عزّ و جاہ کو　　رکھے گا کون عقلمند کوہ کے آگے کاہ کو
جتنے ولی جہاں میں ہیں چلتے ہیں اپنی چال پر　　نشو و نما میری ہوئی شارعِ دین کے چال پر
جوہرِ زندگی مرا پیرویٔ رسول ہے　　میرے کمال کی بنا پیروی رسول ہے
نقشِ قدم حضور کا باعثِ صد کمال ہے　　بس یہی میرا حال ہے بس یہی میرا قال ہے

کوئی ہو لاکھ عیب جیں میرے مرید ڈر نہیں　　میں ہوں سپر ترے لئے تجھ کو کوئی خطر نہیں

ڈھونڈ کر اولیا میں سب مثل مرا بتا دو　　میری طرح جہان میں کوئی مجھے دکھا تو دو
کرتا ہوں صبح و شام میں اپنے نبی کی پیروی　　سارے جہاں کے اولیا کرتے ہیں میری پیروی
میں ہوں شبیہ ہو بہو جدِّ ملک خصال کی　　میں ہوں مثالِ بے مثال قادرِ بے مثال کی
مجھ سے ہے دین کی زندگی کہتے ہیں محیِ دیں مجھے　　خاتمِ کائنات کا حق نے کیا نگیں مجھے

(جناب ابو الاعظم مولوی سید احمد حسین صاحب امجد از ریاضِ امجد حصہ دوم)

مخمس

۲　اے غوث پاک عرش جناب و فلک سریر　　خاصانِ حق میں آپ کی ہے ذات بے نظیر
ہوتے ہیں فیض یاب ہر اک مفلس و امیر　　یوں التجا جناب میں کرتا ہے یہ حقیر
امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ
اچھا ہوں یا برا ہوں مگر میں تمہارا ہوں　　مسکین و بے نوا ہوں مگر میں تمہارا ہوں

سرتا بپا خطا ہوں مگر میں تمہارا ہوں — جویندۂ عطا ہوں مگر میں تمہارا ہوں

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

رو رو پکارتا ہوں میں یا غوث الغیاثؓ — ناچار و بے نوا ہوں میں یا غوث الغیاثؓ

آفت میں مبتلا ہوں میں یا غوث الغیاثؓ — فریاد کر رہا ہوں میں یا غوث الغیاثؓ

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

بنتِ رسولِ پاک کے نورِ نظر ہیں آپ — خیبر شکن علیؓ ولی کے پسر ہیں آپ

ابنِ حسنؓ حسینؓ کے لختِ جگر ہیں آپ — مشہورِ دو جہاں میں شہِ بحر و بر ہیں آپ

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

وہ دن خدا دکھائے کہ سرکار کا غلام — گوشہ نشین ہو کے کرے یادِ حق مدام

دشمن کا ہو نہ خوف نہ کچھ دوستوں سے کام — ہو جائے لطفِ خاص سے بر وائنہ المرام

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

غوثِ دو کون مظہرِ شانِ خدا ہیں آپ — نورِ نگاہ حضرتِ خیر الوریٰ ہیں آپ

فرزندِ خاصِ حیدرِ مشکل کشا ہیں آپ — مخصوص میری دردِ جگر کی دوا ہیں آپ

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

گھبرا رہا ہے دل میں کدھر جاؤں کیا کروں — کس طرح اپنے قلب کو سمجھاؤں کیا کروں

کیونکر نجات فکر سے میں پاؤں کیا کروں — کب تک میں صبح و شام یہ غم کھاؤں کیا کروں

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

(مولوی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین جیلانی اشرفی — از تحائف اشرفی)

خمسہ بر غزل امیر مینائی مرحوم

مظہرِ رحمتِ غفار ہیں غوث الثقلینؓ — نائبِ سیدِ ابرار ہیں غوث الثقلینؓ

بندے قادر کے ہیں مختار ہیں غوث الثقلینؓ — اے فلک میرے مددگار ہیں غوث الثقلینؓ

غم مجھے کیا مرے غمخوار ہیں غوث الثقلینؓ

نظرِ لطف و کرم ہوتی ہے سو غم کی دوا — ہر مرض کے لئے اک آپ کا آنا ہے شفا

معجزہ حضرتِ عیسیٰؑ کا کرامت ٹھہرا — نزع کے وقت بھی آئے تو مریض اٹھ بیٹھا

کیا مسیحائے بیمار ہیں غوث الثقلینؓ

عام فیضان ہے خورشیدِ منور کی طرح — دشمنوں پر بھی کرم رحمتِ داور کی طرح

قوت و بذل و سخا حضرتِ حیدرؓ کی طرح — خلق بھی عام ہے اخلاقِ پیمبر کی طرح

سارے ہی امت کے طرفدار ہیں غوث الثقلینؓ

وہ عبادت کی ہوئے عبدِ محبوبِ خدا — مظہرِ حق ہوئے اپنے کو مٹایا ایسا

اتباعِ نبوی کا بھی ملا خوب صلا — عشق نے احمدِ مختار کے رتبہ وہ دیا

خلق مجبور ہے مختار ہیں غوث الثقلینؓ

دورِ اول تو ہیں سب عشق کا لیتے ساغر — ظرف پاتے نہیں رہ جاتے ہیں بس شرما کر

جھک نہیں اس میں بلند حوصلہ بھی ہیں اکثر — میکشِ میکدۂ عشق تو لاکھوں ہیں مگر

بادۂ عشق سے سرشار ہیں غوث الثقلینؓ

حق تعالیٰ نے عطا کی ہے وہ قدرت پیہم — گردنیں اولیاء اللہ کی ہیں زیرِ قدم

ملک و جن و بشر پہ ہے حکومت ہر دم — جتنے اخیار ہیں سب آپ کے ہیں زیرِ علم

فوجِ ابرار کے سردار ہیں غوث الثقلینؓ

دشمن و دوست پہ ہے ایک طرح فیضِ عمیم — آپ کی ذاتِ ہمایوں سے عیاں شانِ رحیم

آپ کے صدقہ میں ملجاتی ہیں جنّاتِ نعیم — آپ کی ذات کریم آپ کا احسان عظیم

ہم خطاکار گنہگار ہیں غوث الثقلینؓ

وعظ فرما کے کہا مانگ لو جو چاہو شتاب — اب ہے مقبول دعا۔ وا ہیں اجابت کے باب

جس نے جو مانگا ملا آپ کے صدقہ میں جناب — ساری مجلس تو ہوئی جامِ عطا سے سیراب

ایک ہم تشنۂ دیدار ہیں غوث الثقلین رضؓ

نظرِ لطف جو کی چوروں نے کر لی تو یہ ہو گیا قطبِ زماں کافرِ بدبخت جو تھا
فیضِ عام آپ کا ہے ہر کس و ناکس پہ ہوا لاکھوں قیدی ہوئے حضرت کی عنایت سے رہا

ہم بدستور گرفتار ہیں غوث الثقلین رضؓ

مالِ دنیا ہو کہ ہو فضل و کمالِ عقبیٰ نعمتِ دیں ہو کہ ہو جاہ و جلالِ یکتا
علم ہو یا کہ عمل یا ہو کوئی فیض سوا جو میں پاتا ہوں سمجھتا ہوں وہیں سے پایا

درحقیقت مرے سرکار ہیں غوث الثقلین رضؓ

دہر پرفن ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا سب سے اَن بن ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا
نفس رہزن ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا چرخ دشمن ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا

میرے حامی و مددگار ہیں غوث الثقلین رضؓ

غم نہیں ہے جو نہیں ہے کوئی غمخوار مرا خوش ہوں رہتے ہیں اگر مجھ سے احبّا بھی خفا
خوف کیا ہے جو مصائب کی قیامت برپا چرخ دشمن ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا

میرے حامی و مددگار ہیں غوث الثقلین رضؓ

ہم ہیں آفت زدہ غم دیدہ اسیرانِ الم دور ہیں منزلِ مقصود گرفتار ہیں ہم
آرزومند ہیں چلنے کے مگر ہائے ستم صفتِ نقشِ قدم اٹھ نہیں سکتے ہیں قدم

ہم ترحّم کے سزاوار ہیں غوث الثقلین رضؓ

یہ وہ دربار ہے یکساں ہیں امیر اور فقیر وہ عنایت ہے یہاں جس کی نہیں ملتی نظیر
فاضل آتا ہے جو عاصی بھی تو بنجاتا ہے پیر عرضِ حاجت کی بھی حاجت نہیں اس در پہ امیر

میری حالت سے خبردار ہیں غوث الثقلین رضؓ

جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب قادری فاضل (از نذرانۂ فاضل)

خمسہ بر غزل آغا دہلوی مرحوم

۴

ہزاروں اُنس پیر لاثانی کے صدقے — محمدؐ کے دل و جانی کے صدقے
علیؓ سیرت حسنؓ ثانی کے صدقے — یہ دل محبوب سبحانیؒ کے صدقے
محی الدین جیلانیؒ کے صدقے

تمھیں دکھلاتے ہو حسرت خوگر عشق — میں بتلاؤں سراپا مظہر عشق
ہے ہر قطرہ خون تیر عشق — مرے دل پر چلے وہ خنجر عشق
ملک ہوں جس کی قربانی کے صدقے

تمہارا قربان ہیں تم پر مہ و مہر — لگاتے رہتے ہیں چکر مہ و مہر
مقدر یاورے ہیں بہر مہ و مہر — نثار قبہ انور مہ و مہر
فرشتے قبر نورانی کے صدقے

تمھیں ہو عاشق و معشوق یزداں — تمھیں ہو غوث اعظمؓ شاہ جیلاں
نہ کیوں ہو پھر مرا نقد دل و جاں — تمہارے لطف پنہانی کے قرباں
تمہارے فیض روحانی کے صدقے

تمہارے ذکر پر قربان ہم بھی — بہت کم ہے اگر ہوں دم بدم بھی
یوں ہی سو مرتبہ وقت رقم بھی — یہ زیبا ہے جو ہوں لوح و قلم بھی
تمہارے اسم لاثانی کے صدقے

ولیؔ جب اُن کا دیوانہ ہو لے داغ — نہ کیوں پھر سب سے بیگانہ ہو لے داغ
کسی کا کچھ بھی افسانہ ہو لے داغ — فدائے شمع پروانہ ہو لے داغ
ہم اپنے قطب ربانی کے صدقے

(جناب مولوی سید ولی اللہ صاحب قادری ولیؔ ۔ مؤلف گلزار ولی)

خمسہ

نہ دیکھا آپ جیسا پیر یا محبوبِ سبحانیؒ
خدا کا خاص ولی پنجتن کا راحتِ جانی
ہیں آپ ہی لائقِ صد مرحبا یا شاہ جیلانی
قطب ہیں غوث ہیں اور آپ ہی ہیں مرتضیٰ ثانی
ہماری بھی مدد کیجیے عزیزِ ہر دل و جانی

بیاں ہو کس زباں سے غوثِ اعظم آپ کا رتبہ
نبی کا کر کے نائب آپ کو اللہ نے بھیجا
ہے حضرت کو ہی شانِ طالب و مطلوب بھی زیبا
کہ حق کے آپ شیدا اور حق بھی آپ کا شیدا
غلاموں کی بھی رکھو لاج اے رسولِ پاک کے جانی

ولی ہے آپ جیسا اور نہ کوئی غوثِ اعظم ہے
نہ کوئی پیر ہے ایسا نہ ایسا قطبِ عالم ہے
عجب ذاتِ مکرم ہے عجب شانِ معظم ہے
کریں توصیف جتنی آپ کی ہم وہ بہت کم ہے
لقب ہے آپ کا میراں محی الدین جیلانیؒ

فضیلت میں فزوں تر آپ یوں کل اولیا میں ہیں
کہ جیسے سیدِ لولاک افضل انبیا میں ہیں
اور اس پر طرفہ تر یہ ہے کہ آلِ مصطفےٰ میں ہیں
اسی باعث یہ چرچے ہر گھڑی اہلِ صفا میں ہیں
عیاں ہیں چہرۂ پرنور سے انوارِ ربانی

بھلا کیا ہو ادا مجھ سے جنابِ پیر کی مدحت
کہاں ہے مجھ میں یہ لیاقت کہاں ہے مجھ میں یہ قدرت
ہیں جتنے اولیا سب سے بڑھ کر آپ کی عظمت
زمیں سے عرشِ اعظم تک پہنچی ہے بس یہی شہرت
جنابِ غوثِ اعظم ہیں عجب بے مثل و لاثانی

جنابِ غوثِ اعظم کی جو عزت ہے وہ ظاہر ہے
ولی خیر الوریٰ جیسی جو حرمت ہے وہ ظاہر ہے
ادھر اللہ سے ان کو جو قربت ہے وہ ظاہر ہے
ادھر مخلوق میں ان کی جو عزت ہے وہ ظاہر ہے
نہیں اہلِ ولایت میں کوئی بھی آپ کا ثانی

نہ پوچھو کس قدر یہ طالبِ دیدار حیراں ہے
غمِ فرقت سے ہر دم اور ہر ساعت پریشاں ہے

مدد کیجے کہ وہ امداد کا ہر وقت خواہاں ہے　　طفیلِ بخشش بغداد بلوا لیجے ارماں ہے
جنابِ پیرِ پیراں غوثِ اعظم قطبِ ربّانی

کٹی جاتی ہے میری عمر ساری بیقراری میں　　رہا کرتا ہوں میں مصروف ہر دم آہ و زاری میں
دعا کرتا ہوں میں رو رو کے بھی درگاہِ باری میں　　کہ پہنچا دے مجھے تو پیر کی خدمت گزاری میں
رہوں جب تک رہے اِس آستاں کی اُن کے دربانی

خدا لیجائے مجھ کو بھی اگر بغداد جاؤں گا　　مصیبت کی کہانی پیر کو ساری سناؤں گا
اگر صورت جنابِ پیر کی میں دیکھ پاؤں گا　　نہ پوچھو کیسی کیسی حسرتیں دل کی سناؤں گا

ازل سے ہوں فدائے صورتِ محبوبِ سُبحانی

گنہگاروں سے جیسی کچھ محبت ہے وہ ظاہر ہے　　خطاکاروں پہ جو چشمِ عنایت ہے وہ ظاہر ہے
سیہ کاروں پہ جیسی کچھ شفقت ہے وہ ظاہر ہے　　ہر صورت غلاموں سے جو الفت ہے وہ ظاہر ہے
بلا شک آپ ہیں یا غوث اِک دریائے فیضانی

گنہگاروں کو حق سے بخشوانا آپ سے ممکن　　خدا سے اڑ کے مقصد کا دلانا آپ سے ممکن
جسے چاہو اُسے اپنا بنانا آپ سے ممکن　　غرض ہر بات کو ممکن بنانا آپ سے ممکن
تو پھر کیوں نہیں جاتی دلِ خادم کی حیرانی

یہاں حاجت بر آنے میں نہیں ہوتی کبھی دیری　　یہاں مقصد کے پانے میں نہیں ہوتی کبھی دیری
یہاں غم کے مٹانے میں نہیں ہوتی کبھی دیری　　یہاں حق سے ملانے میں نہیں ہوتی کبھی دیری
لیا جب نام حضرت کا ہوئی مشکل آسانی

ہمیں رنج و مصیبت سے چھڑانا آپ کی سیرت　　کرم کرنا ہر آفت سے بچانا آپ کی فطرت
جو مانگو حق سے وہ اڑ کر دلانا آپ کی جرأت　　عزیزوں کی مدد کو جلد آنا آپ کی عادت
نہیں کیوں مجھ پہ پھر چشمِ کرم یا غوثِ صمدانی

بلالو پاس قدموں کے مجھے اپنی کرامت سے — عطا کر دو زیارت کا شرف چشم عنایت سے
نہ جانے دو کہیں ہرگز مجھے اپنی ولایت سے — رکھو مسرور مجھ کو ہر گھڑی اپنی اعانت سے
غرض ہر دم رہے مجھ پر عنایت کی فراوانی

جناب غوث اعظم کا ولی جب نام لیتا ہے — زباں پر آتے ہی پاس ادب سے تھام لیتا ہے
مگر پھر اسم والا صبح سے تا شام لیتا ہے — سخنور ہے قلم سے بھی یہی وہ کام لیتا ہے
نہ کیوں چمکے مثال مہر پھر اس کی سخندانی

جناب مولوی سید ولی اللہ صاحب ولی (از گلزار ولی)

خمسہ دیگر

نہیں ہے دوسرا تم سا کوئی محبوب سبحانیؓ — محمد کا علی کا فاطمہؓ کا راحت جانی
تو ہے حسنینؓ کا بے شبہ نور چشم نورانی — تیری میراث ہے مشکل کشائی یا حسن ثانی
طفیل پنجتن کر دے مرے مشکل کی آسانی

نبوت تیرے گھر کی ہے ولایت تیرے گھر کی ہے — سخاوت تیرے گھر کی ہے شہادت تیرے گھر کی ہے
ہمارے بخشوانے کو شفاعت تیرے گھر کی ہے — بہر صورت بچا لینا یہ عادت تیرے گھر کی ہے
کرم کر رحم کر مجھ پر تو اے معشوق یزدانی

ترے نزدیک ڈوبوں کو ترانا کچھ نہیں مشکل — ترے نزدیک مرتوں کو بچانا کچھ نہیں مشکل
ترے نزدیک مُردوں کو جلانا کچھ نہیں مشکل — یہ ثابت ہے کہ جو مانگو دلانا کچھ نہیں مشکل
پھر اتنی دیر کیوں ہے یا علیؑ سیرت حسن ثانی

بحق حضرت جل و علا میری مدد کر دے — بحق شافع روز جزا میری مدد کر دے
بحق دوستان مصطفےٰ میری مدد کر دے — بحق جد خود شیر خدا میری مدد کر دے

مدد کر میری للہ یا محی الدین جیلانی رضؓ

خدا سے تجھ کو قربت ہے خدا کو تجھ سے قربت ہے
خدا سے تجھ کو الفت ہے خدا کو تجھ سے الفت ہے

خدا کی تو ہی قدرت ہے خدا کی تو ہی رحمت ہے
تو جو چاہے کرے تجھ کو خدا نے دی یہ قدرت ہے

سبب کیا ہے کہ تو مجھ پر نہیں کرتا مہربانی

اگر میں غرقِ بحرِ غفلت رہتا ہوں سراسر
بجا تجھ میں جہاں کے عیب ہیں عالم سے ہوں بدتر

گناہوں سے سیہ سب ہے مرے اعمال کا دفتر
مگر جب پیر تجھ کو کہہ چکا میں نے تو اے رہبر

مجھے ہر حال میں مت بھول یا معشوقِ ربانی

خدا نے تجھ کو جو حرمت عطا کی ہے وہ ظاہر ہے
خدا نے تجھ کو جو عزت عطا کی ہے وہ ظاہر ہے

خدا نے تجھ کو جو دولت عطا کی ہے وہ ظاہر ہے
خدا نے تجھ کو جو قدرت عطا کی ہے وہ ظاہر ہے

بھلا پھر کیوں نہیں جاتی مرے دل کی پریشانی

مرا مقصد بر آنے میں اس عرصے کا سبب کیا ہے
مرا مطلب بر آنے میں اس عرصے کا سبب کیا ہے

مری حاجت بر آنے میں اس عرصے کا سبب کیا ہے
مری منت بر آنے میں اس عرصے کا سبب کیا ہے

میں تیرا ہوں تو میرا پیر ہے یا قطبِ ربانی

بحقِ حق و ذاتِ پنجتن مشکل کشائی کر
بحقِ عاشقانِ حق مری حاجت روائی کر

خزانے سے تو اپنے قرض کی میری ادائی کر
مرے والی تو قیدِ فکر سے میری رہائی کر

مجھے بے فکر کر دے یا محی الدین جیلانی رضؓ

تو مری التجا کرنے کی بھی حاجت نہ رکھا کر
کہ ہے تو ظاہر و باطن کے سب احوال سے ماہر

نہیں ہے کوئی شئے واللہ تیرے حکم سے باہر
میرے مولا مرے مرشد مرے ہادی مرے رہبر

کرم کر رحم کر مجھ پر تو یا محبوبِ سبحانی رضؓ

ترا در چھوڑ کے بندہ بھلا کس در پہ جائیگا
بجز تیرے کرم کے وہ کہاں سے فیض پائیگا

سوا تیرے وہ کس کو حالِ دل اپنا سنائیگا
ترا ہوں جب کہا اس نے تو پھر کس کا کہائیگا

تم ہی ہر طور سے کر دے ہر اک مشکل کی آسانی

(بندہ صاحب مرحوم)

خمسہ بر غزل حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب بدایونی

ابنِ زہرا منِ زار و پریشاں مددے   حالِ زارم بنگر خسروِ خوباں مددے
تا بکے نالہ کنم یا شہِ جیلاں مددے   غوثِ اعظم منِ بیکس حیراں مددے
مونسِ خستہ دلاں رحمتِ یزداں مددے

مرحبا حسنِ خداداد کا دلکش عالم   قلب پر بیخودیِ شوق ہے طاری ہر دم
خمِ گیسو کی قسم عارضِ انور کی قسم   بخیالِ رخِ تو آئینہ وشم حیرانم
دلِ من در سرِ زلفِ تو پریشاں مددے

لبِ جاں بخش کی جانب ہیں نگاہیں دن رات   گوہرِ آبِ بقا ہیں ترے در کے ذرات
محی دیں کون سنے اب ترے بیمار کی بات   دارو ئے نیست بجز لطفِ تو اے آبِ حیات
سوئے تو آمدہ ام طالبِ درماں مددے

مرحبا قادری نسبت سے سرافراز ہیں ہم   تو ہے اے ابنِ ید اللہ جہاں کا ہمدم
لاتخف سب کے لئے ہے ترا حکمِ محکم   لطفِ عامِ تو مرا چوں نہ نماید بے غم
گفتہ اِنَّ یدی بہرِ مریداں مددے

تیرے خدام میں ہے جاہ و جلالِ سرمد   ہیں سگِ در سے ترے لرزہ بر اندام اسد
پورے ہوتے ہیں ترے در سے جہاں کے مقصد   با گدایانِ جہاں کار ہمامی سازد
مور درگاہِ تو اے مہرِ سلیماں مددے

کیا سمائے مری آنکھوں میں گلستانِ ارم   کہ ہے فردوسِ نظر گلشنِ جیلاں ہر دم
لوحِ دل پر خطِ طغرا ہیں ہے یا غوث رقم   بلبلِ مدح سراے گلِ رخسارِ تو ام
اے بہارِ چمنِ عالمِ عرفاں مددے

برمنِ بے سر و پا تابکجا دورِ غمے   سوئے نا شاد بیا بادشہ خوش قدمے

ابرِ الطاف بکن بارشِ دائم بدرمے — منبعِ لطف و عطا رحمتِ عالم کرمے
معدنِ جود و سخا قلزمِ احساں مددے

جاہ و قرب ہیں اللہ سے یہ شانِ عظیم — ہے ولایت تری یا غوث جہاں کو تسلیم
تو ہے وہ قلزمِ توحید کا اک دُرِ یتیم — کس نہ شد مثلِ تو اے والی و مولا کریم
ہادی و رہبر و حامیٔ مریداں مددے

واسطہ مشفقِ پاک کا غوثِ اعظم — نورِ عرفاں کی ضیا پہ ہو تجلّی پیہم
تو یمِ فیض ہے اے شاہِ عرب شاہِ عجم — قادریؔ را بنگر از رہِ الطاف و کرم
آمدہ بر درِ تو بے سر و ساماں مددے

(جناب لسان الحسان ضیاء القادری بدایونی ضیاؔ)

بغداد والے سے

رخصت اے ضبط کہ اب ضبط کا یارا نہ رہا — صبر تا چند کہ جینے کا سہارا نہ رہا
اختیار اپنی طبیعت پہ ہمارا نہ رہا — تھا جو اقبال کی زینت وہ ستارا نہ رہا
گردشِ چرخ نے تقدیر میں چکّر ڈالا
فلکِ پیر نے برباد ہمیں کر ڈالا

تھیں زمانہ کی ہوائیں جو نشانی اپنی — ہو گئیں آہ وہی دشمنِ جانی اپنی
مل گئی خاک میں سب سحر بیانی اپنی — ہوئی افسانۂ پارینہ کہانی اپنی
اب یقیں کون کرے ہم کبھی خوشحال بھی تھے
سنگریزے ہیں جہاں آج وہیں لال بھی تھے

اک زمانے میں تھے ہم مالکِ انسانیت — تھی ہر اک پھول میں اس باغ کے رضوانیت

آج غالب دلِ وحشی پہ ہے نفسانیت — روح اب ہم میں رہی اور نہ روحانیت

گلِ تر پژمردہ کی مانند فسردہ ہم ہیں
مردنی چہرہ کی شاہد ہے کہ مردہ ہم ہیں

یہی وہ قوم ہے کہتے تھے مسیحا جس کو — تھا میسر شرفِ ملتِ بیضا جس کو
لوگ کہتے تھے ہر اک قوم سے اعلیٰ جس کو — آسماں والے سمجھتے تھے فرشتہ جس کو

تذکرے جس کے سرِ عرشِ بریں چلتے تھے
جس کے پیغام کو جبریلِ امیں لاتے تھے

اس کی فریاد دلِ سنگ میں گھر کرتی تھی — آہِ دلدوز پہاڑوں پہ اثر کرتی تھی
قوم یکسوئی کی حالت میں بسر کرتی تھی — رات دن عیش و مسرت میں گذر کرتی تھی

اب نہ آہوں میں اثر ہے نہ کشش نالوں میں
دن گزرتے ہیں مصیبت کے بُرے حالوں میں

نامرادی کا اب افسانہ سنائیں کس کو — دل پہ جو بیت رہی ہے وہ دکھائیں کس کو
چارہ سازی کے لئے ڈھونڈ کے لائیں کس کو — چارہ گرِ دردِ مصیبت کا بنائیں کس کو

دادخواہی کا بھی دنیا میں سہارا نہ رہا
آج کیا کوئی زمانہ میں ہمارا نہ رہا

لبِ خاموش اب آمادۂ فریاد نہیں — کوئی فریاد نوازِ دلِ ناشاد نہیں
نالے کرنے کا نیا ڈھنگ ہمیں یاد نہیں — آہ! ہم سا کوئی واماندۂ بیداد نہیں

شور بے سود ہے بیکار ہے نالہ اپنا
یعنی اب کوئی نہیں پوچھنے والا اپنا

ہاں مگر ایک درِ فیض و عطا باقی ہے — ایک بام اور پئے آہِ رسا باقی ہے
ایک دربار امیدوں کا بھرا باقی ہے — سانس باقی ہے تو امیدِ بقا باقی ہے

دم ذرا بھی نہیں فریاد و بکا میں باقی

ہے مگر آس دلِ نالہ سرا میں باقی

کون وہ شخص کا در ہے درِ غوث الاعظمؓ منبعِ فتح و ظفر ہے درِ غوث الاعظمؓ
جود و الطاف اثر ہے درِ غوث الاعظمؓ بیکسوں کے لئے گھر ہے درِ غوث الاعظمؓ
حسرت آباد یہیں ہوتی ہے برباد دلوں کی
رات دن بھیڑ لگی رہتی ہے فریادوں کی

انجمن رہتی ہے پروانوں سے بھرپور ان کی قطبِ عالم ہے رسائی ہے بہت دور ان کی
آس رکھتا ہے ہر اک مفلس و مجبور ان کی دستگیری ہے ہر اک قوم میں مشہور ان کی
دردمندوں کے دلِ زار کی تسکیں ہیں یہ
ان سے اسلام ہے زندہ یہ محی الدین ہیں

دلِ ناکام چل اس در کی بھی سیوا کر لیں چل کے روضہ پہ ذرا عرضِ تمنا کر لیں
آستانہ سے علاجِ سرِ سودا کر لیں یہ بھی حسرت نہ رہے اس کو بھی پورا کر لیں
گلۂ جور کریں شکوۂ بیداد کریں
آؤ ذرا منتِ شاہنشہِ بغداد کریں

موجزن بحرِ تمنا میں ہے طوفاں مدد اے پار ہو لے کا نہیں ہے کوئی ساماں مدد اے
ظلمت افزا ہے تاریکیِ ہجراں مدد اے مدد اے بہرِ خدا یا شہِ جیلاں مدد اے
غوث الاعظم میں ہے بے سر و ساماں مدد اے
قبلۂ دیں مدد اے کعبۂ ایماں مدد اے

تھا کیا آپ نے جس دین کا سامانِ حیات آپ کو حق نے کیا جس کے لئے جانِ حیات
آہ وہ دین ہے اب تشنہ لبِ شانِ حیات چند سانسیں فقط اب اس کی ہیں مہمانِ حیات
آئی ہے موجِ فنا سر سے گزرنے کے لئے
اب ہوا ہی نہیں کوئی ابھرنے کے لئے

آپ کا فیض ہے مشہورِ زمانہ یا غوثؓ آپ کا در ہے غریبوں کا ٹھکانہ یا غوثؓ

آپ ہیں اہلِ ولایت میں یگانہ یا غوثؓ
آپ بھی سن لیں مصیبت کا فسانہ یا غوثؓ
پھر نہ کہنا کہ نہ تھی حالتِ ملت معلوم
اب تو یکسوئی کا رونا ہے مسرت معلوم

آپ نور روضۂ پرنور میں آرام کریں
اور فقیر آپ کے نالے سحر و شام کریں
کس سے اب ہم گلہ گردشِ ایام کریں
عرض کس طرح نہ حالِ دلِ ناکام کریں
تا بکے خوابِ گراں خواجۂ دوراں اٹھئے
حشر اٹھنے کو ہے اب یا شہ جیلاں اٹھئے

دستگیری کے لئے آئیے بے چاروں کی
کیجئے جلد دوا ہجر کے بیماروں کی
نہ ہو حسرت کہیں پامال دل افگاروں کی
آپ کے ہاتھ ہے اب شرم گنہ گاروں کی
نظرِ فیض اثر سے جو اشارہ ہو جائے
نام ہو آپ کا اور کام ہمارا ہو جائے

قطب الاقطاب جہاں غذ بیدی غذ بیدی
رونق افزائے زماں غذ بیدی غذ بیدی
قوم ہے نالہ کناں غذ بیدی غذ بیدی
مرشدِ کون و مکاں غذ بیدی غذ بیدی
یوں نہ مقبول اگر عرضِ تمنا ہوگی
قوم سب زاد گزینِ در والا ہوگی

(جناب سیاب صدیقی اکبر آبادی ـ نیستان)

مسدّس

ملک مراد و خیر کے سرور ہیں دستگیرؓ
فیاضی جہاں میں اشہر ہیں دستگیرؓ
میدانِ رہبری کے بہادر ہیں دستگیرؓ
افواج عارفین کے افسر ہیں دستگیرؓ

جو حاضرِ جناب ہے بس فیض یاب ہے
منکر کا نشاتین میں حال خراب ہے

لاریب آپ عشقِ خدا کے فقیر ہیں　　فقرِ محمدی ہیں غنی و امیر ہیں
تقریب میں عدیم مثل بے نظیر ہیں　　عالم کے ملکِ فیض کے پیرانِ پیر ہیں
دنیا و دیں کے ملک کے مالک ہیں دستگیر رح
ہر ایک ناتوان کے حافظ ہیں دستگیر رح

محبوبِ خاصِ ایزدِ اکبر ہیں محی دین رح　　بدرِ منیر برجِ پیمبر ہیں محی دین رح
چرخِ جلالِ رح کے مہرِ منور ہیں محی الدین رح　　گلزارِ احمدی کے صنوبر ہیں محی دین رح
نورِ نبی و سرِ خدا میرے پیر ہیں
دو جگ میں بیکسوں کے وہی دستگیر ہیں

اے پیرِ خلق خواجۂ عالم شہِ ہمام　　یکسر ہیں جن و انس و ملک آپ کے غلام
حائش سا دیو چھوڑ گیا اپنا وہ مقام　　دنیا کے سال و ماہ غلامی کریں مدام
نظمِ جہاں کا حکمِ معلیٰ مدار ہے
رکنِ شریعت مرضیٔ پروردگار ہے

آپ اصل کے امیر ہیں عادات کے غریب　　محبوبِ ایزدی ہیں پیمبر کے ہیں حبیب
اے زبدۂ سیادت و انساب کے نجیب　　کب سے ہے آستانہ پڑا آن بے نصیب
پژمردہ و نحیف کو دیدار دیجئے
انہارِ خلق و فیض سے سرشار کیجئے

اے شیخِ کل و بازِ اشہب و ذوالفقار　　یہ میرا طیرِ نفس کسی وقت ہو شکار
مردے ہوئے ہیں اذنِ مقدس سے جاندار　　یہ مردہ میرے قلب کا زندہ ہو ایک بار
فیضِ جناب جبکہ عدیم المثال ہے
خادم پہ خبثِ نفس کی کیونکر وبال ہے

در پہ پڑا ہوں آپڑا میرے مخدوم الغیاث | رکھیو نہ اپنے رحم سے محروم الغیاث
لایا ہوں دردِ ہجر کا مسموم الغیاث | ہو جاؤں لطفِ شاہ سے محتوم الغیاث

ہر وقت میرا ورد زباں الغیاث ہے
مجھ ناتواں کا زور و تواں الغیاث ہے

اے بادشاہِ ملکِ خدا جن و بحر و بر | نورِ ظہور آپ کا ہے سب سے پیشتر
شہروں پہ ہے وہ چشمِ معلّٰی کی یوں نظر | جیسا کسی کو دانۂ خردل ہو ہاتھ پر

کس کو جدال و بحث کا اس بات میں ہے زور
ہیں قطب و غوث سارے زمانے کے فضلہ خور

اے سیدِ شہانِ جہاں غوثِ عالمیں | عظمت کا آپ کے ہے سبھی خلق کو یقین
سب اولیا کی خوف سے کیا گردنیں جھکیں | مارے ادب کے روح فرشتے نے چھوڑ دیں

پاس ادب میں خلق سے کس کو عدول ہے
خالق کو جبکہ عزت و حرمت قبول ہے

ان سب کو گرچہ اس سے ہے تکلیف بیکراں | اس امر میں ہے لیک مجھے فائدہ عیاں
رکھتا ہوں در پہ نالہ و فریاد کا فغاں | بر داخل جناب ہے اس شور سے بجاں

شاید جو آپ پوچھیں کہ کیا شور و شین ہے
کوئی تو بولدے گا ظہور الحسین ہے

(مولوی شاہ ظہور الحسین صاحب ظہور بٹالوی علیہ الرحمتہ)

تضمین بر رباعی حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز حسینی قدس سرہ

اے شہنشاہِ ولایت مظہرِ ربِّ قدیر | "یا قطب یا غوث اعظم یا ولی روشن ضمیر"

ہاتھ پر تیرے بِکا ہوں لاج تیرے ہاتھ ہے
"بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر"

در بدر ہرگاہ والا سائل اے آفتاب
جاؤں گا خالی نہ در سے آپ کے پیرانِ پیر

دامنِ امید کو بھر دے گُلِ مقصود سے
"خاطرِ ناشاد را کن شاد یا پیرانِ پیر"

(جناب سید محی الدین صاحب قادری محی خلف حضرت مولوی سید شاہ محمد یحیی بادشاہ صاحب قادری حسینی صادق)

تضمین

کس کی فرقت نے کیا ہے مجھے آوارہ وطن
کس کی الفت نے کیا ہے مجھے گرمِ شیون

کس کی دوری میں ہوں پابندِ غم و رنج و محن
کس کے باعث سے ہے دل سوختہ برقِ محن

کیا بتاؤں تجھے وہ کون ہے اے مشفقِ من
نوِ نہالِ چمنِ عظمت و رشکِ گلشن

وہ نگارِ عربی دلبرِ جیلاں مسکن
وہ شہنشاہ کہ بغداد ہے جس کا مسکن

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربیؐ
فاطمیؓ و علویؓ و حسینیؓ نسبی

جلوۂ قامتِ موزوں پہ قیامت صدقے
رُخِ پُر نور پہ خورشید کی طلعت صدقے

خلق وہ خلق کہ جس خلق پہ خلقت صدقے
شان وہ شان کہ جس شان پہ رحمت صدقے

نازِ محبوبیت ایسا کہ نزاکت صدقے
حسن و خوبی کا وہ انداز کہ قدرت صدقے

دلِ اسلام فدا جانِ شریعت صدقے
کہہ رہی ہے یہی ہو ہو کے کرامت صدقے

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربیؐ
فاطمیؓ و علویؓ و حسینیؓ نسبی

تجھے اللہ نے جو رتبۂ اعلیٰ بخشا
کب کسی کو یہ شرف اور یہ درجہ بخشا

کیا بتاؤں کہ کرم سے تجھے کیا کیا بخشا
خلعتِ قربتِ خاص سراپا بخشا

چشمِ بینا تجھے بخشی دلِ دانا بخشا — سینۂ روشن و پُرنور و مصفّا بخشا
لبِ جاں بخش کو اعجازِ مسیحا بخشا — مہرِ عارض کو فروغِ یدِ بیضا بخشا

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

احمدؐ و حیدرؓ و زہراؓ کی نشانی تم ہو — اور حسینؓ و حسنؓ پاک کے جانی تم ہو
قطبِ ربّانی و غوث الصمدانی تم ہو — دینِ اسلام کی بنیاد کے بانی تم ہو
رہبرِ طفلی و پیری و جوانی تم ہو — واقفِ رازِ عیانی و نہانی تم ہو
بحرِ افضالِ الٰہی کی روانی تم ہو — عالم الغیب کے گنجِ ہمہ دانی تم ہو

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

آپ کے واسطے کی حق نے کرامت پیدا — آپ کے سر پہ ہے اکلیلِ ولایت زیبا
آپ کو منصبِ غوثیتِ اعظم بخشا — آپ کو خلعتِ قطبیتِ کونین ملا
آپ سے اخترِ تقدیرِ شریعت چمکا — آپ سے آئینۂ روئے طریقت کو جلا
آپ نے پایۂ تحقیقِ حقیقت کو دیا — آپ نے معرفتِ حق کا بتایا رستہ

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

چمنِ وحدتِ حق کے گلِ بے خار ہو تم — تاج و دیہیمِ سعادت کے سزاوار ہو تم
سرمۂ مردمِ چشمِ اولی الابصار ہو تم — دونوں عالم کی حقیقت سے خبردار ہو تم
بیکسوں کے دمِ تکلیف مددگار ہو تم — ہم سے غم دیدوں کے ہر حال میں غمخوار ہو تم
عیسیٔ وقت و علاجِ دلِ بیمار ہو تم — پیشوا دین کے اسلام کے سردار ہو تم

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

اے گلِ گلشنِ جیلاں و بہارِ بغداد
زینتِ ملکِ عرب زیب و بہارِ بغداد

شوخ و شنگِ عجمی ترک نگارِ بغداد
میں ہوں مجنوں ترا اے ناقہ سوارِ بغداد

کون ہے میری طرح عاشقِ زارِ بغداد
دین و ایمان و دل و جان ہے نثارِ بغداد

کم نہیں یثرب و بطحیٰ سے وقارِ بغداد
سرمۂ چشمِ ملائک ہے غبارِ بغداد

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسنینی نسبی

اے جگر گوشہ و فرزندِ رسولِ کونین
پسرِ فاتحِ جنگِ احد و بدر و حنین

خاص محبوبِ خدا فاطمہؓ کے قرۃ العین
روحِ ایمانِ علیؓ راحتِ روحِ حسنین

خسروِ کون و مکاں چشم و چراغِ حرمین
قبلۂ ہر دو جہاں حضرتِ غوث الثقلینؒ

ہند میں آپ کی دوری سے ہوں از بس بےچین
سنئے للہ کسی دن یہ مرا شیون و شین

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسنینی نسبی

تو ہے محبوبِ الٰہی اسد ذی مجد و ہمم
مجمعِ لطف و کرم منبعِ اشفاقِ اتم

شمعِ طاقِ نبوی رونقِ محرابِ حرم
سبطِ سبطینِ نبیؐ رہبرِ جن و آدم

پسرِ فاطمہ و فخرِ مسیحِ مریم
مہ جبیں مہر لقا نورِ عرب حسنِ عجم

تو گہر دونوں صدف تیرے ہیں ہستی و عدم
اولیا جتنے ہیں وہ سب ہیں ترے زیرِ قدم

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسنینی نسبی

غوثیت کا تجھے اللہ نے بخشا اعزاز
قطبیت سے تجھے خالق نے کیا ہے ممتاز

خلوتِ قدسِ الٰہی کا ہے تو محرمِ راز
کون جانے جو خدا سے ہے ترا راز و نیاز

تیرے رفتار سے پیہم ہے نمایاں اعجاز
تجھ کو زیبا ہے ہر اک ناز و ادا و انداز

نظرِ لطف ادھر بھی ہو کوئی بندہ نواز
آپ کا عاشقِ صادق ہے نظامِ جانباز

مرحبا زندہ کن دین رسول عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

(از جشن عشرت)

رُباعیات

۱
کیا فضل و کیا کمال ہے اے غوث آپکا کیا رعب و کیا جلال ہے اے غوث آپکا
قزاق لوٹتے ہیں ولایت کی دولتیں کیا بذل و کیا نوال ہے اے غوث آپکا

(از سلطان الاذکار)

۲
درد دل عالم کے مسیحا ہیں آپ میرے دل بیکس کا سہارا ہیں آپ
اک موج توجہ کی ادھر بھی یا غوث میں تشنہ جگر فیض کا دریا ہیں آپ

(جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل — معراج سخن)

۳
رکھتا ہے زمانہ مجھ سے نفرت یا غوث رض سب حال ہے پیش خود بدولت یا غوث رض
کب تک نظر دہر کا محتاج رہوں شیئاً للہ چشم رحمت یا غوث رض

دیگر

۴
دنیا کی نہ دین کی ہے دولت یا غوث رض کب تک افلاس کی مصیبت یا غوث رض
حاصل ہوں غیب سے فتوحات مجھے شیئاً للہ بدل دو قسمت یا غوث رض

دیگر

۵ افلاک میں ہے رستہ حضرت یا غوث رض　　حساد ہیں درپئے اذیت یا غوث رض
دن رات ہمارا ورد ہے شیئاً للہ　　سب زیر ہوں زیر کی بدولت یا غوث رض

(جناب ثاقب بدایونی)

---

۶ عاصی کو قیامت میں بچانا یا غوث رض　　دوزخ کے عذاب سے چھڑانا یا غوث رض
پیاسا نہ رہے روز قیامت یہ جمیل　　جام کوثر اسے پلانا یا غوث رض

(از جناب میر تراب علی صاحب جمیل)

---

۷ دلبند نبی جناب غوث اعظم رض　　مقبول خدا قطب جہاں چرخ حشم
بات آپ کی تفسیر حدیث و قرآں　　اسم آپ کا ہم معنیٔ اسم اعظم

(نواب حشمت جاہ بہادر حشمت۔ از رہبر دکن جلد ۱۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ دوشنبہ)

۸ فرزند ہیں مصطفیٰ کے غوث الاعظم رض　　دلبند ہیں مرتضیٰ کے غوث الاعظم رض
کیوں کر نہ دل تسلیم خم ہو سب کی　　سرتاج ہیں اولیا کے غوث الاعظم رض

(جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل — معراج سخن)

---

۹ ظاہر میں تو سب بشر ہیں ابن آدم　　ہے فضل میں زاید کوئی اور کوئی کم
اللہ نے بخشا جسے عرفاں اختر　　وہ جانتا ہے کون ہے غوث اعظم رض

(حضرت مولانا مولوی سید عبدالرشید صاحب قادری اختر)

---

۱۰ بیٹھوں میں جہاں خدا کا جلوہ دیکھوں　　مکہ کبھی دیکھوں کبھی طیبہ دیکھوں
دل میں مرے مدت سے ٹھنی ہے کاظم　　جا کر شہ بغداد کا روضہ دیکھوں

(نواب کاظم جاہ بہادر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ از رہبر دکن جلد ۱۲ نمبر ۱۵۳)

۱۱

جاؤں میں جہاں خدا کا جلوہ دیکھوں ‏ مکہ کبھی دیکھوں کبھی طیبہ دیکھوں
دل میں مرے مدت سے ٹھنی ہے کاظم ‏ جا کر شہِ بغداد کا روضہ دیکھوں

(نواب کاظم جاہ بہادر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ از رہبرِ دکن جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۲)

۱۲

پڑ جائے اگر جبین روشن پر چیں ‏ برباد ہو اک آن میں بت خانۂ چیں
اسلام نے پائی ہے نئی تجھ سے ضیا ‏ کیونکر نہ ملے تجھ کو لقب محی الدینؒ

(نواب کاظم جاہ بہادر کاظم - از رہبرِ دکن جلد ۱۳ نمبر ۱۵۲ - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ)

۱۳

گنجینۂ دل عشق سے معمور رہے ‏ یہ آنکھ تری دید سے پُر نور رہے
خالی نہ رہے سر بھی ترے سودا سے ‏ تو دل کی طرح سینے میں مستور رہے

(نواب حشمت جاہ بہادر حشمت از رہبرِ دکن جلد ۱۳ نمبر ۱۵۲ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ)

۱۴

محبوب جہاں ہے رب کا پیارا تو ہے ‏ ہر بیکس و بے بس کا سہارا تو ہے
کیا خوف اگر چرخ ہے درپے اپنے ‏ ہر طرح مددگار ہمارا تو ہے

(نواب کاظم جاہ بہادر کاظم از رہبرِ دکن جلد ۱۳ نمبر ۱۵۳ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ)

۱۵

جاتے ہیں جو بغداد کو جانے والے ‏ کرتے ہیں بہت رشک زمانے والے
ہم کو بھی درِ غوث پہ تو پہنچا دے ‏ او طور پہ موسیٰ کو بلانے والے

(نواب کاظم جاہ بہادر کاظم از رہبرِ دکن ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ)

۱۶　بغداد سے رحمت کی ہوا آتی ہے　　ہر جھونکے سے خوشبوئے وفا آتی ہے
یعقوب کے مانند ہے حالت اپنی　　کوچہ سے جو یوسف کی صبا آتی ہے
(حضرت مولوی سید شاہ یحییٰ بادشاہ صاحب قادری حاذق)

رباعی در مدح صبح ولادت آنحضرت رضؓ

۱۷　یہ صبح ظہورِ صاحبِ تاج کی ہے　　کیونکر نہ کہوں کہ شام معراج کی ہے
ایسا کیا دور ہے رجب سے شعباں　　وہ بات جو کل کی ہے وہی آج کی ہے
(جناب پہلوان سخن ثاقب صاحب قادری بدایونی)

—— (ختم شد) ——

قطعۂ تاریخ ترتیب مجموعہ

از امام الکلام پہلوان سخن جناب محمد نجم الدین صاحب قادری بدایونی ثاقب یادگار ظہیر

گشت چو طبع این کتاب — وردِ پئے جوان و پیر
ثاقبِ عبد قادری — راجئ رحمتِ قدیر
گفت زجان فتادہ سر — مدحتِ پیر دستگیر

۱۳ ۵۵ ھ

ولہ

قطعۂ تاریخ طبع کتاب "نذر عقیدت"

اے خوشا ذوق مولوی محمود — سعئ احسن کا پوچھنا کیا ہے
سعی محمود اور خود محمود — بخدا اسم با مسمیٰ ہے
کی ہے تالیف وہ عجیب و غریب — قادریوں میں جس کا چرچا ہے
یعنے مجموعۂ مناقب غوثؓ — قدمی ھذا امر جن کا ہے
اولیائے جہاں میں بعد علیؓ — مرتبہ جن کا سب سے اعلیٰ ہے
محی دیں پیر دستگیر جہاں — غوث اعظم خطاب والا ہے
ان کے صدقے ہو یا خدا پوری — اس مؤلف کی جو تمنا ہے
زیست مسعود و عاقبت محمود — یہ صلہ گر ملے تو پھر کیا ہے

مصرع سال طبع لکھ ثاقب
قادریہ وظیفہ اچھا ہے

۱۳ ۴۶ ھ

قطعۂ تاریخ از ابو الحسنات جناب سید ولی اللہ صاحب قادری ولی

ولی اس بوستانِ منقبت کی — اگر ہو صنعتی تاریخ مطلوب
یہ زیبا ہے کہو از روئے آداب — ہر آنکھوں پر یہ وصفستانِ محبوب

۱۳ ۵۵ ھ

تقریظ و تاریخ

از ابوالحسنات جناب مولوی سید ولی اللہ صاحب قادری ولی

واہ مداحِ محی دیں محمود!
اس عقیدت پہ آفریں محمود!!

نورِ عینِ نبی کی مدحت کے — محی دینِ نبی کی مدحت کے
گل چنے جتنے لاجواب چنے — سچ تو یہ ہے کہ انتخاب چنے

خوش تلاش اور خوب گلچیں ہو
لائقِ آفرین و تحسیں ہو

دستۂ گل ہے یہ کتاب نہیں — جس کا پیدا کہیں جواب نہیں
مرحبا! مرحبا!! جزاک اللہ — حبذا حبذا عفاک اللہ
عربی، اردو، فارسی ہر نظم — ایسی محبوب ہے کہ بر سر و چشم
جو غزل اور جو قصیدہ ہے — خاص ہے منتخب ہے چیدہ ہے
ہو بہو مظہرِ عقیدت ہے — یا کھلا دفترِ عقیدت ہے
وصفِ محبوب کا ترانا ہے — قادریوں کا خاص گانا ہے
وصف اس کا زباں سے کیا ہو ولی — آپ اپنی نظیر ہو جو ولی
ختم تقریظ یک قلم کر دے — کوئی تاریخ اب رقم کر دے
یہ نیا گلستاں ہے کیا لکھوں — "بے بدل ارمغاں ہے" کیا لکھوں
ہاں جوابِ جناں ہے یہ نادر — گلشنِ بے خزاں ہے یہ نادر

۱۳۵۵ ھ

دیگر

کیا کہوں کیا چیز ہے محبوبِ سبحانی کا ذکر — ہے بلند اللہ اکبر قطبِ ربانی کا ذکر
انبیا کے بعد سارے اولیاء اللہ میں — بس مقدم ہے محی الدین جیلانی کا ذکر
ذکرِ احسن ہے جنابِ غوثِ اعظم کی ثنا — وردِ پیارا ہے جنابِ غوثِ صمدانی کا ذکر
بخشتا ہے تازگی دین اور ایماں کو یہ — فرضِ مومن ہے رسول اللہ کے جانی کا ذکر
ہاں اسی سرکار کی یہ خاص مدحیات ہیں — ہے زمین و آسماں پر جن کی سلطانی کا ذکر
برگزیدہ ہستیاں ہیں آپ کی مدحت سرا — تو کہاں اے دل کہاں اس پیرِ لاثانی کا ذکر

فکر کیا تاریخ کی ہے عرض کر دے اے ولی
ہو نہ کیوں محبوب، ہے محبوبِ سبحانی کا ذکر

۱۳۵۵ ھ

رشحات قدسیہ

حضرت سلطان الاولیا محبوب سبحانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عربی کلام

(کا وہ بے نظیر مجموعہ)

جو مختلف مستند قلمی اور مطبوعہ نسخوں کے عمیق مطالعے اور اُن کے باہمی موازنہ کے بعد ترتیب دیا گیا ہے اس مجموعے میں اکثر قصائد ایسے ملیں گے جو ہنوز طبع نہیں ہوئے اور اسی لئے جن تک عوام کو دسترس نہیں اور جو قصائد شائع ہو چکے ہیں وہ بھی تصحیح کے بعد شائع کردئے گئے ہیں۔ اس طور پر یہ مجموعہ حضرت کے تمام عربی کلام پر (جو اب تک دستیاب ہوسکا) حاوی ہے۔ وہ لوگ جو عربی ادب سے ذوق رکھتے ہیں اور وہ جو دامان غوثیہ سے وابستہ ہیں ان کے لئے یہ بالکل انمول تحفہ ہے اور یوں بھی بطور تبرک ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے بنظر افادۂ عام جن جن قصائد کا نظم یا نثر میں ترجمہ ملا وہ بھی درج کردیا گیا ہے اکثر حصہ مکمل ہو چکا ہے چند قصائد کی تصحیح ہونی ہے انشاء اللہ عنقریب شائع ہوکر ہدیۂ ناظرین ہوگا۔

سفرنامہ حرمین شریفین

یہ وہ سفرنامہ ہے جس میں مؤلف نے اپنے چشم دید واقعات اور حالات حجاز نہایت دلکش پیرائے میں بیان کئے ہیں اس سفرنامے کے مطالعہ سے حجاز کے موجودہ تمدن و طرز معاشرت پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے علاوہ ازیں مناسک حج و ادعیہ و دیگر ضروری مسائل نہایت آسان اور عام فہم طریقے سے بتادئے گئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سفرنامے کے مطالعہ کے بعد کسی اور سفرنامہ یا کتاب کے مطالعہ کی ضرورت باقی نہیں رہیگی غرض یہ کہ عازمین حج کے لئے یہ سفرنامہ بڑا کارآمد اور ایک اچھا رفیق راہ ہے ہر عازم حج کو روانگی سے پیشتر بمصداق "الرفیق ثم الطریق" اس سفرنامے کو ضرور اپنے ہمراہ رکھنا چاہیے ان تمام خوبیوں کے علاوہ اس سفرنامے میں مقامات مقدسہ کے عکسی فوٹو بھی ہیں جن کا ہر مسلمان کے گھر میں رہنا باعث خیر و برکت ہے عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو جائیگا۔

"نذر عقیدت" ملنے کا پتہ:-

۱۔ از مؤلف - ڈیوڑھی مولوی سید محمود صاحب مرحوم اندرون فتح دروازہ

۲۔ مکتبہ ابراہیمیہ عابد روڈ۔ ۳۔ مکتبہ جلالیہ پتھرگٹی۔ ۴۔ غلام دستگیر صاحب تاجر کتب گلزار حوض۔ ۵۔ عبدالقادر صاحب تاجر کتب چارمینار

قیمت ۱۰ ؎ مطبوعہ شمس الاسلام پریس چھتہ بازار حیدرآباد